عمران سیریز

جلد نمبر
18

موت کا ہاتھ

60 - پہاڑوں کے پیچھے

61 - بزدل سورما

62 - دست قضا

63 - ایش ٹرے ہاؤز

ابن صفی

عمران سیریز نمبر 61

بزدل سورما

(پہلا حصہ)

پیشرس

عمران سیریز کا اکسٹھواں ناول ملاحظہ فرمایئے۔ اسے بھی آپ دوسری کہانیوں کے انداز سے بالکل الگ تھلگ پائیں گے، عمران کے سلسلے میں عرصہ سے آپ فرمائش کرتے رہے ہیں کہ کوئی طویل اور مسلسل کہانی پیش کی جائے لہٰذا اس طویل کہانی کی پہلی کڑی حاضر ہے۔ رینا ولیبز کی حد تک اسے آپ ایک مکمل کہانی پائیں گے۔

پچھلے ناول ”زرد فتنہ“ کے پیشرس پر تبصرے کی شکل میں کچھ خطوط موصول ہوئے ہیں جن کا ماحصل یہ ہے کہ میں ”مصلح“ یا ”مبلغ“ بننے کی کوشش نہ کروں بس سیدھی سادی دلچسپ کہانیاں لکھتا رہوں۔ اصلاح اور تبلیغ کرنے والے بہتیرے ہیں جن کی کوئی بھی نہیں سنتا۔ میں بے چارہ جاسوسی ناول نویس کتنے ”صالحین“ پیدا کر سکوں گا۔

بجا ارشاد! لیکن متذکرہ پیشرس میں نہ "اصلاح" تھی اور نہ "تبلیغ" صرف کہانی کے مقصد پر روشنی ڈالی گئی تھی۔ میں بے چارہ ابھی خود "اصلاح طلب" ہوں کسی دوسرے کی اصلاح کیا کرسکوں گا!

ان کہانیوں کا بنیادی مقصد تھکے ہوئے ذہنوں کے لئے تفریح مہیا کرنا ہے۔ لٰہذا جہاں بھی "اصلاح" کا گمان گذرے لاحول پڑھ کر آگے بڑھ جایئے۔

آپ اچھے ہوں یا بُرے جس گھر میں آپ بیٹھے ہیں اس کے درودیوار کی حفاظت آپ پر واجب و لازم ہے جس طرح بھی ممکن ہو اس کی حفاظت کیجئے۔ آنکھیں کھلی رکھئے کہ کہیں آپ نادانستگی ہی میں تو اس گھر کی تباہی کا باعث نہیں بن رہے۔ صوبائی عصبیت، فرقہ وارانہ منافرت اور دشمنوں کے فراڈ سے بچنے کا سلیقہ تو آپ میں ہونا ہی چاہئے۔ وطن عزیز کے مشرقی حصے میں ابھی جو کچھ ہوچکا ہے اس کا اعادہ اور کہیں نہ ہونے پائے۔ یقین کیجئے اگر ہم چوکس رہیں تو بیرونی دشمنوں کے سارے حربے کند ہو کر رہ جائیں گے!

اس وقت ساری دنیا کو صیہونیت اور "بنیاازم" سے جو خطرات لاحق ہیں اب ڈھکے چھپے نہیں رہے ان کے خلاف ایک طاقتور ذہنی محاذ کی ضرورت ہے!

اُوہ... آپ نے پھر منہ بنایا! بھائی یہ لکچر نہیں ہے....

زیر نظر کہانی کا موضوع صیہونیت ہی ہے۔ جس کی وضاحت آپ کو آئندہ کہانی میں ملے گی۔

ورنہ میں بے چارہ ایک جاسوسی ناول نویس... لاحول ولا قوۃ! ویسے کہنے کو تو میں یہ بھی کہہ سکتا ہوں کہ جاسوسی ادب خالص فلاحی ادب ہے کیونکہ جتنی دیر آپ اس ''تفریح'' میں مشغول رہتے ہیں بغض و حسد، کینہ اور نفرت وغیرہ آپ کے پاس پھٹکنے بھی نہیں پاتے۔ آپ کا ذہن قانون کی محافظت کرنے والے ہیروز کے قدم بہ قدم رواں دواں رہتا ہے....!

ابن صفی

۱۰/اکتوبر ۱۹۷۱ء

جوزف کا خیال تھا کہ شرابی نہ ہونے کے باوجود بھی جیمسن ایک اچھا آدمی ہے....!انگریزی زبان کے توسط سے دونوں ایک دوسرے کو بخوبی سمجھ سکتے تھے اور دراصل یہی چیز ان دونوں کی یکجائی کا سبب بنی تھی۔

جیمسن کو کلاسیکس کا خبط تھا.... اور جوزف اپنے قبیلے، اپنے ملک اور اپنے براعظم سے متعلق ڈھینگیں مارنے کا رسیا ٹھہرا.... وہ ان کے بارے میں طرح طرح کی بکواس کرتا اور جیمسن بڑی دلجمعی سے سنتا رہتا.... کبھی کسی بات کا منطقی جواز نہ طلب کرتا.... خرافات پر اس طرح سر ہلاتا جیسے پہلے ہی سے ان پر تحقیق و تصدیق کر رکھی ہو۔!

دونوں اکثر ساتھ دیکھے جاتے.... آج ظفر الملک نے شہر سے نکل جانے کا پروگرام بنایا تھا.... جیمسن نے جوزف کو بھی مدعو کر دیا اور پھر وہ تینوں پکنک کے لئے نکل کھڑے ہوئے تھے۔

ظفر کو اس کی پرواہ نہیں تھی کہ ساتھی کون ہیں وہ تو اپنی کھال میں مست رہنے والوں میں سے تھا.... راستے بھر دونوں کی بکواس غیر متعلقانہ انداز میں سنتا رہا.... اور ان دونوں میں سے بھی کسی نے اسے اپنی طرف متوجہ کرنے کی کوشش نہیں کی تھی۔

اس وقت جیمسن نے فسانہ عجائب کا ذکر چھیڑ رکھا تھا اور جوزف محویت کے عالم میں کبھی دانت نکال دیتا اور کبھی سر ہلانے لگتا۔!

جیمسن کہہ رہا تھا "جان عالم کا طوطا نہ صرف آدمیوں کی طرح بولتا تھا بلکہ حسن کا نقاد بھی تھا۔ ایک ملک کی شہزادی کے حسن کی ایسی تعریف کی کہ جان عالم جان سے عاشق ہوا اور راج پاٹھ چھوڑ کر نکل کھڑا ہوا.... اس حسینہ کی تلاش میں۔!"

"محض طوطے کے کہنے میں آکر....!اس حسینہ کی تلاش میں....!"

"طوطا تو ایک خوب صورت پرندہ ہے.... بہتیرے لوگ گدھوں کے کہنے میں آکر پتا نہیں کیا کچھ کر گذرتے ہیں۔!"

"تو کیا بولنے والے گدھے بھی ہوتے ہیں۔!"

"بولنے ہی والے گدھے ہوتے ہیں۔!"

"بہت دیر سے آوازیں سن رہا ہوں....!" ظفر بول پڑا اور دونوں یک لخت خاموش ہو گئے۔ جیمسن اپنی جھاڑ جھنکاڑ ڈاڑھی میں انگلیوں سے خلال کرنے لگا اور جوزف سختی سے ہونٹ بھینچے ہوئے کھڑکی سے باہر دیکھنے لگا۔

وہ دونوں پچھلی سیٹ پر تھے اور ظفر الملک گاڑی ڈرائیو کر رہا تھا۔

پتہ نہیں جوزف کو کیا سوجھی کہ اس نے باس کی تعریفیں شروع کر دیں.... اور ظفر بائیں آنکھ دبا کر مسکرانے لگا.... اچھی طرح جانتا تھا کہ جواباً اس کا ملازم اس کی تعریف ہر گز نہیں کرے گا۔ لیکن خلاف توقع اس نے جیمسن کی آواز سنی۔!

"میرا باس بھی کسی زمانے میں بہت اچھا آدمی تھا۔!"

"اوہو.... نہیں....!" جوزف جلدی سے بولا۔ "مسٹر ظفر اب بھی اچھے آدمی ہیں۔!"

"تمہارے نزدیک اچھائی کا کیا معیار ہے....!" جیمسن نے سخت لہجے میں کہا۔

"معیار.... یہ تو بڑا مشکل سوال کر دیا تم نے....!"

"بہر حال میں تمہیں بتاتا ہوں.... تمہارے باس کی صحبت نصیب ہونے سے پہلے میرا باس ایک زندہ آدمی تھا۔!"

"اب بھی زندہ ہے....!" جوزف نے احمقانہ انداز میں دانت نکال دیئے۔

"غلط.... اب یہ کسی لڑکی کو دیکھ کر سیٹی نہیں بجاتے۔!"

"یہ تو بڑی اچھی بات ہے مسٹر جیمسن....!"

"افریقہ میں اچھی بات ہو گی.... غالب اور مومن کے برصغیر میں نہیں....!"

"یہ کون لوگ ہیں....؟"

"عاشق.... انہوں نے زندگی بھر عشق کے علاوہ اور کچھ نہیں کیا۔!"

"اچھا.... میں سمجھا....!ہاں میرا باس عشق جیسی فضولیات میں نہیں پڑتا۔!"

"اسی لئے میں اسے اچھا آدمی نہیں سمجھتا.... میر تقی میر کے والدان سے کہا کرتے تھے بیٹا عشق کرو.... عشق جلاتا ہے اور عاشق جلتا ہے۔!"

"یہ دونوں کون تھے....!"

"دونوں ہی عاشق تھے۔!"

"باپ بیٹا دونوں....!" جوزف نے حیرت سے پوچھا۔

"اس میں حیرت کی کیا بات ہے.... اچھا میں سمجھا.... نہیں دونوں کسی ایک پر عاشق نہیں تھے الگ.... الگ....!"

"اچھا.... اچھا....!"

"ہاں.... تو میں یہ کہہ رہا تھا کہ میرا باس ایک اچھا آدمی تھا.... لڑکیاں اسے بہت پسند کرتی تھیں۔!"

"اب بھی کرتی ہوں گی۔!"

"لڑکیاں مردوں کو پسند کرتی ہیں مُردوں کو نہیں....!"

"اب خاموش بھی رہو....!لڑکیوں کے بچے....!" ظفر نے اونچی آواز میں کہا۔

"لینگویج پلیز....!" جیمسن بُرا سا منہ بنا کر بولا۔ "آزادی رائے کا گلا نہ گھونٹئے یور ہائی نس!"

"اچھا کئے جاؤ بکواس....!"

"ہاں تو مسٹر جوزف.... مجھے ذاتی طور پر لڑکیوں سے کوئی دلچسپی نہیں۔!" جیمسن پھر جوزف کی طرف متوجہ ہو گیا۔

"پھر اپنے باس میں یہ بُرائی کیوں دیکھنا چاہتے ہو۔!"

"اگر مجھے کسی چیز سے دلچسپی نہ ہو تو وہ بُری کیونکر ہو سکتی ہے۔!"

"اچھا یہی بتا دو کہ تمہیں کیوں دلچسپی نہیں۔!"

"انہیں مجھ سے کوئی دلچسپی نہیں اسی لئے مجھے بھی نہیں ہے۔!"

"کل ہی ایک لڑکی اسے ریچھ کہتی ہوئی قریب سے گذر گئی تھی....!" ظفر بولا۔

"یور ہائی نس اس نے محض آپ کو اپنی طرف متوجہ کرنے کے لئے مجھے ٹارگٹ بنایا تھا۔!"

"تم نے اسی وقت یہ بات کیوں نہیں بتائی۔!"

"میں درمیانی آدمی بننا پسند نہیں کرتا۔!"

"ہاں تو مسٹر جیمسن وہ طوطے والا قصہ....!" جوزف نے موضوع بدلنے کی کوشش کی۔

"قصہ جان عالم کا ہے.... مرکزی کردار طوطا نہیں ہے۔!"

"خیر.... خیر.... پھر کیا ہوا تھا....!"

"وہ شہزادی جان عالم کو مل گئی تھی۔!"

"لیکن طوطے کا کیا ہوا....؟"

"کچھ بھی نہیں.... وہ بیچارہ پھر پنجرے کی نذر ہو گیا تھا.... آدمی ہوتا تو کم از کم اپنا کمیشن ہی وصول کر لیتا۔!"

جوزف نے دانت نکال دیئے اور بوتل سے کاک نکالنے لگا.... دو تین گھونٹ لے کر جیمسن سے بولا۔ "میرا باس بہت وضع دار آدمی ہے کہ مجھ جیسے ناکارہ لوگوں کو پال رہا ہے۔!"

جیمسن آنکھیں بند کر کے کچھ سوچنے لگا تھا.... اس ریمارک پر خاموش ہی رہا۔

کار تیزی سے مسافت طے کر رہی تھی لیکن ان دونوں کو معلوم نہیں تھا کہ جانا کہاں ہے۔

وہ سورج طلوع ہونے سے قبل روانہ ہوئے تھے اور اب اچھی خاصی دھوپ پھیل گئی تھی.... نومبر کے اواخر کا سورج اپنی قہرمانی کھو چکا تھا.... اس لئے یہ سفر ناخوش گوار بھی نہیں معلوم ہو رہا تھا۔!

"ہم جا کہاں رہے ہیں یور ہائی نس....!" دفعتاً جیمسن نے سوال کیا۔

"اپنے ہی ملک میں بنا ہوا جاپانی کپڑا خریدنے....!"

"میں نہیں سمجھا....!"

"وہیں پہنچ کر سمجھ لینا.... بس دو ڈھائی میل اور چلنا پڑے گا۔!"

"لیکن آپ تو پکنک پر تشریف لائے تھے۔!"

"بُرا آدمی سمجھ کر معاف کر دو....!" ظفر نے کہا اور گاڑی کے بریک چرچرائے اس نے گاڑی یکلخت روک دی تھی، کیونکہ سامنے ایک لڑکی ہاتھ اٹھائے کھڑی نظر آئی۔ بائیں جانب سڑک کے کنارے ایک گاڑی بھی کھڑی ہوئی تھی۔!

جیمسن نے لڑکی کو ستائشی نظروں سے دیکھا کیونکہ وہ اسی کے قبیلے کی معلوم ہوتی تھی۔ بال بے ترتیبی سے پیشانی پر بکھرے ہوئے تھے اور وہ جین اور جیکٹ میں ملبوس تھی۔ رنگت کی بناء پر کسی مغربی ملک کی معلوم ہوتی تھی۔

"کیا بات ہے....؟" ظفر نے گاڑی سے اتر کر پوچھا۔

"ٹائر فلیٹ ہو گیا..!" لڑکی نے گاڑی کی طرف ہاتھ اٹھا کر کہا۔ "میرے پاس جیک نہیں ہے۔!"

"فالتو پہیہ....!"

"وہ ہے....!"

"اچھی بات ہے....!" ظفر نے کہا۔ "اتفاق سے اس وقت میری گاڑی میں بھی جیک موجود نہیں ہے.... لیکن پہیہ بدل دیا جائے گا.... تم فکر نہ کرو۔!"

اس نے جوزف اور جیمسن کو گاڑی سے اترنے کا اشارہ کیا۔

"دیکھا تم نے....!" جیمسن نے بے حد خوش ہو کر جوزف سے کہا۔ "جیک کے بغیر پہیہ بدلا جائے گا۔!"

"یہ کیسے ممکن ہے....!"

"ممکن ہو یا نہ ہو.... اس وقت میرے باس نے زندگی کا ثبوت دیا ہے۔!" دونوں گاڑی سے اتر آئے۔!

لڑکی نے اپنی گاڑی کی ڈکے سے فالتو پہیہ نکالنے کے لئے کنجی ظفر کے حوالے کر دی تھی... وہ ڈکے کھول کر پہیہ نکالنے لگا... جوزف اور جیمسن اس کے قریب آ کھڑے ہوئے تھے۔

"مگر یور ہائی نس.... جیک کے بغیر کیسے کام چلے گا....!" جیمسن نے پوچھا۔!

"جان عالم کا طوطا سب کچھ کرے گا.... تم دونوں گاڑی کے نیچے لیٹ کر اس کا پچھلا حصہ اوپر اٹھاؤ گے اور میں پہیہ بدل دوں گا۔!"

جوزف نے اس پر بڑی نفرت سے لڑکی کی طرف دیکھا تھا، جو قریب ہی کھڑی ادھر ادھر نظر دوڑا رہی تھی.... ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے اس معاملے کا اس کی ذات سے کوئی تعلق ہی نہ ہو۔!

دفعتاً جیمسن زور سے ہنس پڑا۔

"اس میں ہنسنے کی کیا بات ہے....!" جوزف غرایا۔

"اب میرا باس خود کو ایک اچھا آدمی ثابت کر رہا ہے۔!"

لڑکی جیمسن کے قہقہے پر ایک پل کے لئے اس کی طرف متوجہ ہو کر مسکرائی تھی اور پھر پاگلوں کے سے انداز میں ادھر اُدھر دیکھنے لگی تھی۔

"تم بہت طاقت ور ہو.....!" ظفر نے جوزف کے شانے پر ہاتھ رکھ کر کہا۔

"وہ تو ٹھیک ہے مسٹر..... لیکن.....!"

"تمہارا باس بھی مجبوروں کے کام آتا ہے..... اس کے لئے صنف کی شرط نہیں ہے۔!"

"اچھا.....!" جوزف طویل سانس لے کر بولا اور گاڑی کے نیچے گھسنے کی تیاری کرنے لگا۔

ظفر اس کی طرف متوجہ تھا اچانک اس نے جیمسن کی تحیر زدہ سی "ارے ارے" سنی.....!

اور پھر جتنی دیر میں وہ اس کی طرف توجہ دیتا لڑکی اس کی گاڑی لے کر فرار ہو چکی تھی۔!

دونوں ہی دور تک اس کے پیچھے دوڑتے چلے گئے.. لیکن وہ خاصی تیز رفتاری سے گئی تھی۔!

"تم مردود.....!" ظفر دوڑتے دوڑتے رک کر جیمسن کی طرف مڑا۔

"لینگویج پلیز..... میں نے کیا کیا ہے.....!" جیمسن ہانپتا ہوا بولا۔

"ارے..... ارے..... کرتے رہ گئے..... دوڑ کر اسے روکا نہیں تھا۔!"

"یور ہائی نس..... میں اتنا پھرتیلا نہیں ہوں..... ارے ارے..... ہی بمشکل تمام میری زبان سے نکل سکا تھا۔!"

پھر وہ مردہ سی چال چلتے ہوئے جوزف کی طرف پلٹے تھے۔

جوزف اس طرح دانت نکالے کھڑا تھا جیسے اس واقعے سے بے حد محفوظ ہوا ہو۔

"اب میرے باس کے بارے میں کیا خیال ہے..... مسٹر جیمسن.....!"

"مجھے اتنے چالاک آدمی پسند نہیں ہیں جنہیں لڑکیاں بیوقوف نہ بنا سکیں۔!"

ظفر پر تشویش نظروں سے گاڑی کی طرف دیکھے جا رہا تھا..... جیمسن کے اس ریمارک پر جوزف کو متوجہ کر کے بولا۔ "مجھے اس پر کوئی افسوس نہیں ہے کیونکہ دو سال پہلے لندن میں مجھ سے بھی ایک ایسی ہی حرکت سرزد ہوئی تھی۔!"

"اوہو.....!" جیمسن ہنس پڑا..... ہنستا رہا اور پھر بولا۔ "مجھے وہ بوڑھی عورت یاد ہے..... بیچاری..... چیختی رہ گئی تھی..... ہماری طرح دوڑ بھی نہیں سکتی تھی۔!"

"خیر مجھے کیا....!" جوزف نے لاپروائی سے شانوں کو جنبش دے کر کہا۔ "اب مجھے کیا کرنا ہے.... مسٹر....!"

"پہیہ تو بدلنا ہی پڑے گا.... اوہ.... ہاں.... کنجی اگنیشن میں موجود ہے....!" وہ اگلی سیٹ کا دروازہ کھول کر گاڑی میں بیٹھتا ہوا بولا۔ "ذرا میں فیول پوزیشن دیکھ لوں....!"

اس کے بعد وہ "ٹھیک ہے....!" کہتا ہوا اتر آیا تھا۔

پہیہ بدلنے میں بیس بائیس منٹ صرف ہوئے.. جوزف اور جیمسن دونوں کو زور لگانا پڑا تھا۔

روانگی کے وقت جیمسن ٹھنڈی سانس لے کر بولا۔ "اپنی گاڑی میں تو کھانے پینے کا سامان بھی تھا.... یہاں کچھ بھی نظر نہیں آتا۔!"

"میرا خیال ہے کہ وہ بہت جلدی میں تھی....!" ظفر نے کہا۔

"میں بے موت مر گیا....!" جوزف کی آواز کانپ رہی تھی۔

"کیوں....؟"

"میری ڈھائی بوتلیں....!"

"مجھے افسوس ہے جوزف....!" ظفر نے نرم لہجے میں کہا۔!

جوزف کچھ نہ بولا.... اس کے چہرے پر گہری اداسی تھی.... ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے ابھی ابھی اپنے کسی عزیز کو دفن کر کے قبرستان سے واپس آیا ہو۔!

کار تیزی سے راستہ طے کرتی رہی.... اور دو ڈھائی میل کی مسافت طے کرنے کے بعد وہ سڑک سے کچے راستے پر موڑ دی گئی۔

یہاں چاروں طرف بے شمار چھوٹے بڑے ٹیلے بکھرے ہوئے تھے۔

دس منٹ بعد وہ ایک ایسی جگہ جا پہنچے جہاں دس بارہ کاریں کھڑی تھیں اور ان کے آس پاس متعدد اونٹ بھی کھڑے دکھائی دیئے.... کچھ اونٹوں پر بے حد فیشن ایبل قسم کی خواتین سوار تھیں اور وہ مغرب کی طرف چلے جا رہے تھے۔

"کلاسک...!" جیمسن خوش ہو کر چیخا.. "ارے یہ کاروں سے اتر کر اونٹوں پر بیٹھ رہی ہیں۔!"

"جہاں یہ جا رہی ہیں.... ادھر کاریں نہیں جا سکتیں.... پانچ میل لمبا دشوار گذار راستہ طے کر کے یہ منزل مقصود پر پہنچ جائیں گے۔!"

"مسٹر...... آپ کو اپنی گاڑی کے لئے سڑک پر ہی سفر جاری رکھنا چاہئے تھا..!" جوزف بولا۔

"فکر نہ کرو....!"

"کیا اب ہمیں بھی اونٹ پر بیٹھنا پڑے گا....!" جیمسن نے پُر تشویش لہجے میں پوچھا۔

"اگر اپنے ہی ملک میں بنا ہوا جاپانی کپڑا خریدنا ہے تو ضرور بیٹھنا پڑے گا۔ دیکھو کیسی اونچی اونچی خواتین اونٹوں پر نظر آرہی ہیں....! یہ غیر ملکی کپڑا خریدنے کے لئے اونٹوں پر بھی بیٹھ سکتی ہیں.... سستا اور عمدہ کپڑا....!"

"مطلب یہ ہے کہ اسمگل کیا ہوا....!"

"ہرگز نہیں.... یہ کپڑا اپنے ہی ملک کی ملوں میں بنتا ہے اور اس پر دوسرے ممالک کی مہر ڈال کر اس طرح فروخت کیا جاتا ہے... سستا یوں ہے کہ اس پر ایکسائز ڈیوٹی ادا نہیں کی جاتی۔!"

"سوال تو یہ ہے کہ آپ یہاں کیوں آئے ہیں یور ہائی نس....!"

"اونٹ پر بیٹھی ہوئی خواتین مجھے بہت اچھی لگتی ہیں.... افسوس کہ میرا مینڈولن بھی گاڑی ہی میں رہ گیا ورنہ میں اس پر اس وقت ایک صحرائی دھن چھیڑ دیتا۔!"

"اونٹ مجھے دور ہی سے اچھے لگتے ہیں....!" جیمسن بولا.... "دور کے اونٹ سہانے۔!"

"کیا واقعی مسٹر.... تم ایسا کپڑا خریدو گے جس پر اکسائز ڈیوٹی ادا نہ کی گئی ہو۔!" جوزف نے پوچھا۔

"میں صرف تفریح کی غرض سے آیا ہوں تم مطمئن رہو....!"

"مجھے تو یہیں رکنا ہے....!" جوزف جماہی لے کر بولا۔ "تم دونوں شوق سے اونٹ پر بیٹھو.... گاڑی میں پڑا رہوں گا.... خدا اس سفید سوریا سے سمجھے میری ڈھائی بوتلیں۔"

"کیا میں یہاں تمہارے لئے کسی سے بھیک مانگوں....!" جیمسن بولا۔

"نہیں جاؤ.... تفریح کرو.... مجھے میرے حال پر چھوڑ دو....!" جوزف نے کہا اور گاڑی کی پچھلی سیٹ پر لیٹنے کی کوشش کرنے لگا۔

ظفر نے جیمسن کو وہاں سے چل دینے کا اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ "ٹھیک ہے جوزف کو آرام کرنے دو....!"

وہ دونوں اب اونٹوں کی طرف بڑھ رہے تھے.... ایک ٹولی مغرب کی جانب جا چکی تھی اور

اب دوسری تیار ہو رہی تھی.... اس ٹولی میں ایک بھی مرد نہیں تھا۔ ان خواتین کے ساتھی گاڑیوں میں بیٹھے رہ گئے تھے۔!

"یور ہائی نس.... ہم بالکل احمق لگیں گے....!" جیمسن بولا۔

"شٹ اپ....!"

"ایزیو پلیز....!"

وہ قریب پہنچے تو خواتین انہیں ایسی نظروں سے دیکھنے لگیں جیسے وہ سچ مچ لفنگے ہوں.... آپس میں ان کی کھسر پھسر بھی ہوئی تھی، لیکن ظفران کی طرف توجہ دیئے بغیر ایک اونٹ والے سے گفتگو کرنے لگا۔!

کرایہ طے ہو جانے کے بعد اونٹ بٹھایا گیا۔

"میں آگے بیٹھوں گا....!" جیمسن نے متفکرانہ لہجے میں کہا۔

"مجھے کوئی اعتراض نہیں.... اونٹ پر سب برابر ہیں۔!" ظفر بولا۔ انہیں اونٹ پر بیٹھتے دیکھ کر کچھ مرد بھی گاڑیوں سے اتر کر ادھر چلے آئے تھے۔

"دیکھا آپ نے یور ہائی نس....!" جیمسن بولا.... "انہیں اونٹ والوں پر اعتماد ہے اور ہمیں ڈاکو سمجھتے ہیں۔!"

"تیری شکل ہی ڈاکوؤں جیسی ہے۔!"

"آٹھ اونٹوں کا یہ چھوٹا سا قافلہ چل پڑا تھا۔

"یہ سواری بھی ہے اور جھولا بھی....!" جیمسن بڑبڑایا۔

"مجھے اپنا مینڈولن یاد آرہا ہے۔!"

"مجھے اس وقت صرف خدا یاد آرہا ہے.... اگر یہ اونٹ دوڑنا شروع کر دے تو ہم کہاں ہوں گے۔!"

"یا گر پڑیں گے یا نہ گریں گے۔!"

"اتنی اونچائی سے گرنے کا مطلب ہوا فریکچر....!"

"فوری طور پر دم بھی نکل سکتا ہے....!" ظفر بولا۔

"کیا واقعی آپ محض تفریح کی غرض سے ادھر آئے ہیں....!" جیمسن نے پوچھا۔

"نہیں....!"

"بعض اوقات میں سوچتا ہوں کہ....!"

جیمسن جملہ پورا نہیں کر سکا تھا کیونکہ اونٹ نے ٹھیک اسی وقت کسی ناہموار جگہ پر پاؤں رکھ دیا تھا۔

"کیا ہم پیدل نہیں چل سکتے....!" اس نے کچھ دیر بعد ظفر سے کہا۔!

"اس کلاسیکل سواری سے تمہاری بیزاری میری سمجھ میں نہیں آتی۔!"

"صاحب میں حقہ نہیں پی سکتا.... پان بھی نہیں کھا سکتا اور ڈیڑھ تھان کا پاجامہ بھی نہیں پہن سکتا زری کی جوتیاں تو شائد میرے فرشتے بھی نہ پہن سکیں۔!"

"اونہہ.... ہاں تو میں کہہ رہا تھا کہ میں یہاں اس مبلغ کو دیکھنے آیا ہوں، جو صرف عورتوں میں تبلیغ کرتا ہے اور ہر اس جگہ پہنچ جاتا ہے جہاں بہت سی عورتیں پائی جاتی ہیں۔!"

"ڈیوٹی....!"

"نہیں نجی طور پر.... سنا ہے اپنے ہی قبیلے سے تعلق رکھتا ہے۔!"

"ہپی ہے....!"

"ہاں.... لیکن باتیں ہپیوں کی سی نہیں کرتا۔!"

"تب تو واقعی دیکھنے کی چیز ہو گا۔!"

جوزف کی حالت تباہ تھی۔ جماہیوں پر جماہیاں آرہی تھیں۔ آنکھوں سے پانی بہہ رہا تھا.... جھنجھلاہٹ کا یہ عالم تھا کہ دل ہی دل میں خود کو گالیاں دینے لگا تھا آخر وہ ان کے ساتھ آیا ہی کیوں....؟ یہ بھی کوئی پکنک کی جگہ ہے.... یہ لوگ بھی اول درجے کے احمق معلوم ہوتے ہیں۔ عورتوں کو اونٹ پر دیکھنے کے شوق میں دوڑے چلے آئے.... عورتوں کا کیا ہے.... وہ سستی چیزیں خریدنے کے سلسلے میں اپنی زندگی تک داؤ پر لگا سکتی ہیں۔ اگر اس پکنک کا مقصد پہلے سے معلوم ہو گیا ہوتا تو وہ ہرگز نہ آتا.... اب پتہ نہیں وہ دونوں کتنی دیر میں واپس ہوں.... اس کا کیا حشر ہو گا۔

اچانک ایک گاڑی اس کے برابر آرکی اور جوزف چونک کر اس کی طرف متوجہ ہو گیا۔!

پھر اس کا منہ کھلا کا کھلا رہ گیا تھا.... کیونکہ یہ ظفر الملک کی گاڑی تھی اور اسٹیئرنگ کرنے والی لڑکی بھی وہی تھی.... جوزف سے نظر ملتے ہی اس نے خوش دلی سے ہاتھ ہلا دیا۔!

جوزف نے جھٹکے کے ساتھ اپنا منہ بند کیا اور اس کے جبڑے بھنچ کر رہ گئے۔

وہ کھڑکی سے سر نکال کر بولی "میں مقامی زبان نہیں بول سکتی کیا تم میری بات سمجھ رہے ہو۔"

"میں انگریزی میں گفتگو کر سکتا ہوں۔" جوزف نے بہت برے لہجے میں کہا۔

"تب تو مجھے خوشی ہے میں ایک دشواری میں پڑ گئی ہوں۔"

"دوسروں کو مصیبت میں مبتلا کرنے والے خود بھی بڑے عذاب میں پڑ جاتے ہیں کیا تم کرسچن ہو۔"

"کیوں نہیں۔" لڑکی نے فخریہ کہا۔

"لیکن تم نے لٹیروں جیسی حرکت کی تھی۔"

"کبھی کبھی مجبور بھی ہو جانا پڑتا ہے وہ لوگ میرا پرس چھین بھاگے تھے جس میں ایک بڑی رقم تھی مجھے ان کے پیچھے جانا تھا۔"

"تو پھر کیا ہوا۔"

"میں نے انہیں جا لیا لیکن اپنا پرس واپس نہ لے سکی انہوں نے میرا مضحکہ اڑا دیا۔"

"تم سے غلطی ہوئی تھی اگر ایسی کوئی بات تھی تو ہماری گاڑی لے بھاگنے کی بجائے ہم سے مدد مانگی ہوتی۔!"

"میں شرمندہ ہوں.... اور تمہاری گاڑی واپس کرنا چاہتی ہوں۔!"

"اچھا.... اچھا.... ہماری کوئی چیز ضائع تو نہیں ہوئی۔!"

"قطعی نہیں.... چیک کر لو....!"

جوزف گاڑی سے اتر کر ظفر کی گاڑی کے قریب پہنچا.... ہر چیز جوں کی توں موجود تھی.... اپنی بوتلوں پر نظر پڑتے ہی اس کا چہرہ کھل اٹھا۔!

"اچھا مسی اب تم اپنی گاڑی سنبھالو....!"

لڑکی اسے گاڑی کی کنجی دے کر اپنی گاڑی میں جا بیٹھی۔!

پھر جوزف نے پلٹ کر نہیں دیکھا تھا کہ وہ کدھر گئی.... باسکٹ میں ہاتھ ڈال کر آدھی

بوتل نکالی تھی اور دوبارہ خوش اخلاق بننے کی کوشش کرنے لگا تھا۔!

کسی قدر آنکھیں کھلیں تو اس نے آس پاس کے لوگوں کو حقارت سے دیکھا کیونکہ وہ عورتوں کے چکر میں پڑ کر اس ویرانے میں آئے تھے کتنی گھٹیا زندگی گذارتے ہیں، یہ شادی شدہ لوگ....اس نے سوچا۔

کچھ اور بھی سوچتا لیکن اسی وقت ایک پولیس کار قریب آکر رکی اور اس پر سے ایک آفیسر ریوالور تانے اترا....ریوالور کا رخ جوزف کی طرف تھا۔!

"گاڑی سے باہر آؤ....!" جوزف کو حکم دیا گیا۔!

"کیوں....!" جوزف غرایا۔

"باہر آؤ....ورنہ شوٹ کردوں گا۔!"

وہ اسے قہر آلود نظروں سے گھورتا ہوا گاڑی سے اتر آیا.... لیکن اس نے اپنے ہاتھ نہیں اٹھائے تھے۔

کچھ اور لوگ بھی اپنی گاڑیوں سے اتر کر ان کے قریب آگئے۔

"لڑکی کہاں ہے....؟" آفیسر نے جوزف سے سوال کیا۔!

"میں نہیں جانتا۔!"

"اس کے ہتھ کڑیاں لگادو...!" آفیسر نے اپنے پیچھے کھڑے ہوئے کانسٹیبلوں کو مخاطب کیا۔

"آخر کیوں....؟ وجہ بھی تو بتاؤ....!" جوزف نے دماغ ٹھنڈا رکھنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔!

"یہ گاڑی لڑکی چلا رہی تھی....!"

"ہاں....وہی لائی تھی....اور اپنی گاڑی لے گئی۔!"

"کیا مطلب....؟"

"ادھر راستے میں اس کی گاڑی کا ٹائر فلیٹ ہو گیا تھا....!" جوزف نے طویل سانس لے کر کہا اور لڑکی کی کہانی دہرانے لگا۔!

آس پاس کھڑے ہوئے لوگوں نے بھی بتایا کہ ایک غیر ملکی لڑکی کچھ دیر پہلے اس سے گاڑی بدل کر وہاں سے گئی ہے۔!

"تم بھی تو غیر ملکی ہی معلوم ہوتے ہو....!" آفیسر جوزف کو گھورتا ہوا بولا۔!

"ہوں....! یقیناً ہوں.... لیکن ایک بہت بڑے آدمی کا ملازم ہوں.... اسے جب یہ معلوم ہوگا کہ میں کسی ناگہانی مصیبت میں پھنس گیا ہوں تو وہ زمین آسمان ایک کردے گا۔!"

"وہ دونوں کہاں ہیں جن کا ذکر تم نے ابھی کیا ہے....؟"

"اونٹ پر بیٹھ کر ادھر گئے ہیں....!" جوزف نے مغرب کی طرف ہاتھ اٹھا کر کہا۔

"تمہیں ہمارے ساتھ چلنا ہوگا۔!" آفیسر نے سخت لہجے میں کہا۔!

"گاڑی کی کنجی میرے پاس ہے۔ اس لئے ان لوگوں کی واپسی سے قبل میں کہیں نہ جاسکوں گا۔!"

پھر جوزف انہیں دھمکیاں ہی دیتا رہ گیا تھا اور اس کے ہتھ کڑیاں لگ گئی تھیں۔!

خیموں اور چھولداریوں کی یہ بستی کپڑا بازار کے نام سے مشہور تھی۔ شہر میں جو کپڑا دس روپے گز بکتا تھا یہاں اس کی قیمت چار پانچ روپے گز سے زیادہ نہیں ہوتی تھی!

شہر سے یہاں تک آنے والوں کو خاصی دشواریاں پیش آتی تھیں لیکن اس کے باوجود سستے اور غیر ملکی کپڑوں کی کشش انھیں کھینچ ہی لاتی تھیں۔

جیمسن تحیر آمیز نظروں سے چاروں طرف دیکھ رہا تھا.... دفعتاً چہک کر بولا "انیسوی صدی کے کسی فوجی پڑاؤ کا بازار معلوم ہوتا ہے... بس کٹورا کھنکانے والے سکوں کی کمی محسوس ہوتی ہے۔!"

"ہے ناکلاسیکل چیز....!"

"بالکل ہے.... یور ہائی نس.... میں آپ کا ممنون ہوں۔!"

"اب کچھ خریدنا بھی چاہئے.... ورنہ وہ خواتین سمجھیں گی کہ ہم انہی کے لئے آئے تھے۔!"

"سمجھنے دیجئے....!"

"ہم یورپ میں نہیں ہیں....!"

"لیکن وہ کہاں ہیں.... جس کے لئے آپ آئے تھے۔!"

"دیکھیں گے، چلو پہلے دکانیں دیکھیں، تمہارے سوٹ کیلئے چار خانے کا کوئی پیس ہاتھ آجائے شاید!"

"یہاں کے ہپیوں کو غرارہ سوٹ پہننا چاہئے۔!"

"ضرور لیکن ڈاڑھی مونچھیں صاف کرا کر تا کہ یہاں کے کلچر کے مطابق کم از کم ہیجڑے تو

نظر ہی آسکیں۔!"

"آپ اپنے دماغ کی خبر لیجئے یور ہائی نس....!"

"چلو....!" ظفر اسے دھکیلتا ہوا آگے بڑھا۔!

خیموں میں اعلیٰ قسم کے کپڑوں کی دکانیں تھیں.... وہ ایک ایک خیمہ دیکھتے پھرے لیکن کہیں بھی مردوں کے استعمال کے کپڑے نہ دکھائی دیئے۔!

"یہ کیا قصہ ہے.... یور ہائی نس....!"

"مرد.... یہاں کہاں ہیں.... صرف خواتین آتی ہیں اس لئے انہی کے استعمال کے کپڑے ہی ملیں گے۔!"

"تو ہم یونہی.... خواہ مخواہ....!"

"بکواس مت کرو.... ابھی کچھ دیر پہلے تم نے خوشی کا اظہار کیا تھا....!"

"میں سمجھا تھا کہ یہاں کسی خیمے میں نانبائی کی دکان بھی ہوگی۔!"

ظفر کچھ نہ بولا.... وہ ایک مجمعے کی طرف متوجہ ہو گیا تھا جہاں عورتوں کے سروں کے اوپر ایک مردانہ ہی چہرہ دکھائی دیا.... وہ کچھ کہہ رہا تھا۔!

یہ دونوں بھی تیزی سے آگے بڑھے۔

ہپی گدھے پر سوار تھا....! یہ دونوں مجمعے سے کسی قدر ہٹ کر کھڑے ہوئے کیونکہ یہاں صرف عورتیں ہی عورتیں تھیں۔!

ہپی ان سے کہہ رہا تھا۔ "سمجھا تا رہا ہوں.... سمجھاتا رہوں گا.... تم اگر چاہو تو یہ سوسائٹی آدمیوں کی سوسائٹی بن سکتی ہے۔ تم اچھی طرح جانتی ہو کہ تمہارے مرد کس قسم کی کمائی گھر لاتے ہیں اگر تم گندی کمائیوں کو گندی نالیوں میں بہانا شروع کر دو تو یہ سارا انتشار ختم ہو سکتا ہے۔!"

"تم پہلے اپنی شکل تو دیکھو....!" کسی عورت نے چیخ کر کہا۔

"اس شکل میں تو تم میرے گرد اکٹھا ہو گئی ہو.... جبہ و دستار میں آتا تو اس قابل بھی نہ سمجھتیں.... میں کہتا ہوں قبل اس کے کہ کوئی بڑی تباہی کشت و خون کی شکل میں تم پر نازل ہو جائے ہوش میں آجاؤ.... ورنہ دیکھو.... میں تمہاری اولادوں کو تم سے جدا کر دوں گا۔!"

"مت بکواس کرو....!" کئی آوازیں ابھریں۔

"اچھی بات ہے... تم دیکھ لینا... وہ تمہارے گھر چھوڑ دیں گے.... بھیک مانگتے پھریں گے لیکن رشوت یا کسی دوسرے ناجائز طریقے سے حاصل کی ہوئی دولت کو ہاتھ نہیں لگائیں گے۔!"

اچانک کئی دکاندار گالیاں بکتے ہوئے مجمعے کی طرف دوڑ پڑے.... عورتیں تتر بتر ہو گئیں اور ہپی کو گدھے سے دھکیل کر پٹائی شروع کر دی گئی۔!

ظفر اور جیمسن اسے بچانے کے لئے دوڑ پڑے تھے۔!

"اوہو.... ایک اور بھی ہے....!" ایک دوکان دار نے جیمسن کا گریبان پکڑتے ہوئے کہا۔

"یہ کیا بے ہودگی ہے....!" جیمسن نے اس کا ہاتھ جھٹک دیا۔

"تم ادھر کیوں آتا ہے.... ہمارا دھندا خراب کرنے۔!"

"ہم لوگ خریداری کے لئے آتے ہیں۔!"

"جھوٹے ہو.... بھاگ جاؤ یہاں سے۔!"

دوسری طرف ظفر نے بدقت ہپی کو دکانداروں کے نرغے سے نکال کر دوبارہ گدھے پر سوار کرا دیا تھا۔

"چلو....!" اس نے گدھے کی لگام پکڑتے ہوئے جیمسن کو پکارا۔

ان کے وہاں سے ہٹتے ہی عورتوں نے زور زور سے قہقہے لگائے تھے۔!

"کیوں بھائی.... تم کون ہو.... اور یہ سب کیا تھا....؟" ظفر نے ہپی کو مخاطب کیا، جو پلکیں جھپکائے بغیر فضا میں گھورے جا رہا تھا۔! اس نے چونک کر انہیں یونہی سرسری طور پر دیکھا اور پھر پلٹ کر قہقہہ لگانے والی خواتین کو دیکھا۔!

"ایک دن تمہیں رونا پڑے گا....!" وہ ہاتھ اٹھا کر چیخا تھا۔!

"اے بھائی اب بس بھی کرو.... کہیں یہ عورتیں ہی نہ تم پر ٹوٹ پڑیں۔!" ظفر نے اس کا شانہ تھپک کر کہا۔

"سنو دوستو.... میں حقیقتاً تم میں سے نہیں ہوں....!" ہپی نے تلخ لہجے میں جواب دیا۔

"وہ تو تمہارے اطوار ہی سے ظاہر ہے۔!" جیمسن نے آگے بڑھ کر کہا۔ "ہم نہ بچاتے تو یہ کاندار تمہیں زندہ نہ چھوڑتے۔!"

"میں مرنے ہی کے لئے گھر سے نکلتا ہوں۔!"

"گدھے پر سوار ہو کر....!"

"میرا مضحکہ نہ اڑاؤ دوست.... میں تمہاری طرح بے حسی کی زندگی گذارنے کے لئے ہپی نہیں بنا.... یقین کرو.... میرے پاس اتنے پیسے نہیں ہوتے کہ بال ترشوا سکوں.... میرے تن پر، جو میلے کچیلے کپڑے دیکھ رہے ہو ان کے علاوہ اور کچھ نہیں ہے میرے پاس....!"

"میرے ساتھ چلو....! میں تمہارے بال بھی ترشوا دوں گا.... اور کم از کم چار جوڑے کپڑوں کا بھی انتظام کر دوں گا۔!" جیمسن بولا۔

"تب تم بھی ہپی نہیں معلوم ہوتے.... پھر یہ بہروپ کس لئے....؟"

"مجھے بال ترشوانے کا وقت نہیں ملتا....!"

ہپی کچھ نہ بولا۔

"اب کہاں جاؤ گے....!" ظفر نے پوچھا۔

"کہیں بھی نہیں.... موت سے نہیں ڈرتا.... اگر یہ عورتیں چاہیں تو پوری قوم سدھر سکتی ہے۔!"

"کیا قوم قوم کی رٹ لگا رکھی ہے.... کلاسیکی لٹریچر پڑھو اور آثار قدیمہ میں دلچسپی لو.... سارے دکھ دور ہو جائیں گے....!" جیمسن بُرا سا منہ بنا کر بولا۔!

"تم لوگوں کا ذریعہ معاش کیا ہے....!" دفعتاً ہپی نے سوال کیا۔!

"ٹھگی....!" ظفر اس کی آنکھوں میں دیکھتا ہوا مسکرایا۔

"تو پھر تم بھی اپنے بُرے انجام کے منتظر رہو....!"

"اگر تم ہم کو سیدھی راہ پر لگا دینے کا وعدہ کرو تو ہم تم سے کبھی کبھی ملتے رہا کریں گے۔!" ظفر بولا۔

"مجھ سے کہاں ملو گے.... میرا کوئی ٹھکانا نہیں ہے۔!"

"فی الحال ہمارے ساتھ چلو....!"

"یہاں میں نے ایک ہفتے کا پلان تیار کیا ہے جس کے اختتام کو ابھی تین دن باقی ہیں.... اس سے پہلے میں کہیں نہ جا سکوں گا۔!"

"اچھی بات ہے....! میرا کارڈ اپنے پاس رکھو....!" ظفر نے اپنا وزیٹنگ کارڈ اس کی طرف

بڑھاتے ہوئے کہا۔ "جب کبھی فرصت ملے میرے پاس ضرور آنا.... شاید میں تمہارے کسی کام آسکوں۔!"

"کوئی ٹھگ میرے کس کام آسکتا ہے...؟"

"چلو تو پھر تم ہی میرے کام آجانا.... میں تمہاری باتیں سننا چاہتا ہوں.... یہ معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ ان کی اولادوں کو ان سے کس طرح جدا کر سکو گے۔!"

"نیکی اور صداقت کے نام پر....!" جواب ملا۔

"میرا خیال ہے کہ اس کے ہاتھ پیر باندھ کر کسی اونٹ پر ڈالیں اور لے بھاگیں۔!" جیمسن بولا۔

"تم خاموش رہو....!" ظفر نے اسے گھونسہ دکھا کر کہا۔

"اس کے بھلے کو کہہ رہا تھا.... ورنہ یہ لوگ اسے مار ڈالیں گے....!"

"چار دن سے برابر پٹ رہا ہوں....!" ہپی مسکرا کر بولا۔

"تب تو ہمیں چپ چاپ کھسک جانا چاہئے یور ہائی نس....!"

"ہوں....! اچھا....!" ظفر ہپی کی طرف مصافحہ کے لئے ہاتھ بڑھاتا ہوا بولا۔

"ہر جگہ ہی ہاتھ ملتے ہیں.... دل نہیں ملتے۔!" ہپی نے ٹھنڈی سانس لے کر کہا اور ایسا منہ بنایا جیسے مصافحہ بے حد ناگوار گذرا ہو۔!

واپسی کے سفر میں ان کا اونٹ تنہا تھا۔!

"آپ کو گاڑی کی فکر بھی ہے یا نہیں....!" جیمسن اونگھتے اونگھتے چونک کر بولا۔

"ملنی ہو گی مل جائے گی....!" ظفر نے لاپروائی سے کہا۔!

"میں نے اکثر مفلسی میں بھی آپ کو نواب زادہ ہی پایا ہے۔!"

"شکریہ جیمسن.... نواب زادگی کے علاوہ میرے پاس اور کچھ نہیں ہے۔!"

"تو پھر مجھے اس نواب زادگی ہی میں سے کم از کم دس فیصد عطا فرمایئے....! تنخواہ تو بڑھنے سے رہی۔!"

"آج سے اپنے نام کے ساتھ دس فیصد نواب زادہ لکھا کرو.... مجھے کوئی اعتراض نہیں۔!"

"شکریہ یور ہائی نس....!"

"ویسے تمہیں اونٹ پر تنخواہ کیوں یاد آتی ہے۔!"

"اونٹ کی سواری ایک ایسی مشقت ہے جس کا کوئی صلہ نہیں۔!"

"حوصلہ جیمسن حوصلہ....!"

"کس برتے پر.... لڑکی کی گاڑی میں کھانے کی کوئی چیز نہیں دکھائی دی تھی۔!"

"اس ہپی کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے....؟"

"فراڈ معلوم ہوتا ہے....!"

"کس قسم کا فراڈ....!"

"عورتوں کے ہاتھوں پٹنے کا شائق معلوم ہوتا ہے.... اس لئے ایسی باتیں کرتا ہے.... ورنہ حرام خوری تو ایک آفاقی واقعیت ہے.. ایک ہپی اور ایک گدھا اس سلسلے میں کیا کر سکے گا۔!"

ظفر خاموش رہا.... تھوڑی دیر بعد جیمسن پھر بولا.... "یہ سفر اس کے باوجود بھی میری سمجھ میں نہیں آسکا....!"

"میں اسے بس ایک نظر دیکھنا چاہتا تھا....!" ظفر نے جواب دیا۔!

"مقصد....؟"

"تم بھی ہپی نہیں ہو لہٰذا اپنے اس حلئے کا مقصد بیان کرو....!"

"میں سو فیصد ہپی ہوں.... اپنی کھال میں مست رہنے والا۔!"

"یہ بکواس ہے.... تم ہپیوں کی طرح گندے نہیں رہتے۔!"

"ہو سکتا ہے میرے والدین دھوبی رہے ہوں....!"

ساربان اونٹ کی نکیل پکڑے پیدل چل رہا تھا.... جیمسن اسے غور سے دیکھتا ہوا بولا۔

"میرا خیال ہے کہ اب ہم اسے اونٹ پر بٹھا دیں اور خود اونٹ کی نکیل پکڑ کر پیدل چلیں۔!"

"اس سے فائدہ....؟"

"اونٹ سے پہلے وہاں پہنچ جائیں گے۔!"

دراصل واپسی کا سفر دونوں ہی کے لئے تکلیف دہ ثابت ہو رہا تھا۔!

اور پھر جب وہ اس جگہ پہنچے جہاں کاریں پارک تھیں تو انہیں لڑکی کی گاڑی کی بجائے اپنی گاڑی نظر آئی جس کے قریب دو مسلح کانسٹیبل کھڑے تھے۔

"اوہو.... ہماری پولیس کتنی تیز ہے۔!" جیمسن خوش ہو کر بولا۔

عمران کہیں جانے کی تیاری کر رہا تھا کہ کسی نے باہر سے کال بل کا بٹن دبایا۔

"آجاؤ.... دروازہ کھلا ہوا ہے۔!" عمران نے اونچی آواز میں کہا۔

اور پھر کیپٹن فیاض کو اندر داخل ہوتے دیکھ کر سر سہلانے لگا۔

"میں جلدی میں ہوں....!" فیاض نے خشک لہجے میں کہا۔ "میرے ساتھ چلو....!"

"جلدی میں صرف لوٹا اٹھایا کرتے ہیں کسی کو ساتھ نہیں لے جاتے۔!"

"پچھتاؤ گے.... تمہارا ہی معاملہ ہے۔!"

"مجھے یاد نہیں پڑتا کہ مجھ سے دوا لے گئے ہو۔!"

"اچھی بات ہے.... تو پھر اب عدالت ہی میں ضمانت کے منتظر رہنا....!" فیاض واپسی کے لئے مڑتا ہوا بولا۔

"ٹھہرو....!" عمران نے جھپٹ کر اس کا بازو پکڑتے ہوئے کہا۔ "پان کھاتے جاؤ۔!"

"گاڑی ہی میں بیٹھ کر باتیں کر سکوں گا... وقت نہیں ہے۔!" فیاض نے خشک لہجے میں کہا۔

"اچھا اچھا میں چل رہا ہوں۔!" عمران بولا۔!

فیاض کی گاڑی میں اس کا ایک ماتحت انسپکٹر بھی موجود تھا۔!

عمران فیاض کے ساتھ اگلی سیٹ پر بیٹھ گیا.... فیاض ہی ڈرائیو کر رہا تھا۔ کچھ دور چل کر فیاض بولا۔ "ہم شاہ آباد کے پولیس اسٹیشن کی طرف جا رہے ہیں۔!"

"وہاں پہنچ کر میرے لئے چیونگم منگوا دینا۔!"

"کسی ماتحت کی موجودگی میں تمہاری کوئی بے ہودگی پسند نہیں کروں گا۔!" فیاض نے غصیلے لہجے میں آہستہ سے کہا۔!

"تب پھر وہیں چل کر بتانا کہ وہاں میری موجودگی کا کیا مطلب ہے۔!"

"میں یہیں بتائے دیتا ہوں۔!"

"نہیں.... یہاں نہیں....!" عمران نے غیر ضروری سنجیدگی کا مظاہرہ کیا۔

اس پر فیاض نے اسے کنکھیوں سے دیکھ کر کہا۔ "کیوں....؟ کوئی خاص بات ہے۔!"

"میں تمہیں اس لذت سے محروم نہیں کرنا چاہتا، جو مجھے متحیر دیکھ کر محسوس کرو گے۔ لہٰذا

الحال یونہی چلنے دو....!"

"تو تم جانتے ہو....!" فیاض غرایا۔

"میں کیا جانتا ہوں....؟" عمران کے لہجے میں حیرت تھی۔

"اچھی بات ہے....! وہیں پہنچ کر دیکھ لینا....!" فیاض جھنجھلا کر بولا۔

اس کے بعد بقیہ راستہ خاموشی ہی سے طے ہوا تھا.... شاہ آباد پولیس اسٹیشن کے انچارج جس انداز میں فیاض کا استقبال کیا تھا اس میں کسی قدر حیرت بھی شامل تھی۔

"ان تینوں کو بلوایئے....!" فیاض نے اس سے کہا۔

"جی....!" اس کی آنکھیں حیرت سے پھیل گئیں۔

"اس کا کیا مطلب ہے....!" فیاض اسے گھورتا ہوا بولا۔

"جناب عالی.... آپ ہی نے تو بعد میں فرمایا تھا کہ انہیں چھوڑ دو میں تصدیق کر چکا ہوں ی سچ مچ ان کی کار لے بھاگی تھی۔!"

"بکواس مت کرو....!" فیاض دانت پیس کر بولا.... "اس اطلاع کے بعد کہ میں پہنچ رہا ں.... میں نے تمہیں دوبارہ فون نہیں کیا تھا۔!"

"نہیں....!" انچارج کے چہرے پر سراسیمگی کے آثار نظر آئے۔!

عمران اس دوران میں احمقوں کی طرح ایک ایک کا منہ تکتا رہا تھا.... دفعتاً فیاض کو مخاطب کے بولا۔ "تم نے چیونگم منگوا دینے کا وعدہ کیا تھا۔!"

"خاموش رہو....!" فیاض بپھر گیا.... اور عمران نے سہم جانے کی ایکٹنگ کرتے ہوئے سے ہونٹ بھینچ لئے۔!

"ان میں سے کسی نے کسی کو فون تو نہیں کیا تھا....!" فیاض نے انچارج سے پوچھا۔

"نن نہیں جناب عالی....!"

"کیا وہ میری ہی آواز تھی....!"

"اگر میں نے آپ کی آواز پہچانی نہ ہوتی تو مجھ سے ایسی غلطی سرزد نہ ہو سکتی۔! بہر حال میں سندہ ہوں۔!"

"خیر.... خیر.... اچھا.... میرے ساتھ آؤ....!" فیاض اٹھتا ہوا بولا۔ وہ اسے دوسرے

کمرے میں لے گیا تھا۔

عمران نے فیاض کے ماتحت انسپکٹر شکیل کی طرف دیکھا اور شکوہ کرنے کے سے انداز میں بولا۔ "تمہارے صاحب سے مجھے ایسی توقع نہیں تھی۔!"

"کیسی توقع جناب....؟"

"گھر سے وعدہ کر کے چلے تھے کہ شاہ آباد پہنچ کر چیونگم منگوا دوں گا۔!"

"میں اس سلسلے میں کیا عرض کر سکتا ہوں....!"

"کوئی کچھ نہیں کہہ سکتا....!" عمران ٹھنڈی سانس لے کر بولا۔ "صاحب اختیار ٹھہرے۔!"

کچھ دیر بعد فیاض واپس آ گیا.... اس کی آنکھیں غصے سے سرخ ہو رہی تھیں۔!

"چلو اٹھو....!" اس نے عمران سے کہا اور وہ سہمے ہی ہوئے سے انداز میں اٹھ کھڑا ہوا۔

واپسی کے سفر میں فیاض نے خاموشی اختیار کر لی تھی.... عمران بھی کچھ نہ بولا۔ فیاض کبھی کبھی کنکھیوں سے اسے دیکھنے لگتا تھا۔!

شہر میں پہنچ کر اس نے اپنے ماتحت کو ایک جگہ گاڑی سے اتار دیا۔!

"تم مجھے وہاں کیوں لے گئے تھے....!" عمران نے طویل سانس لے کر سوال کیا۔!

"تم اچھی طرح جانتے ہو....!" فیاض غرایا۔

"اچھا اب براہِ کرم آدمیوں کی طرح گفتگو کرو.... ورنہ میں چلتی گاڑی سے چھلانگ لگا دوں گا۔!" عمران نے کہا۔

"اگر تم نہیں جانتے تو پھر وہ کون تھا جس نے میری آواز میں اسٹیشن انچارج کو غلط مشورہ دیا۔!"

"تمہارا ہی ریکارڈ کہیں سے بج گیا ہو گا۔!"

"تم جھوٹے ہو.... ان میں سے کسی نے یقیناً تمہیں اطلاع دی ہو گی.... انچارج بھی جھوٹ بول رہا ہے اس نے انہیں فون استعمال کرنے کی اجازت دے دی ہو گی۔!"

"ان میں سے کسی کا نام بھی لو پیارے.... پہیلیاں نہ بجھواؤ....!"

"جوزف.... ظفر الملک اور اس کا ملازم جمن....!"

"اس کے منہ پر جمن نہ کہہ دینا بُرا مان جائے گا.... جیمسن کہلاتا ہے.... ہاں تو خیر.... قصہ کیا ہے؟"

"یہ تینوں ایک الزام کے تحت گرفتار کئے گئے تھے... اور انچارج نے مجھے اطلاع دی تھی۔"

"بھلا تمہیں کیوں اطلاع دی تھی اپنے حلقے کے ڈی ایس پی یا ایس پی کو اطلاع دینی چاہئے تھی۔!"

"تمہیں اس سے کیا سروکار....!"

"کس الزام کے تحت انہیں گرفتار کیا گیا تھا....؟"

"یہ میں نہیں بتاؤں گا۔!"

"تو اب تم میرے دوستوں کے پیچھے پڑ گئے ہو.... گاڑی روکو.... میں یہیں اتروں گا۔!"

"تم میرے ساتھ دفتر چل رہے ہو....؟"

"وہاں منگوا دو گے چیونگم....؟"

"تمہیں اعتراف کرنا پڑے گا کہ ان میں سے کسی نے تم سے فون پر رابطہ قائم کیا ہو گا۔!"

"فون پر رابطہ.... شش.... میرے اور جوزف کے درمیان ٹیلی پیتھی چلتی ہے۔!"

"عمران سنجیدگی سے گفتگو کرو.... ورنہ بڑے خسارے میں رہو گے۔!"

"نیوز پرنٹ پر کنٹرول ہو جانے کی بنا پر ویسے ہی خسارے میں چل رہا ہوں تم کون سا بڑا تیر مارو گے....؟"

"اچھی بات ہے اتر جاؤ گاڑی سے.... اب ان تینوں کے حلئے مشتہر کراؤں گا مجھ سے بچ کر کہاں جائیں گے۔!"

"تم سے بچ کر تو میں بھی کہیں نہیں جا سکتا.... وہ بیچارے کیا مال ہیں۔!"

"بہتری اسی میں ہے کہ اعتراف کر لو....!"

"کیپٹن فیاض.... میں پھر بے حد نرمی سے پوچھتا ہوں کہ اصل واقعہ کیا ہے۔!"

"دفتر چل کر بتاؤں گا۔!"

"اچھی بات ہے.... اگر تم یہی سمجھتے ہو کہ وہاں پہنچ کر زیادہ با اختیار ہو جاؤ گے تو یہ تمہارا اپنا انداز فکر ہے۔!"

فیاض کچھ نہ بولا۔! بالآخر وہ دفتر میں پہنچ گئے.... فیاض نے بیٹھتے ہی میز کی دراز سے ایک تصویر نکال کر عمران کے سامنے ڈال دی۔

"اسے پہچانتے ہو....؟"

"کوئی یوروپین لڑکی ہے....!" عمران نے احمقانہ انداز میں کہا۔

"اس کا ظفر الملک سے کیا تعلق ہے....!"

"یہ لڑکی ہے اور وہ لڑکا ہے....!"

"عمران....! سنجیدگی سے....!" فیاض نے آنکھیں نکالیں۔!

"تم گھاس تو نہیں کھا گئے....!اگر کوئی تعلق بھی ہوگا تو مجھے اس کا علم کیونکر ہو سکتا ہے۔!

"خیر.... خیر.... بہتری اسی میں ہے کہ ان تینوں کو فوراً حاضر کرو....!"

"اگر یہ بات ہے کیپٹن فیاض تو اسے نوٹ کرو.... تین گھنٹے کے اندر اندر ان تینوں کا سرا مجھے ملنا چاہئے۔!"

"کیا مطلب....!"

"اگر وہ تین گھنٹے کے اندر اندر مجھے نہ ملے تو تمہارے محکمے کو الٹ پلٹ کر رکھ دوں گا۔!"

"دھمکی دے رہے ہو....!"

"محض دھمکی نہیں....اس پر عمل بھی کروں گا۔!" عمران اٹھتا ہوا بولا۔

"بیٹھو.... بیٹھو.... یقین آ گیا کہ تم لاعلم ہو....!" فیاض کے ہونٹوں پر جھینپی ہوئی مسکراہٹ نظر آئی۔

"میرے پاس وقت نہیں ہے....!" عمران دروازے کی طرف بڑھتا ہوا بولا۔!

"تمہیں بعد میں افسوس ہوگا اگر تم نے میری بات نہ سنی....اب مجھے یقین آ گیا ہے کہ تینوں کسی سازش کا شکار ہوئے ہیں۔!"

عمران واپس آ کر بیٹھ گیا۔

"یہ لڑکی ظفر الملک کی گاڑی میں دیکھی گئی تھی اور پھر وہ گاڑی اس جگہ کھڑی دیکھی گ جہاں سے کپڑا بازار کے لئے اونٹ ملتے ہیں.... صرف جوزف گاڑی میں موجود تھا.... ظفر او جمن کپڑا بازار میں تھے....واپسی پر وہ بھی پکڑ لئے گئے۔!"

"سوال تو یہ ہے کہ پکڑے کیوں گئے۔!"

"ہمیں عرصہ سے اس لڑکی کی تلاش ہے۔!"

"کس بناء پر.....!"

"تفصیل نہیں بتائی جاسکتی۔!"

"ان تینوں نے اس سلسلے میں کیا بیان دیا تھا۔!"

"لڑکی اپنی گاڑی چھوڑ کر ان کی گاڑی لے بھاگی تھی۔!"

"اور تمہیں اس پر یقین نہیں ہے.....!"

"جب تک کہ اپنے طور پر ان سے سوالات نہ کرلوں مطمئن نہیں ہوسکتا۔!"

"اور شاہ آباد کے اسٹیشن انچارج نے تمہارے حکم کی تعمیل کرتے ہوئے انہیں چھوڑ بھی دیا۔!"

"میں نے ایسا کوئی حکم نہیں دیا تھا.....!"

"اور میں بھی اتنا گدھا نہیں ہوں کہ ایسے موقع پر تمہارا بہروپ بھر کر متعلقہ لوگوں کی گردنیں پھنسوادوں۔!"

"میرا یہی خیال تھا کہ تم نے میری آواز بنا کر اسٹیشن انچارج کو دھوکہ دیا ہوگا۔!"

"میں اول درجے کا بیوقوف ہوں مجھ سے ایسی عقل مندی سرزد نہیں ہوسکتی۔!"

ظفر کو حیرت تھی کہ یک بیک انہیں رہائی کیونکر مل گئی.... پکڑے گئے تھے اس الزام پر کہ گاڑی کسی لڑکی کے پاس دیکھی گئی تھی.... لیکن یہ نہیں معلوم ہو سکا کہ لڑکی کا کیا قصور تھا۔!

پولیس اسٹیشن سے نکل کر سیدھے شہر کی جانب بھاگے۔!

"یہ سب کیا تھا مسٹر.....!" جوزف نے ظفر سے سوال کیا۔!

"تم نے اس لڑکی سے کیا معلوم کیا تھا.....؟"

"وہ تو کہہ رہی تھی کہ مجبوراً اس سے وہ غلط حرکت سرزد ہوئی تھی۔!"

"کیا مجبوری تھی.....؟"

"کچھ لڑکے اس کا پرس چھین بھاگے تھے.... ان کا تعاقب کرنا چاہتی تھی۔!"

"پھر کیا ہوا.....؟"

"ان سے پرس واپس لینے میں کامیاب نہیں ہوئی تھی.... گاڑی واپس کر گئی.....!"

"خود اس کے بارے میں تم نے کیا معلوم کیا تھا.....؟"

"کچھ بھی نہیں.... لیکن جب اس کے چلے جانے کے بعد پولیس پہنچی تو میں نے سوچا کہ مجھے اس لڑکی کو روکے رکھنا چاہئے تھا... یقیناً اس نے خود ہی کوئی غیر قانونی حرکت کی ہوگی.... تبھی تو پولیس کو اس کی تلاش تھی۔!"

"تم اس وقت عقل مندی کی باتیں کر رہے ہو....!" جیمسن بولا۔

"لیکن ہمیں یک بیک رہائی کیسے نصیب ہوگئی....!" ظفر بڑبڑایا۔

"باس کو معلوم ہو گیا ہوگا۔!"

جیمسن ہنس پڑا، ہنسنے کا انداز جوزف کو پسند نہ آیا... اس نے کہا۔ "کیا تم میرے باس کا مضحکہ اڑانا چاہتے ہو۔!"

"نہیں.... نہیں.... جھگڑا نہیں۔!" ظفر نے دخل اندازی کی اور بات آگے نہ بڑھ سکی۔!

اچانک اگلے موڑ پر ظفر کو پورے بریک لگانے پڑے تھے۔!

اگر ایسا نہ کرتا تو ایک بڑا حادثہ رونما ہوتا.... بائیں جانب سے آنے والی گاڑی بھی تیز رفتاری سے آئی تھی.... غلطی اس کی تھی، لیکن اسٹیئرنگ کرنے والے نے انہیں گندی گندی گالیاں دیں اور اپنی گاڑی آگے بڑھا لے گیا۔ ظفر نے بھی اسی سمت گاڑی موڑ دی تھی۔!

"کیوں.... کیوں....؟ یور ہائی نس....!"

"اس بے ہودہ کو سبق دوں گا....!" ظفر بولا۔

"کیوں خواہ مخواہ وقت ضائع کرتے ہیں.... شہر چلئے....!"

"نہیں ہرگز نہیں....!" جوزف بولا "سبق دینا ہی چاہئے.... غلطی اسی کی تھی۔!"

"ابھی کہاں سے آرہے ہو....!"

"حوالات سے....!" جوزف نے لاپروائی سے کہا۔

"اس بار جیل جاؤ گے۔!"

"بدتمیز آدمیوں کو ضرور سزا دینی چاہئے....! خواہ کچھ ہو۔!"

ظفر تھوڑے فاصلے سے اگلی گاڑی کا تعاقب کرتا رہا.... گالیاں دینے والا اگر سفید فام غیر ملکی نہ ہوتا تو شاید جوزف کے کان پر جوں بھی نہ رینگتی۔!

"سبق ہی دینا ہے تو ذرا جلدی کیجئے جنابِ عالی....!" جیمسن نے بُرا سا منہ بنا کر کہا۔

"تمہیں کیا پریشانی ہے....؟"

"ٹھیک تین بجے مجھ کو پبلک لائبریری پہنچنا ہے....!"

"پبلک لائبریری اتوار کو بند رہتی ہے۔!"

"پبلک لائبریری کے قریب ایک پان والا رہتا ہے.... جو ایک اچھا داستان گو ہے....! اسے طلسم ہوشربا کی تین جلدیں زبانی یاد ہیں۔!"

"خاموش بیٹھے رہو....!"

"سوال تو یہ ہے کہ آپ کب تک اس کے پیچھے چلتے رہیں گے....؟"

"شٹ اپ....!"

"مسٹر ظفر کا خون گرم ہے....!" جوزف بولا۔ "اور یہ ایک قابل قدر صفت ہے.... خون ٹھنڈا ہو جائے تو آدمی کو خودکشی کر لینی چاہئے۔!"

"مسٹر جوزف تمہیں میرے باس کو ورغلانے سے کیا مل جائے گا۔!"

"تم لکھنے پڑھنے والے آدمی ہو.... ان باتوں کو کیا سمجھو گے.... اگر بیٹا کسی سے شکست کھاتا ہے تو قبر میں باپ کی ہڈیاں کڑکڑاتی ہیں۔!"

ظفر کو عقبی آئینے میں تیسری گاڑی دکھائی دی اور وہ گاڑی پہلی ہی نظر میں پہچان لی گئی.... کیونکہ وہی تو ان کے موجودہ مصائب کا باعث بنی تھی۔!

"جیمسن ذرا پیچھے دیکھنا.... کیا لڑکی ہی ہے اس گاڑی میں۔!" ظفر بولا۔

جیمسن مڑا اور بے ساختہ ہنس پڑا۔

"ہے نا....؟"

"ٹھہرو بتاتا ہوں....!" ظفر نے اپنی گاڑی کی رفتار کم کر کے پچھلی گاڑی کو آگے نکل جانے کا راستہ دیا اور وہ فراٹے بھرتی ہوئی آگے نکل گئی۔!

"کیا مطلب....؟" جیمسن بڑبڑایا۔

"کوئی بڑا کھیل معلوم ہوتا ہے۔!"

لڑکی کی گاڑی اگلی گاڑی سے بھی آگے نکل کر ترچھی ہوئی تھی اور دونوں کے بریک چرچرائے تھے۔

جتنی دیر میں ظفر کی گاڑی قریب پہنچتی مرد اپنی گاڑی سے اتر کر لڑکی کے پاس پہنچ چکا تھا.... اس نے اس کے بال پکڑے اور گاڑی سے باہر کھینچ لیا.... لڑکی اس سے لپٹ پڑی۔

ظفر نے اپنی گاڑی سے چھلانگ لگائی اور مرد کا کالر پکڑ کر جھٹکا دیا۔

وہ لڑکی کو چھوڑ کر پلٹ پڑا.... لیکن اتنی دیر میں ظفر کا گھونسہ اس کے جبڑے پر پڑ چکا تھا۔

وہ دوسری طرف الٹ گیا.... لڑکی پھر اپنی گاڑی میں بیٹھ کر رفوچکر ہو گئی۔!

"ٹھہرو....!" ظفر ہاتھ اٹھا کر چیخا تھا.... لیکن کون سنتا ہے۔!

اتنے میں اس نے جوزف کی آواز سنی.... "ارے.... ارے.... یہ تو مر گیا....؟"

"کیا....؟" ظفر بوکھلا کر گرے ہوئے غیر ملکی کی طرف جھپٹا۔!

وہ سڑک پر لمبا لمبا لیٹا ہوا تھا....!

"اوہ.... واقعی....! ظفر سیدھا کھڑا ہوتا ہوا بولا۔ "بھاگو....!"

پھر وہ اپنی گاڑی میں بیٹھے تھے اور بڑی سراسیمگی کے عالم میں شہر کی طرف روانہ ہو گئے تھے۔!

عمران کمرے میں ٹہل ٹہل کر ظفر کی کہانی سن رہا تھا اس کے خاموش ہوتے ہی بولا۔

"تم کیپٹن فیاض کو صرف اسی حد تک بتاؤ گے کہ رہائی کے بعد سیدھے شہر آئے تھے۔!"

"اور وہ بے چارہ، جو ایک ہی گھونسے میں مر گیا....!" جیمسن بول پڑا۔

"کیا تم اس کے ساتھ دفن ہونا پسند کرو گے....؟"

اس سوال پر جیمسن بغلیں جھانکنے لگا۔!

"تم اپنی زبان قطعی بند رکھو گے.... ظفر کے بیان سے تجاوز نہیں کرو گے۔!" عمران اسے گھورتا ہوا بولا۔ پھر جوزف کی طرف مڑا۔!

"میں سمجھتا ہوں باس....!" جوزف بھرائی ہوئی آواز میں بولا۔

"اب تم اپنے کمرے میں جاؤ....!"

جوزف اٹھا اور وہاں سے چلا گیا۔!

"تم ہپی مراد سے کیوں ملنا چاہتے تھے....!" عمران نے ظفر سے سوال کیا۔

"بس یونہی.... میں نے سنا تھا کہ وہ صرف عورتوں کے مجمعے میں تقریریں کرتا ہے۔!"

"اس کے بارے میں کیا جانتے ہو....؟"

"کچھ بھی نہیں....!"

"لڑکی کا حلیہ بیان کرو....!"

ظفر کوشش کرنے لگا کہ یاد دواشت کے ہر گوشے کو کرید کر وضاحت کے ساتھ لڑکی کی تصویر پیش کر سکے۔

اس کے خاموش ہونے پر عمران نے جیب سے ایک تصویر نکالی اور ظفر کی طرف بڑھا دی۔

"بالکل....!" ظفر اچھل پڑا.... "سو فیصد یہی تھی۔!"

عمران نے تصویر اس سے لے کر جیب میں رکھ لی.... ظفر متحیرانہ انداز میں اسے دیکھے جا رہا تھا۔

"میں فی الحال اس لڑکی کے بارے میں کچھ نہیں جانتا....!" عمران آہستہ سے بولا اور اٹھ کر فون پر کسی کے نمبر ڈائل کرنے لگا۔

"ہیلو.... فیاض.... میں بول رہا ہوں.... وہ تینوں میرے پاس پہنچ گئے ہیں تمہارے پاس بھیج دوں.... یا تم خود آ رہے ہو.... اچھا.... ٹھیک ہے۔!"

ریسیور رکھ کر ظفر کی طرف مڑا۔ "وہ خود ہی آ رہا ہے....!"

ظفر آرام کرسی کی پشت گاہ سے ٹک گیا.... جیمسن بُرا سا منہ بنائے بیٹھا تھا۔

بیس منٹ بعد فیاض وہاں پہنچ گیا.... تینوں کے تحریری بیان لینے کے بعد اس نے ظفر سے کہا "میرا خیال ہے کہ تم غیر شادی شدہ ہو.... اور کپڑا بازار میں صرف عورتوں کے ملبوسات کے لئے کپڑا ہوتا ہے۔!"

"مجھے اس کا علم نہیں تھا....!"

"تو خریدا نہیں....؟"

"ظاہر ہے کہ میں غیر شادی شدہ ہوں....!"

"کیا تم بتا سکو گے کہ شاہ آباد کے انچارج نے کیا کہہ کر تمہیں رہا کیا تھا....!"

"شاید اس نے کہا تھا تصدیق ہو گئی ہے کہ آپ لوگ بے قصور ہیں....!"

"تم نے پوچھا ہوگا کہ کس طرح تصدیق ہوئی ہے۔!"

"جی نہیں.... غیر ضروری باتوں سے احتراز کرتا ہوں۔!"

"تمہارا ذریعہ معاش کیا ہے....؟"

"آپ اچھی طرح جانتے ہیں۔!"

"نہیں.... میں نہیں جانتا۔!"

"نواب زادوں کا ذریعہ معاش پوچھا جارہا ہے...!" جیمسن بڑبڑا کر چھت کی طرف دیکھنے لگا۔

فیاض اس کی طرف مڑا ہی تھا کہ عمران بول پڑا.... "چچا کی دولت سلامت رہے۔!"

"مجھے علم ہے کہ چچا نے ان سے سارے تعلقات منقطع کر لئے ہیں....!"

"وظیفہ بند نہیں کیا....!"

"خیر.... بہر حال....!" فیاض عمران کی طرف ہاتھ اٹھا کر بولا۔ "بات یہیں ختم نہیں ہو جاتی.... تم جانتے ہو کہ تمہیں کس قسم کی جواب دہی کرنی ہے....؟"

"تم بڑے خوش قسمت ہو سوپر فیاض!" عمران مسکرا کر بولا۔ "اس لئے شام کی چائے تمہارے ساتھ پیئوں گا۔!"

"ضرور....!" فیاض کا لہجہ تلخ تھا....!

ٹھیک اسی وقت فون کی گھنٹی بجی.... عمران نے ریسیور اٹھا کر کال ریسیو کی اور پھر فیاض سے بولا۔ "تمہاری ہے....!"

اس دوران میں اس نے ظفر اور جیمسن کو چلے جانے کا اشارہ کیا تھا.... اور انہوں نے خاموشی سے تعمیل کی تھی۔!

فیاض ریسیور رکھ کر عمران کی طرف مڑا.... اس کی آنکھوں میں جھنجھلاہٹ کے آثار تھے۔

"خیریت....!" عمران اسے ٹٹولنے والی نظروں سے دیکھتا ہوا بولا۔!

"اب تم میرے ساتھ چائے نہ پی سکو گے....!" فیاض نے خشک لہجے میں کہا۔ "مجھے پھر شاہ آباد جانا ہے۔!"

"تمہاری مرضی....!"

"چاہو تو تم بھی چل سکتے ہو....!"

"کوئی خاص بات....!"

"لاش.... کسی غیر ملکی کی لاش سڑک پر پڑی ملی ہے۔!"

"بہت دنوں سے کوئی لاش نہیں دیکھی.... ضرور چلوں گا....!" عمران خوش ہو کر بولا۔

"تم نے انہیں یک بیک رہائی کی وجہ تو نہیں بتائی....!" فیاض نے عمران کو گھور کر پوچھا۔

"بچوں کی سی باتیں نہ کرو.... اب اتنا احمق بھی نہیں ہوں....!"

دونوں باہر آئے.... اس بار پھر فیاض ہی کی گاڑی میں سفر شروع ہوا۔ لیکن اب کوئی تیسرا موجود نہیں تھا جس کی وجہ سے وہ کھل کر گفتگو نہ کر سکتے۔

"کیا اب تم اس لڑکی کے بارے میں کچھ بتانا پسند کرو گے....!" عمران نے کہا۔

"ایک سفارت خانے سے تعلق رکھتی تھی اس کے کچھ اہم کاغذات چرا کر روپوش ہو گئی ہے۔!"

"لیکن کیپٹن فیاض.... تم ذاتی طور پر کیسے ملوث ہوئے....!"

"کیا مطلب....!" فیاض کا لہجہ بدل گیا۔

"ظفر وغیرہ کی رہائی کے لئے تم ہی تو استعمال کئے گئے تھے۔!"

"اگر وہ تم نہیں تھے تو یقیناً میرے لئے یہ کسی بڑے خطرے کا پیش خیمہ ہے۔ دوسرا پوائنٹ اگر یہ تینوں اس لڑکی کے لئے اجنبی تھے تو انہیں اس طرح رہائی دلانے کا کیا مقصد ہو سکتا ہے۔!"

"ہاں.... آں.... میں زیادہ تر اسی پر غور کرتا ہوں....!" عمران پر تفکر لہجے میں بولا۔

"تو وہ تم نہیں تھے....!"

"یار فیاض تم اچھی طرح جانتے ہو کہ میں کبھی قانون کو ہاتھ میں لینے کی کوشش نہیں کرتا اور پھر اس طرح میں خود ہی ان تینوں کی گردنیں کیوں پھنسانے لگا.... کیا تم اسی بناء پر ان کے خلاف سخت ترین کارروائی نہیں کر سکتے۔!"

فیاض کچھ نہ بولا.... گاڑی تیز رفتاری سے راستہ طے کرتی رہی۔

عمران نے تھوڑی دیر بعد پوچھا.... "لڑکی کا نام کیا ہے....؟"

"ریناولیمز....!"

"اچھا خاصا ہے....!"

"کیا تم نے یہ نام پہلے بھی کبھی سنا ہے....؟"

"نہیں....!" مختصر سا جواب تھا.... عمران کی پیشانی پر سلوٹیں ابھر آئیں۔ ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے حافظے پر زور دینے کی کوشش کر رہا ہو۔

شاہ آباد پولیس اسٹیشن سے پہلے والے چوراہے پر ایک اسسٹنٹ سب انسپکٹر کھڑا نظر آیا.... اسے عمران پولیس اسٹیشن پر بھی دیکھ چکا تھا.... فیاض نے اس کے قریب ہی گاڑی روک دی۔

اس نے بائیں جانب ہاتھ اٹھا کر کہا۔ "لاش سڑک پر پڑی ہوئی ہے... آپ کا انتظار تھا۔!"

"بیٹھ جاؤ....!" فیاض نے پچھلی سیٹ کی طرف اشارہ کر کے کہا۔!

بائیں جانب گاڑی موڑ کر ایک یا ڈیڑھ میل سے زیادہ چلنا نہیں پڑا تھا۔!

لاش سڑک پر پڑی دکھائی دی.... اس کے آس پاس مسلح کانسٹیبل بھی کھڑے نظر آئے۔

فیاض گاڑی روک کر نیچے اترا.... اور جیسے ہی لاش کے قریب پہنچا.... عمران نے اس کے چہرے پر سراسیمگی کے آثار دیکھے۔

"کیوں....؟ کیا تم اسے پہچانتے ہو....!" عمران نے آہستہ سے پوچھا۔

"ہاں.... یہ اسی سفارت خانے کا فوجی اتاشی ہے۔!"

"اوہو....!"

تھوڑے فاصلے پر سفید رنگ کی ایک اوپل کیپٹان کھڑی تھی۔

عمران آگے بڑھ کر گاڑی کا جائزہ لینے لگا جس کا اسٹیئرنگ کی جانب والا دروازہ کھلا ہوا تھا۔

فیاض نے شاہ آباد کے اسٹیشن انچارج کو کچھ ہدایات دیں اور خود بھی عمران کے پاس آ کھڑا ہوا۔

"کیا دیکھا....؟" عمران نے اس کی طرف دیکھے بغیر سوال کیا۔!

"بظاہر.... موت کی وجہ اتفاقیہ بھی ہو سکتی ہے۔!"

"کیوں....؟"

"کہیں زخم یا کسی قسم کی چوٹ کے آثار نہیں پائے جاتے۔!"

"اگر یہ گاڑی اسی کی ہے تو....!" عمران کچھ کہتے کہتے رک گیا۔

"کنجی اگنیشن میں موجود ہے.... لچھے میں کچھ اور کنجیاں بھی نظر آ رہی ہیں....! ڈیش بورڈ کے کسی خانے میں گاڑی کی کتاب تلاش کرو... اس کی بھی تصدیق ہو جائے گی۔!" فیاض نے کہا۔

عمران نے کنجی اگنیشن سے نکال کر ایک خانہ کھولا.... گاڑی کی کتاب موجود تھی.... فیاض

اس کی ورق گردانی کرنے لگااور بولا۔"گاڑی اسی کی ہے۔!"

"تو پھر یہ دیکھو کہ یہ بیچ سڑک پر کھڑی ہے اور اسٹیئرنگ کے قریب والا دروازہ بھی کھلا ہوا ہے اگر وہ معمولی حالات میں کسی ضرورت کے تحت گاڑی سے اترا ہوتا تو گاڑی سڑک کے کنارے کھڑی ہوتی۔!"

"ہوں....اوں....!" فیاض کسی گہری سوچ میں تھا۔

"آہا....!" دفعتاً عمران آگے بڑھا اور بائیں جانب سڑک سے نیچے اتر کر کچے میں کچھ دیکھنے کے لئے جھک پڑا۔ پھر مڑ کر فیاض کو قریب آنے کا اشارہ کرتا ہوا نیم دائرے کی شکل میں پیچھے ہٹنے لگا.... نظر زمین ہی پر تھی۔!

"یہ دیکھو.... یہاں کسی اور گاڑی کو سڑک سے نیچے اتار کر اس کا رخ موڑا گیا ہے۔!"

"ہو سکتا ہے.... یہی گاڑی ہو.... کسی دوسری کی بات کیوں کر رہے ہو....!" فیاض بولا۔

"اس گاڑی کے ٹائروں کے نشانات اس سے مختلف ہوں گے.... یقین نہ ہو تو پھر اس کے ٹائر دیکھ آؤ۔!"

فیاض گاڑی کی طرف بڑھا.... اس کے ٹائروں کو بغور دیکھتا رہا پھر عمران کے پاس واپس آکر بولا۔"تم ٹھیک کہتے ہو۔!"

"اور نشانات کی پوزیشن بتاتی ہے کہ گاڑی ادھر گئی ہوگی....!" عمران نے بائیں جانب ہاتھ اٹھا کر کہا۔!

"تو پھر....! یہ معلوم کر لینے کے بعد بھی ہم فوری طور پر کیا کر سکیں گے....؟"

"اگر میری گاڑی بھی اس وقت موجود ہوتی تو میں ادھر ضرور جاتا۔!"

"چلو دیکھتے ہیں....!"

"یہاں تمہاری موجودگی ضروری تو نہیں....!"

"میں نے انہیں لاش اٹھوا دینے کی اجازت دے دی ہے اور کہہ دیا ہے کہ سفارت خانے کو فون کر دیں۔!"

"اس سلسلے میں یہ بھی ضروری ہے کہ یہ اطلاع ذرا محتاط انداز میں دی جائے۔!"

"میں نہیں سمجھا....!"

"سفارت خانے کو یہ نہ بتایا جائے کہ لاش شناخت کرلی گئی ہے.... بلکہ گاڑی کی کتاب کے حوالے سے بات کی جائے.... تم کیوں خواہ مخواہ جان پہچان اپنے سر لیتے ہو۔!"

"تم ٹھیک کہتے ہو.... اگر میں اسے شناخت کرچکا ہوں تو سفارت خانے کے کسی آدمی کے پہنچنے تک مجھے یہیں رکنا پڑے گا۔!"

"تعلیم کی ابتداء بغدادی قاعدے سے کی ہوتی تو اتنی سوجھ بوجھ ضرور رکھتے چلو جاؤ اسٹیشن انچارج کو اچھی طرح سمجھا آؤ کہ اسے کیا کرنا ہے۔!"

فیاض نے اس وقت بڑی سعادت مندی سے تعمیل کی تھی....! واپسی پر اپنی گاڑی اسی طرف لیتا آیا اور وہ دونوں نامعلوم گاڑی کی متوقع سمت چل پڑے۔!

"میرا ذہن ابھی تک اسی میں الجھا ہوا ہے....!" فیاض کچھ دیر بعد بولا۔

"کس میں....!"

"تمہارے تینوں آدمیوں کی رہائی.... آخر اس قسم کی ہدایت دینے والا کون تھا اور اسے ان سے کیا ہمدردی ہوسکتی تھی۔ رہا ہوتے یا جہنم میں جاتے.... سنو....! تم ذرا ظفرالملک کو ٹٹولنے کی کوشش کرنا....!"

"مجھے اس پر اعتماد ہے.... سوپر فیاض....!"

"مالی پریشانیوں میں مبتلا ہونے کے بعد اچھے اچھے بھی اپنے راستے سے ہٹ جاتے ہیں۔!"

"خیر میں دیکھوں گا....!" عمران نے پر تفکر لہجے میں کہا۔

فیاض کے ہونٹ سختی سے بھنچے ہوئے تھے اور آنکھیں ونڈ اسکرین پر تھیں۔ ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے وہ اپنی زبان روکنے کی کوشش کررہا ہو.... عمران اسے کنکھیوں سے دیکھے جارہا تھا۔ کبھی کبھی وہ مڑ کر کھڑکی سے باہر بھی دیکھنے لگتا۔ دفعتاً بولا.... "روکو.... روکو....!"

فیاض نے پورے بریک لگائے اور عمران گاڑی سے اتر کر پیچھے کی طرف دوڑتا چلا گیا.... پھر ایک جگہ رک کر دائیں جانب سڑک کے نیچے اتر گیا کچھ دور تک خمیدہ ہوکر چلتے رہنے کے بعد فیاض کی طرف مڑا۔

"گاڑی ادھر لاؤ....!" اس نے ہاتھ ہلا کر اونچی آواز میں کہا۔!

اس جگہ بھی عمران نے اسے اسی گاڑی کے پہیوں کے نشانات دکھائے زمین کسی قدر نرم اور

ریتلی تھی اس لئے نشانات بہت واضح تھے اور ان کا سلسلہ دور تک پھیلا نظر آرہا تھا۔!

ان کی گاڑی انہیں نشانات پر آگے بڑھنے لگی۔

"ہوں.... تو یہ گاڑی....!" فیاض کچھ کہتے کہتے رک گیا۔!

رات کے گیارہ بجے تھے.... ظفر تھوڑی ہی دیر پہلے سویا تھا.... اچانک کسی آواز پر آنکھ کھل گئی کوئی دروازہ پیٹ رہا تھا۔

فلیٹ میں جیمسن کے علاوہ اور کون تھا.... ظفر جھلا کر اٹھ بیٹھا۔ اس کے بعد مار بیٹھنے ہی کے سے انداز میں اس نے دروازہ کھولا تھا۔

"کیا ہے....؟" اس نے مؤدب کھڑے ہوئے جیمسن سے پوچھا۔

"بقراط صاحب تشریف لائے ہیں....!" اس نے بڑے ادب سے کہا۔

"کیا بکواس ہے....!"

"ڈرائنگ روم میں تشریف رکھتے ہیں۔!"

وہ سلیپنگ گاؤن پہن کر ڈرائنگ روم میں آیا اور عمران پر نظر پڑتے ہی اسے بیساختہ ہنسی آگئی۔

"اوہو.... کیا میں بہت زیادہ احمق لگ رہا ہوں....!" اس نے سعادت مندانہ انداز میں پوچھا۔

"یہ بات نہیں.... کم بخت نے کہا تھا بقراط صاحب تشریف لائے ہیں۔!"

"رتبہ شناس ہے.... خیر ہاں.... میں تمہیں یہ بتانے آیا ہوں کہ وہ آدمی تمہارے گھونسے سے نہیں مرا تھا۔!"

"پھر....؟"

"زہر.... جو خارجی ذرائع سے دوران خون میں شامل ہوا تھا۔!"

"زہریلی سوئی....!"

"ممکن ہے..!" عمران اسے دیکھتا ہوا بولا... "اور جلدی سے کپڑے پہن لو... کافی پلاؤں گا..!"

ظفر نے مزید استفسار کرنا مناسب نہ سمجھ کر جلدی جلدی لباس تبدیل کیا تھا۔!

عمران کی گاڑی سڑک پر موجود تھی.... دونوں کسی نامعلوم منزل کی طرف روانہ ہوگئے۔

"تم نے لڑکی کی گاڑی کا میک فیاٹ الیون ہنڈرڈ ہی بتایا تھا نا....!"

"جی ہاں....!"

"گاڑی مل گئی ہے... تمہیں اسکی شناخت کرنی ہے... نمبر تم نے پہلے بھی نہیں بتائے تھے۔!"

"کہاں ہے....؟"

"بہت دور.... سمندر کے کنارے.... ڈائمنڈ بیچ کے قریب....!"

"اوہو....!"

"گاڑی سمندر سے نکالی گئی ہے......!"

"لل...... لیکن پتہ کیسے چلا......؟"

"ٹائروں کے نشانات کے ذریعے...... جو ایک اونچے ٹیلے تک چلے گئے تھے۔ وہیں سے گاڑی سمندر میں گری۔"

"لڑکی کی لاش....؟"

"مجھے خوشی ہے کہ لڑکی کی لاش نہیں ملی....!" عمران نے سچ مچ خوشی ظاہر کرتے ہوئے کہا۔ "تصویر میں اتنی دلکش لگی ہے کہ اسے زندہ دیکھنے کی آرزو میں مرا جارہا ہوں۔!"

"آپ....!"

"کیوں....؟ کیا مجھ میں آدمی بننے کی صلاحیت نہیں ہے۔!"

"جیمسن کا یہی خیال ہے.... آج جوزف سے کہہ رہا تھا کہ تمہارے باس کی صحبت میں میرا باس بالکل مردہ ہو کر رہ گیا ہے.... اب لڑکیوں کو دیکھ کر سیٹی نہیں بجاتا۔!"

"نہیں بجاتے....!" عمران نے حیرت سے پوچھا۔

"نن.... نہیں....!"

"نالائق ہوتے جارہے ہو.... حوّا کی بیٹی ہوّا تو نہیں ہے۔!"

"ماحول کی بات ہوتی ہے.... یہاں اسے غنڈہ پن سمجھا جاتا ہے۔!"

"اور وہاں....!"

"جس کے لئے سیٹی بجائی جاتی ہے صرف وہی متوجہ ہوتی ہے۔!"

"یہاں یہ دشواری ہے....!" عمران مردہ سی آواز میں بولا۔"سب کی سب متوجہ ہو جائیں گی اور تم بوکھلا کر بھاگ کھڑے ہو گے.... خیر تو ہاں مین پوچھ رہا تھا وہ شخص کون تھا جس نے اس سے تمہارا تعارف کرایا تھا....؟"

"کمال کر دیا آپ نے.... کیا اب تک مجھے جھوٹا سمجھتے رہے ہیں....!"

"کبھی کسی ایسے آدمی سے ملے ہو.... جس کی آواز کیپٹن فیاض کی آواز سے مشابہ ہو۔!"

"یہ اس سے بھی زیادہ چونکا دینے والا سوال ہے۔!"

"لہٰذا چونکے بغیر ذہن پر زور دو شاید یاد آجائے۔!"

"میرے ملنے جلنے والوں میں کوئی ایسا نہیں ہے۔!"

"کسی بیرونی سفارت خانوں میں ہیں....!"

"بہتیرے سفارت خانوں میں ہیں....!"

"انہی دوستوں کو ذہن میں رکھ کر سوچو....!"

"اس کا جواب غور طلب ہے.... فوراً نہیں دیا جاسکتا۔!"

"اچھا دیکھنا....!"

گاڑی تاریکی کا سینہ چیرتی تیز رفتاری سے ڈائمنڈ بیچ کی طرف چلی جا رہی تھی۔

"ہپی مراد میں آخر تم کیا دیکھنا چاہتے ہو....!" عمران نے کچھ دیر بعد پوچھا۔

"یہی کہ وہ سماج سدھار کے پیچھے کیوں پڑ گیا ہے.... ہپیوں کو اس سے کیا سروکار.... زندگی سے مایوس ہو کر ہی تو ہپی بن جاتے ہیں۔!"

"وہ ایک ہیڈ کانسٹیبل کا لڑکا ہے جسے رشوت ستانی کے الزام میں سزا ہو گئی تھی۔!"

"اوہو....!"

"اس کا خیال ہے کہ اگر اس کی ماں دولت سمیٹنے کی خواہش مند نہ ہوتی تو اس کا باپ کبھی اس مال کو نہ پہنچتا۔!"

دفعتاً ظفر چونک پڑا.... عمران نے بھی اسے محسوس کیا۔ کچھ پوچھنے ہی والا تھا کہ ظفر بولا۔ کیا آپ اس سے کبھی ملے ہیں۔!"

"نہیں میں نے اس کے بارے میں سنا تھا۔!"

"اس کی آواز کیپٹن فیاض کی آواز سے مشابہ ہے۔!"

"ہوں.... لیکن کیا اس کا امکان ہے کہ وہ گدھے پر بیٹھ کر اتنی جلدی کسی ایسی جگہ پہنچ سکے گا جہاں فون موجود ہو....؟"

"ہاں.... یہ بات قابل غور ہے....!"

ڈائمنڈ بیچ پہنچ کر ظفر نے گاڑی کی شناخت کی اور کچھ افسردہ سا نظر آنے لگا۔

تھوڑی دیر بعد بولا۔ "یہ تو خودکشی ٹھہری۔!"

"جب تک لڑکی کی لاش نہ ملے ایسی کوئی رائے قائم نہیں کی جاسکتی۔!"

"پھر یہ گاڑی....!"

"اس ٹیلے پر روکی گئی اور پھر انجن بند کئے بغیر وہیں سے پانی میں دھکیل دی گئی.... انجن کا سوئچ آن تھا لیکن گاڑی گیئر میں نہیں تھی.... اس وقت بھی اسی پوزیشن میں ہے۔!"

"یہ معاملہ ابھی تک میری سمجھ میں نہیں آسکا....!" ظفر بڑبڑایا۔

"کیا سمجھنا چاہتے ہو....؟"

"ہمیں رہائی کیسے ملی تھی....؟"

"یہ تو مجھے بھی نہیں معلوم....!"

"آپ نے یہ کیوں پوچھا تھا کہ میرے کسی شناسا کی آواز کیپٹن فیاض جیسی تو نہیں۔!"

"اب اس وقت واپسی ممکن نہیں....!" عمران اس کی بات اڑا کر بولا۔

"بیچ ہوٹل کے قریب ایک ہٹ میں رات بسر کریں گے۔!"

ظفر اسے کنکھیوں سے دیکھ کر رہ گیا۔!

غیر ملکی سفارت خانے کے فوجی اتاشی کی موت معمہ بنی ہوئی تھی، لیکن کیپٹن فیاض سے زیادہ باخبر ہونے کی بناء پر عمران حالات کا کسی قدر اندازہ لگا سکتا تھا۔!

ریناولیمز دراصل اس فوجی اتاشی کی پرسنل اسسٹنٹ تھی اور کاغذات اسی کی تحویل سے لے بھاگی تھی۔ عمران کو یہ بات فیاض سے معلوم ہوئی اس نے یہ بھی بتایا کہ فوجی اتاشی پاگلوں کی طرح اس کی تلاش میں مارا مارا پھرتا رہا تھا۔

لیکن عمران نے فیاض کو اس سے لاعلم رکھا کہ فوجی اتاشی کی موت کا باعث ریناولیمز ہی بنی تھی۔ ظفر جیمسن اور جوزف کو بھی ہدایت کر دی گئی تھی کہ وہ اس مسئلہ پر کسی کے سامنے بھی زبان نہ کھولیں۔!

ابھی کچھ ہی دیر پہلے عمران نے ظفر اور جیمسن کو رخصت کیا تھا.... پھر خود کہیں جانے کی تیاری کر رہا تھا کہ فیاض آ دھمکا۔!

اس کے چہرے پر جھلاہٹ کے آثار تھے.... چھوٹتے ہی بولا۔"میں ان تینوں کو دوبارہ حراست میں لے رہا ہوں۔!"

عمران کے ہونٹوں پر شرارت آمیز مسکراہٹ نمودار ہوئی۔

اس نے کہا۔"معاملے کی بات کرو.... بیوہ عورتوں کی طرح سر پیٹنے سے فائدہ.... اگر کسی دشواری میں ہو تو مجھے بتاؤ۔!"

"اس سے بڑی اور کیا دشواری ہو گی کہ محض تمہارے خیال سے ان تینوں کو حراست میں نہیں لے سکتا۔!"

"اب ہوئی نا کوئی بات....!بولو.... کیا چاہتے ہو....؟"

"ریناولیمز کی لاش نہیں دستیاب ہو سکی....!"

"کسی بھی عورت کی لاش لاؤ.... میں اس پر ریناولیمز کا میک اپ کر دوں گا۔!"

"میرا مضحکہ نہ اڑاؤ....!"

"آخر تم لاش دستیاب کرنے کے چکر میں کیوں پڑ گئے ہو....؟"

"اس کے بغیر کیس کا فائل بند نہیں ہو سکتا۔!"

"لیکن وہ تو نہیں مری.... میں ثابت کر چکا ہوں کہ صرف گاڑی پانی میں گرائی گئی تھی اور پانی میں گرتے وقت وہ بالکل خالی تھی۔!"

"اس سلسلے میں تمہاری دلیل کسی طرح پریس تک پہنچ گئی ہے.... تم نے آج کا اخبار تو دیکھا ہی ہو گا۔!"

"دیکھا ہے.... لیکن پریس کی معلومات کا ذریعہ میں نہیں ہوں....!"

فیاض اٹھتا ہوا بولا۔"اگر ان تینوں کی خیریت چاہتے ہو تو ریناولیمز کو تلاش کرو صرف تین

دن کی مہلت دے سکتا ہوں۔!"

قبل اس کے کہ عمران کچھ کہتا فیاض نکلا چلا گیا تھا....!

عمران ٹھنڈی سانس لے کر منہ چلانے لگا.... پھر سلیمان کو آواز دی۔!

"جناب....!" سلیمان کمرے میں داخل ہو کر بولا۔ اس کے ہاتھوں میں کفگیر تھا.... شائد ہانڈی بھون رہا تھا....!

"اگر کسی لڑکی کی تلاش ہو تو کیا کرنا چاہئے۔!" عمران نے اسے گھورتے ہوئے پوچھا۔

"تلاش کرنا چاہئے۔!"

"بہت اچھا جواب ہے... شکریہ۔! بعض اوقات سامنے کی بات بھی سمجھ میں نہیں آتی۔!"

"آٹا ختم ہو گیا ہے.... پیسے دلوائیے.... ورنہ دوپہر کو صرف شوربہ پینا پڑے گا۔!"

"میں نے کتنے دنوں سے کھانا نہیں کھایا....؟"

"ایک ہفتے سے....!"

"پھر اتنی جلدی آٹا کیسے ختم ہو گیا۔!"

"میں نے چرا کر پڑوسی کے ہاتھ بیچ دیا تھا....!" سلیمان جھنجھلا کر بولا۔

"کس حساب سے بیچا تھا....!"

"چار آنے سیر....!"

"قوم کا ہمدرد معلوم ہوتا ہے.... جی خوش کر دیا تو نے.... خود کس حساب سے خرید کر لائے گا....؟"

"بارہ آنے سیر....!"

"اچھی بات ہے....! میں تیرا بستر بھی پڑوسی کے گھر بھجوائے دیتا ہوں۔!"

"ہانڈی جل جائے گی.... جلدی سے نکالئے دس روپے۔!"

"سلیمان....!"

"جنابِ عالی....!"

"مجھے تو لیڈر ہونا چاہئے تھا....!"

"پیسے جناب.... میں اس وقت تفریح کے موڈ میں نہیں ہوں۔!"

عمران نے دس دس کے دو نوٹ اس کے حوالے کئے.... لیکن سلیمان ایک نوٹ واپس کرتا ہوا بولا۔ "خیرات نہیں چاہئے۔!"

"ہائیں.... تو اتنا شریف کہاں سے ہو گیا ہے۔!"

"جب سے محترمہ جوزف سے آپ کا نکاح ہوا ہے۔!"

"کیا بکواس ہے۔!"

"اگر آپ کی کوئی بیگم ہوتیں تو بھی میں اتنا زچ نہ ہوتا جتنا وہ روسیاء کر رہا ہے۔!"

"ابے کچھ کہے گا بھی یا جدید ترین شاعری ہی کرتا رہ جائے گا....!"

"میری پلیٹ کی بوٹیوں تک پر نظر رکھتا ہے.... اس کے باس کا دیوالہ نکالے دے رہا ہوں.... اور خود چھ بوتلیں یومیہ....!"

"یہ بات ہے....؟ اچھا میں دیکھوں گا.... باس کی دھجیاں اڑ جائیں، وہ کون ہوتا ہے دخل دینے والا....!"

"آپ بھی وہی کہہ رہے ہیں، جو وہ کہتا ہے۔!"

"اچھا.... بس چلتے پھرتے نظر آؤ۔!"

"ذرا اس سے پوچھ لیجئے گا.... ساری رات بھوں بھوں روتا کیوں رہا تھا۔ چین سے سونے بھی تو نہیں دیتا کم بخت....!"

سلیمان چلا گیا اور عمران نے جوزف کے کمرے کے دروازے پر جا دستک دی۔

اس نے دروازہ کھولتے ہوئے گلوگیر آواز میں اسے سلام کیا۔!

"کیا رات پیٹ میں درد تھا....؟" عمران نے پوچھا۔

"نہیں تو باس....!"

"پھر کیوں روتا رہا تھا....!"

"وہ سفید سوریا خواب میں نظر آئی تھی....!"

"ارے تو اس میں رونے کی کیا بات تھی....!"

"کون کہتا ہے کہ رو رہا تھا.... میں میں تو دعا پڑھ رہا تھا.... تاکہ تم پر کوئی مصیبت نازل نہ ہو اور باس اب مجھے کچھ یاد آتا ہے کہ میں نے شاید اسے کہیں مادام روشی کے ساتھ دیکھا تھا۔!"

"اب یاد آئی ہے یہ بات تین دن بعد....!"

"میرا خیال ہے کہ خواب ہی میں کوئی ایسی چیز بھی نظر آئی جس نے مجھے یاد دلایا....!"

"سچ مچ باکمال آدمی معلوم ہوتا ہے....!"

جوزف نے دانت نکال دیئے۔!

ڈائننگ روم میں واپس آکر اس نے فون پر روشی سے رابطہ قائم کرنے کی کوشش کی۔ پہلے گھر کے نمبر رنگ کئے پھر آفس کے.... وہ آفس میں موجود تھی.... عمران کی آواز سنتے ہی چہکی۔

"جب بھی شدت سے تمہاری ضرورت محسوس ہوتی ہے تم خود ہی متوجہ ہو جاتے ہو۔!"

"کوئی خاص بات....!"

"بے حد خاص....!" روشی نے جواب دیا.... "کیوں نہ ہم ساتھ ہی لنچ کریں۔!"

"ایک گھنٹے بعد لنچ سے زیادہ خاص بات اور کوئی ہو ہی نہیں سکتی۔!"

"ہانگ کانگ کیسا رہے گا۔!"

"وہاں کا چکن سوپ مجھے پسند ہے....!"

"تو پھر ٹھیک ایک بجے....!"

"او کے....!" عمران نے ریسیور رکھ دیا۔

وہ مسلسل اس آواز کے بارے میں سوچے جا رہا تھا جس نے ظفر الملک، جوزف اور جیمسن کو شاہ آباد پولیس اسٹیشن سے رہائی دلائی تھی۔!

اگر وہ لڑکی ہی کا کوئی ساتھی تھا تو اس کا مطلب یہی ہو سکتا تھا کہ لڑکی ٹائر فلیٹ ہو جانے کے بہانے راستے میں ظفر الملک کی ہی منتظر تھی۔!

اگر یہ حقیقت تھی تو ظفر کسی سازش کا شکار ہوا ہے.... جو شائد یہیں تک محدود نہ رہے۔!

ٹھیک ایک بجے وہ ہانگ کانگ ریستوران پہنچ گیا.... جہاں روشی اس کی منتظر تھی۔

"تم نے مجھے کیوں فون کیا تھا....؟" وہ اسے ٹٹولنے والی نظروں سے دیکھتی ہوئی بولی۔

"قصہ ہے ریناولیمز کا....!"

"خداوندا.... کیا تم سچ مچ بھوت ہو....!"

"ایسا بھوت جس کی لنگوٹی ہر جگہ رہ جاتی ہے۔!"

"نہیں بتاؤ.... تمہیں کیونکر معلوم ہوا کہ میں تم سے اسی سلسلے میں ملنا چاہتی ہوں....؟"

"کسی نے کبھی تمہیں اس کے ساتھ دیکھا تھا....!"

"کس نے دیکھا تھا....؟"

"کیا یہ بتانا ضروری ہے....؟"

"نہیں.... لیکن تم اس کے بارے میں مجھ سے کیا معلوم کرنا چاہتے تھے....؟"

"میری بات چھوڑو.... تم اپنے کسی مسئلے کے لئے مجھ سے ملنا چاہتی تھیں۔!"

روشی کچھ کہنے ہی والی تھی کہ ویٹر آگیا.... وہ اسے مطلوبہ اشیاء تحریر کرانے لگی۔!

اس کے چلے جانے پر عمران بولا۔"وقت کم ہے.... اگر تم اس بحث کو چھوڑ کر اپنی دشواری کی طرف آجاؤ تو بہتر ہوگا۔!"

"لمبی کہانی ہے....!"

"اسی لئے تو کہہ رہا ہوں کہ وقت نہ ضائع کرو....!"

"تم نے ایک سفارت خانے کے ملٹری اٹیچی کی موت کے بارے میں سنا ہوگا۔!"

"سنا ہے....!" عمران سر ہلا کر بولا۔!

روشی تھوڑی دیر تک کچھ سوچتی رہی پھر بولی۔"تم کبھی ملٹی فام انٹرپرائز کی زمینوں کی طرف گئے ہو۔!"

"ہاں شاید کبھی گذرا ہوں ادھر سے۔!"

"وہاں مسز گوہن کا بھی ایک فارم ہے... وہ بندروں اور خرگوشوں کی افزائش کرتی ہے۔!"

"خوب....!"

"میرے اس سے اچھے مراسم ہیں....!"

"بندروں کی وجہ سے یا خرگوشوں کی وجہ سے....؟"

"دونوں کی وجہ سے.... بڑھاپے میں بھی یہی کروں گی۔!"

"جوانی میں کس نے منع کیا ہے۔!"

"اب خود موضوع سے ہٹ رہے ہو....!" روشی جھنجھلا گئی۔!

"ہاں تو خیر.... پھر....؟"

"متوفی ملٹری اٹیچی بھی اس کے دوستوں میں سے تھا۔ اسی کے توسط سے میں بھی ان لوگوں سے متعارف ہوئی تھی.... میرا مطلب ہے رینا ولیز اور ملٹری اٹیچی سے.... رینا ولیز کبھی کبھی اسکے ساتھ ہوتی... ہفتے کی آخری راتیں وہ دونوں عموماً مسز گوہن کے فارم ہی میں گذارتے ہیں۔!"

"کیا وہ ایک دوسرے سے وہ کرتے تھے....؟"

"کیا تم اب بھی محبت کو گالی ہی سمجھتے ہو....!"

"عملی گالی....!"

"خیر چھوڑو....!" روشی ٹھنڈی سانس لے کر بولی۔ "تم ہمیشہ گدھے ہی رہو گے۔ میں نہیں جانتی کہ وہ اس معاملے میں مخلص تھے یا نہیں اور مجھے ان سے سروکار بھی کیا.... دونوں جائیں جہنم میں.... میں تو مسز گوہن کے لئے پریشان ہوں۔!"

"ان کا بھی جغرافیہ بتاؤ....!"

"ایک سادہ معصوم عورت ہے.... میں چاہتی ہوں کہ اس پر کوئی آنچ نہ آنے پائے۔!"

"جس نے تمہیں رینا کے ساتھ دیکھا تھا.... میرا خیال ہے کہ وہ اس فارم کی طرف کبھی نہ گیا ہوگا۔!"

"کئی بار ایسا ہوا ہے کہ ہم سب فارم سے اکٹھے آئے ہیں ہو سکتا ہے انہیں مواقع پر کسی نے دیکھا ہو۔!"

"اب مسز گوہن کو کیا تکلیف ہے....؟"

روشی نے کوئی جواب نہیں دیا کیونکہ ویٹر پہلا کورس لے آیا تھا۔!

اس کے چلے جانے پر بولی "وہ بہت زیادہ خائف ہے۔!"

"پولیس کی پوچھ گچھ سے ڈرتی ہے....؟" عمران نے سوال کیا۔

"میرا خیال ہے کہ ایسا نہیں ہے....!"

"ہوں.... تو تم اس کی خوف زدگی کی وجہ جاننا چاہتی ہو....!"

"میں اس کی وجہ بھی جانتی ہوں.... کچھ نامعلوم لوگ اس کی نگرانی کر رہے ہیں لیکن نہ ان کا تعلق مقامی پولیس سے ہے اور نہ اس سفارت خانے سے، میں اس کی تصدیق کر چکی ہوں۔!"

"مقامی لوگ ہیں....؟"

"نہیں.... غیر ملکی....!"

"ریناولیمز سے اب کہاں ملاقات ہو سکے گی....؟"

"کیا تم نے اخبارات میں نہیں پڑھا کہ وہ اپنی گاڑی سمیت سمندر میں غرق ہو گئی۔!"

"اخبار والے تو کسی دن پوری دنیا کو کسی دوسرے سیارے کے سمندر میں غرق کر دیں گے۔!"

"کیا مطلب....؟"

"اس کا کوئی واضح ثبوت نہیں مل سکا کہ غرق ہوتے وقت وہ خود بھی گاڑی میں موجود تھی۔!"

روشی کچھ نہ بولی.... تھوڑی دیر بعد عمران نے پوچھا!

"کیا ان دونوں میں کچھ ان بن ہو گئی تھی....؟"

"پتا نہیں.... اس سلسلے میں مسز گوہن بھی کچھ نہیں بتا سکی۔!"

"سوال یہ ہے کہ اگر کچھ غیر ملکی اس کی نگرانی کر رہے ہیں تو وہ اس کی رپورٹ پولیس کو کیوں نہیں کرتی۔!"

"میں یہی معلوم کرنا چاہتی ہوں....!"

"اس لئے مجھ سے ملنا چاہتی تھیں....!"

"ہاں.... آں....!"

"تمہیں اس سے کیا فائدہ ہوگا....؟"

"میں جو خرگوش پالوں گی وہ انڈے دینے لگیں گے....!" روشی پھر جھنجھلا گئی۔

"ماشاءاللہ.... بلکہ انشاءاللہ....!"

"بور مت کرو....!"

لنچ سے فارغ ہو جانے تک پھر روشی نے یہ ذکر نہیں چھیڑا تھا۔ عمران بھی خاموشی سے کھاتا رہا تھا۔! روشی کے انداز سے معلوم ہوتا تھا جیسے اس ملاقات سے اسے مایوسی ہوئی ہو۔!

"مسز گوہن کی عمر کیا ہے....؟"

"عمر سے تمہیں کیا سروکار۔!"

"اگر کم سن ہو تو نگرانی کرنے والے عشاق بھی ہو سکتے ہیں۔!"

"اگر تم ڈھنگ کی کوئی بات نہیں کر سکتے تو اس معاملے کو یہیں ختم کر دو....!"

"ایک نظر دیکھنا چاہتا ہوں.... مسز گوہن کو.... اور ہاں کیا ملٹری اٹیچی سے اس کے ایسے ہی تعلقات تھے کہ وہ اسے اپنے کسی راز میں شریک کر سکتا....؟"

"یہ ایک کام کی بات پوچھی ہے تم نے.... ہاں میرا خیال ہے کہ وہ اسی بناء پر خائف ہے کہ شاید کسی معاملے میں اس کی رازدار بھی تھی....!"

"غالباً اب میں کسی قدر دلچسپی محسوس کر رہا ہوں....!"

روشی کا چہرہ کھل اٹھا....!

مسز گوہن تیس سال سے زیادہ کی نہ رہی ہوگی۔ خاصی قبول صورت اور صحت مند عورت تھی۔ اس کے ملنے والوں کا خیال تھا کہ وہ ایک ایمان دار اور نیک سیرت عورت ہے۔ تین سال پہلے اس کا شوہر ٹریفک کے حادثے کا شکار ہو کر اسے تنہا چھوڑ گیا تھا۔!

اب وہ چند ملازمین کی مدد سے فارم کی دیکھ بھال کرتی تھی.... بندروں اور خرگوشوں کے ایکسپورٹ سے اسے اچھی خاصی آمدنی ہو جاتی تھی۔!

قیام بھی فارم ہی میں تھا.... یہ بڑی پُر فضا جگہ تھی.... کبھی کبھی اس کے شہری دوست چھٹیاں گذارنے وہاں آجاتے.... اس طرح کچھ دنوں کے لئے خاصی چہل پہل ہو جاتی۔!

وہ ہنس مکھ اور ملن سار تھی.... لیکن پچھلے تین دنوں سے اس کے چہرے پر گہرے تفکر کے آثار پائے جاتے تھے.... کبھی کبھی خوف زدہ سی بھی نظر آنے لگتی۔ اس وقت بھی وہ رہائشی عمارت کے برآمدے میں کھڑی خوف زدہ نظروں سے سڑک کی طرف دیکھے جا رہی تھی۔ دفعتاً ایک گاڑی عمارت کی کمپاؤنڈ میں داخل ہوئی اور قریب پہنچی تو مسز گوہن کا چہرہ کھل اٹھا۔

"ہلو.... روشی....!" وہ چہکتی سی آواز میں کہتی ہوئی برآمدے سے نیچے اتر گئی اور خود ہی روشی کی طرف کا دروازہ بھی کھولا۔!

روشی کے ساتھ ایک مرد بھی تھا.... فوری طور پر وہ اس کی طرف خصوصی توجہ نہ دے سکی.... لیکن جب دونوں گاڑی سے اتر کر نشست کے کمرے میں آئے تو روشی نے اس کا تعارف کراتے ہوئے کہا۔ "یہ میرے بہت پرانے دوست مسٹر علی عمران ہیں تم نے ذکر کیا تھا کہ تمہارے بندروں میں کسی قسم کی بیماری پھیل رہی ہے.... یہ بندروں پر اتھارٹی ہیں۔!"

"اوہ.... بڑی خوشی ہوئی....!" مسز گوہن نے مصافحے کے لئے ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہااور تب اس نے پوری طرح اس کا جائزہ لیا۔ خوش شکل جوان تھا لیکن چہرے پر یتیمی سی چھائی ہوئی تھی...اول درجے کا بیوقوف معلوم ہوتا تھا۔

روشی کہہ رہی تھی۔ "ہم تین چار دن یہاں گذاریں گے۔!"

"اوہ.... ضرور.... ضرور....!" مسز گوہن خوش ہو کر بولی۔"میں بڑی شدت سے تنہائی محسوس کررہی تھی۔!"

"یہ بہت اچھے پامسٹ اور ستاروں کی چال سمجھنے والے بھی ہیں۔!"

روشی نے تعارف کے سلسلے کو آگے بڑھانے کے لئے کہا۔!

"سچ مچ....!" مسز گوہن نے مزید گرم جوشی سے عمران کا ہاتھ دبایا....!

"تم دیکھ ہی لوگی....!"

عمران کے ہونٹوں پر جھینپی جھینپی سی مسکراہٹ تھی۔

"لیکن بہت کم سخن معلوم ہوتے ہیں....!" مسز گوہن بولی۔!

"بولنے پر آتے ہیں تو کسی کی بھی نہیں سنتے....!" روشی نے ہنس کر کہا۔

اور تھوڑی دیر بعد عمران نے اس کے اس قول کی تصدیق کردی تھی.... بندروں پر گفتگو شروع ہوئی تو سچ مچ اس نے مسز گوہن کو خاموشی اختیار کرنے پر مجبور کردیا۔

وہ حیرت سے اس کا منہ تکے جارہی تھی۔ ساری دنیا میں پائے جانے والے بندروں کی مختلف اقسام اور ان کی عادات و خصائل پر اس طرح لیکچر دے رہا تھا جیسے بندروں کی "اقسام متحدہ" کا صدر آدمیوں سے مخاطب ہو....جی بھر کے دماغ چاٹ چکنے کے بعد مسز گوہن کے بندروں میں پائی جانے والی بیماری سے متعلق استفسار کیا۔

"پچھلے پندرہ دن سے.... روز صبح ایک بندر مردہ ملتا ہے.... ایسا پہلے کبھی نہیں ہوا۔!" مسز گوہن بولی۔!

"کسی بندر کی لاش کاڈاکٹری معائنہ بھی کرایا....!" عمران نے پوچھا۔

"ظاہر ہے... لیکن رپورٹ عجیب وغریب ملی تھی جودم گھٹ کر مرنے کی کہانی سناتی ہے۔!"

"ذرا رپورٹ مجھے دکھایئے....!"

رپورٹ کے مطابق اس بندر کی موت گلا گھونٹے جانے کی بناء پر واقع ہوئی تھی۔!

"کیا آج صبح بھی کوئی لاش ملی ہے....؟"

"ہاں.... آج بھی....!"

"کہاں ہے....!"

"صفائی کرنے والا کہیں پھینک آیا ہوگا....!"

"خیر میں دیکھوں گا کہ اس سلسلہ میں کیا کر سکتا ہوں....!"

"کیا یہ ممکن نہیں ہے کہ ان بندروں ہی میں سے کوئی دوسرے بندروں کا گلا گھونٹتا رہتا ہو۔!" روشی نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔!

"پہلے میں نے یہی قیاس کیا تھا....!" مسز گوہن بولی۔ "لیکن اس کے ثبوت میں کوئی علامت نظر نہیں آئی۔!"

"علامت سے کیا مراد ہے....!" روشی نے سوال کیا۔

"غالباً آپ یہ کہنا چاہتی ہیں مسز گوہن کہ بندروں میں آپ کو ایک بھی زخمی نظر نہیں آیا....!" عمران بولا۔!

"یقیناً.... یقیناً....!"

عمران نے روشی کی طرف دیکھ کر کہا۔ "اگر تم میرا گلا گھونٹنے کی کوشش کرو تو میں بندر نہ ہوتے ہوئے بھی تمہارا منہ دبوچ لوں گا۔!"

بہر حال عمران نے دوپہر کے کھانے سے قبل تک خاصی عقل مندی کی باتیں کی تھیں.... لیکن سہ پہر کو مسز گوہن نے محسوس کیا جیسے اس کی شخصیت ہی بدل گئی ہو.... گاؤدی پن کی باتیں کرنے لگا تھا اور چہرے پر برسنے والی حماقت کچھ اور گہری ہو گئی تھی۔!

روشی نے مسز گوہن کو بہت زیادہ حیرت زدہ دیکھا تو الگ لے جاکر بولی .... "بس یہی دشواری ہے اس شخص کے ساتھ.... ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے وقفے وقفے سے عقلمندی اور بیوقوفی کے دورے پڑتے ہیں۔!"

"بحیثیت مجموعی دلچسپ آدمی ہے....!" مسز گوہن مسکرا کر بولی۔ "تم اس وہم میں نہ پڑو کہ تمہارے ساتھ اس کی آمد مجھے ناگوار گزری ہے۔ میں تو ہپی مراد جیسے لوگوں کو بھی برداشت

کر لیتی ہوں۔!"

عمران ٹھیک اس وقت اس کے قریب پہنچا تھا جب مسز گوہن ہپی مراد کا حوالہ دے رہی تھی۔ انداز ایسا ہی تھا جیسے اچانک کوئی بات یاد آئی ہو اور کچھ پوچھنے کے لئے ان کے پاس دوڑا آیا ہو۔!

"معاف کیجئے گا دخل اندازی پر.....!" اس نے مسمسی شکل بنا کر کہا۔"آپ کے پڑوس میں کسی کے پاس کوئی ٹرینڈ بندر تو نہیں ہے۔!"

"نہیں.... کسی کے پاس کوئی ایسا بندر نہیں ہے....!"

پھر اچانک عمران پر ہنسی کا دورہ پڑ گیا تھا.... جس نے اتنی شدت اختیار کر لی کہ روشی کے ہاتھ پیر بھی پھول گئے۔ مسز گوہن کے چہرے پر بوکھلاہٹ کے آثار نمودار ہو گئے تھے۔

آخر کار عمران اپنی ہنسی میں بریک لگانے کی کوشش کرتا ہوا بولا۔"وہ ہپی مراد.... ابھی آپ نے اس کا نام لیا تھا....!"

"ہاں... ہاں.... تو پھر....!" مسز گوہن کی حیرت اس کی آواز پر بھی اثر انداز ہوئی تھی۔!

"اگر آپ اسے اپنے بندروں کے کسی کٹہرے میں بند کر دیں.... تو کیسی رہے گی۔!"

"اوہ..!" مسز گوہن بھی ہنس پڑی۔ پھر سنجیدگی اختیار کر کے بولی۔"کیا آپ اسے جانتے ہیں۔!"

"شہر میں کون نہیں جانتا.... لیکن آپ جیسی شائستہ خاتون کے پاس اس کا کیا کام....!"

"میرے کچھ احباب اس میں دلچسپی لیتے ہیں۔!"

"وہ بھی اسی جیسے ہوں گے....!"

"نہیں میری ہی طرح شائستہ ہیں....!"

"لیکن.. میں نہیں سمجھ سکتا کہ شائستہ لوگ اسے کس طرح برداشت کرتے ہوں گے..؟"

"مجھے اس سے ہمدردی ہے....!" مسز گوہن نے کسی قدر ناخوش گوار لہجے میں کہا۔

روشی نے عمران کو اشارہ کیا کہ وہ اس سلسلے میں گفتگو کو طول نہ دے۔ لہٰذا اس نے ہپی مراد سے پھر بندروں کی طرف چھلانگ لگائی۔ لیکن مسز گوہن دل برداشتہ سی نظر آنے لگی تھی۔ اس لئے بات آگے نہ بڑھ سکی۔!

ظفر الملک کو رینا ولیمز کی تلاش تھی.... اور وہ ابھی تک اس الجھن میں مبتلا تھا کہ عمران کسی ایسے آدمی سے متعلق کیوں استفسار کر رہا تھا جس کی آواز کیپٹن فیاض کی آواز سے مشابہہ رہی ہو۔

اچانک اسے یاد آیا کہ ہپی مراد کے حوالے پر عمران نے کہا تھا کیا یہ ممکن ہے کہ وہ گدھے پر بیٹھ کر اتنی جلدی کسی ایسی جگہ پہنچ سکے گا جہاں فون ہو.... آخر اس ریمارک کا کیا مطلب تھا۔ اس وقت اس نے اس پر توجہ نہیں دی تھی۔ کتنی جلدی....؟ یہ کس قسم کا جملہ تھا۔ اس کے پس منظر میں کیا تھا....!

اس نے فون پر عمران کے نمبر ڈائل کئے لیکن وہ گھر پر موجود نہیں تھا۔

اس کی الجھن بڑھتی رہی.... تو کیا ہپی مراد کا بھی ان واقعات سے کوئی تعلق ہو سکتا ہے۔!

ایک بار پھر وہ ہپی مراد کی تلاش میں نکل کھڑا ہوا۔

معلومات کے ذرائع ایسے تھے کہ اسے جلد ہی اس کے موجودہ ٹھکانے کا پتہ چل گیا۔

لیکن اسے حیرت ضرور ہوئی کیونکہ وہ ایک یورپین گھرانے کے ساتھ مقیم تھا.... اب سوال یہ تھا کہ وہ اس حد تک پہنچنے کے لئے کیا طریقہ استعمال کرے۔ جیمسن ساتھ تھا....!

اس نے کہا "اس میں پریشانی کی کیا بات ہے.... یور ہائی نس.... گاڑی ان کی کوٹھی سے ذر فاصلے پر چھوڑ دیجئے گا.... پھاٹک پر کھڑے ہو کر آپ مینڈولن بجایئے گا میں حلق پھاڑوں گا... ظاہر ہے کہ وہ لوگ ہپیوں سے دلچسپی رکھتے ہیں ورنہ مراد وہاں کیوں ہوتا۔!"

"بعض اوقات تمہاری عقل کا بھی لوہا ماننا پڑتا ہے۔!" ظفر مسکرا کر بولا۔

وہ اس عمارت کے پھاٹک پر جا پہنچے اور جیمسن غیر ملکی انداز میں میر تقی میر کے ایک خوبصورت شعر کو توڑنے مروڑنے لگا۔

"الٹی ہو گئیں سب تد.... تد.... تد.... تد.... بریں.... کک.... کچھ کک.... کچھ نہ
دوانے کا.... نے کا.... نے کام کیا.... دیکھا.... بھئی دیکھا.... اس بیما.... اس بیمار
دل.... نے آ.... نے آ.... خر کام.... تمام کیا.... کیا....!"

وہ حلق پھاڑ کر چیختا رہا.... اور ظفر جھوم جھوم کر مینڈولن بجاتا رہا.... تدبیر کارگر ہوئی تھی.... وہ سب ہپی مراد سمیت عمارت سے برآمد ہو کر پھاٹک پر جمع ہو گئے تھے.... عورتیں بھی تھیں اور مرد بھی۔!

ہپی مراد انہیں کینہ توز نظروں سے دیکھے جا رہا تھا.... دفعتاً آگے بڑھا اور جیمسن کا گریبان پکڑ کر چیخا.... "خاموش رہو....!"

جیمسن خاموش ہو گیا اور ظفر کے ہاتھ بھی رک گئے۔!

"گانے دو.... گانے دو....!" دوسروں نے بیک زبان کہا۔!

"میں گانے کو منع نہیں کرتا.... لیکن یہ ہمارے ایک بہت بڑے شاعر کو تباہ کر رہا ہے۔!" ہپی مراد بولا۔

"میں عالمی برادری کا قائل ہوں....!" جیمسن نے بے حد نرم لہجے میں کہا "اگر کہو تو ابھی ورڈز ورتھ اور بائرن کی قوالی کر کے رکھ دوں.... آخر میر صاحب کب تک طبلے اور سارنگی پر چلتے رہیں گے۔!"

"آہا.... آہا.... شاید میں تم دونوں کو پہچانتا ہوں....!" دفعتاً ہپی مراد خوش ہو کر بولا۔ "تم نے میری جان بچائی تھی.... آؤ.... آؤ.... اندر چلو.... میں جسے بھی چاہوں اس چھت کے نیچے پناہ دے سکتا ہوں.... یہ سب انسانیت کے پرستار ہیں۔!"

پھر اس نے اپنے میزبانوں کو بتایا کہ وہ دونوں اس کے ہمدرد ہیں اس طرح ظفر اور جیمسن عمارت میں داخل ہو سکے۔!

وہ سب بڑے زندہ دل لوگ تھے.... صاحب خانہ کا نام رچرڈسن تھا ملکی اور غیر ملکی مشترکہ سرمایہ سے کام کرنے والی ایک فرم کا ڈائریکٹر تھا۔!

اس وقت یہاں کچھ مہمان بھی تھے.... ہپی مراد نے ان کا تعارف بھی کرایا اور ان میں ڈاکٹر النکھم کی شخصیت سب سے نمایاں تھی۔!

مضبوط جسم کا ایک قد آور آدمی تھا.... عمر پچاس کے قریب رہی ہو گی۔ لیکن آنکھوں سے نوجوانی کی سی توانائی جھلکتی تھی.... سرخ رنگ کی فرنچ کٹ ڈاڑھی میں خاصا وجیہہ لگ رہا تھا۔!

اس کے ساتھ ایک لڑکی بھی تھی جس کا نام کورنیلیا تھا.... جسے وہ نیلی کہہ کر مخاطب کرتا تھا۔ بڑی دلکش لڑکی تھی۔ سفید فام ہی تھی.... لیکن اس کے بال گہرے سیاہ تھے.... اگر آنکھیں بھی سیاہ ہوتیں تو وہ مشرق ہی کے کسی حصے کی باشندہ معلوم ہوتی۔!

نہ جانے کیوں ظفر محسوس کر رہا تھا جیسے اس نے اسے پہلے بھی کہیں دیکھا ہو۔!

رات کے کھانے کے بعد وہ تمباکو نوشی کے کمرے میں آ بیٹھے...... یہاں کافی سرو کی گئی۔

پھر ان دونوں سے گانے کی فرمائش ہوئی.... جیمسن نے اس بار ایک اسٹار لائٹ سیر ے نیڈ شروع کیا.... ظفر مینڈولن بجا رہا تھا۔!

صاحب خانہ رچرڈسن کھڑکی کے قریب کھڑا ہو کر پائپ سلگانے لگا۔ کورنیلیا کرسی کے ہتھے پر انگلیوں سے تال دے رہی تھی....! ڈاکٹر النگھم ایڑیاں بجا رہا تھا.... اور ہپی مراد پر وجد کی سی کیفیت طاری تھی۔

اچانک انہوں نے رچرڈسن کی چیخ سنی.... اور اٹھ کھڑے ہوئے نیلے رنگ کے ایک بڑے سے ہاتھ نے رچرڈسن کی گردن دبوچ رکھی تھی۔!

ظفر مینڈولن پھینک کر اس کی طرف جھپٹا لیکن اتنی دیر میں ہاتھ پردے کے پیچھے غائب ہو چکا تھا.... اور رچرڈسن کو انہوں نے فرش پر گرتے دیکھا۔!

ظفر نے پردہ ہٹا کر کھڑکی سے باہر چھلانگ لگائی..... بر آمدے سے پھاٹک تک روشنی ہی روشنی تھی لیکن کہیں کوئی دکھائی نہ دیا... ڈاکٹر النگھم اور ہپی مراد بھی اس کے پیچھے پیچھے آئے تھے۔

پھر انہوں نے عورتوں کی چیخیں سنیں اور دوبارہ عمارت کی طرف بھاگے رچرڈسن مر چکا تھا اور اس کے خاندان والے بدحواس ہو کر چیخ رہے تھے۔

آدھے گھنٹے کے اندر اندر پولیس آگئی.... ظفر اور جیمسن ایک بار پھر دشواری میں پڑ گئے کیونکہ وہ ان لوگوں کے لئے اجنبی تھے اور ان کی شانِ نزول بھی مشتبہ تھی ویسے سبھی نے نیلے رنگ کے بڑے سے ہاتھ کی کہانی سنائی تھی۔!

"وہ کسی آدمی کا ہاتھ تو نہیں ہو سکتا....!" ڈاکٹر النگھم نے بھرائی ہوئی آواز میں کہا۔!

جیمسن اور ظفر پر سوالات کی بوچھاڑ ہوتی رہی۔ دفعتاً ہپی مراد بولا "میں اس خاندان کے لئے اجنبی نہیں ہوں اور یہ دونوں میرے لئے اجنبی نہیں ہیں۔ دنیا میں مگن رہنے والے لوگ ہیں۔ ہمیں سازشوں یا کشت وخون سے کیا سروکار۔!"

"اور پھر ہماری بیک گراؤنڈ مضبوط ہے....!" جیمسن نے سب انسپکٹر سے کہا۔ "کیا آپ نے نواب مظفر الملک کا نام نہیں سنا....!"

"کیوں نہیں سنا.... پھر....؟"

"یہ نواب زادہ ظفرالملک ہیں.... ان کے بھتیجے....!"

"کیا ثبوت ہے....؟"

"فون کر کے معلوم کر لیجئے.... کہ بھتیجے صاحب ہی ہو گئے ہیں یا نہیں....!"

"جیمسن.... بکواس بند کرو....!" ظفر بولا۔ "بزرگوں کا حوالہ نہ دو.... مجھ پر جو گذرے گی بھگت لوں گا۔!"

ویسے ہی مراد کو ان کا طرفدار دیکھ کر ڈاکٹر النگھم بھی اس بات پر زور دینے لگا تھا کہ وہ اجنبی ہی سہی لیکن کسی قسم کی سازش میں ملوث نہیں ہو سکتے۔!

صبح بڑی خوش گوار تھی.... روشی اور عمران بندروں کے کٹہرے کے قریب چہل قدمی رہے تھے۔!

"میں نے اتنا بڑا کٹہرا پہلے پہل دیکھا ہے....!" عمران بچوں کے سے انداز میں خوش ہو کر لا۔ "سات آٹھ سو بندروں سے کم نہ ہوں گے.... ذرا دیکھنا آج بھی کوئی لاش دکھائی دیتی ہے نہیں۔!"

انہوں نے کٹہرے کے گرد چکر لگایا.... سبھی بندر اچھلتے کودتے نظر آئے۔

"کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ میں تمہیں اس لئے یہاں لائی ہوں کہ تم بندروں کی موت کا سبب م کرو....!" روشی کچھ دیر بعد بولی۔!

"اچھا تو پھر....؟"

"کسی طرح یہ معلوم کرو کہ آخر وہ خوف زدہ کیوں ہے.... یہ درست ہے کہ مرنے والا ئی اتاشی یہاں بھی آتا تھا... وہ اس کی موت پر مغموم ہو سکتی ہے خوف زدہ ہو جانا کیا معنی رکھتا ہے۔!"

"تم نے دیکھا ہے کہ وہ اس کے ذکر پر فوراً موضوع بدل دیتی ہے۔!" عمران نے ٹھنڈی نس لے کر کہا۔

"پچھلی رات میں نے اس سے کچھ معلومات حاصل کی ہیں۔!"

"سنو میں یہاں صرف اس لئے آیا ہوں کہ رینا ولیمز کے متعلق زیادہ سے زیادہ معلومات

حاصل کر سکوں....!"

"آخر اس کے پیچھے کیوں پڑ گئے ہو....!"

"وہ بھی غائب ہے....!"

"نہیں....!"

"تمہیں اس پر حیرت کیوں ہوئی....!"

"دونوں ایک جان دو قالب کہلاتے تھے....!"

"تب تو تمہیں اس پر حیرت نہ ہونی چاہئے ہو سکتا ہے اس نے بھی مارے غم کے کہیں چھپ چھپا کر خود کشی کر لی ہو۔ خیر ہاں تو تم نے اس سے کس قسم کی معلومات حاصل کی ہیں۔!"

"ادھر ایک ایگریکلچرسٹ ڈاکٹر النکھم رہتا ہے۔!" روشی بائیں جانب ہاتھ اٹھا کر بولی.. اس کا بہت بڑا زراعتی فارم ہے.... فوجی اتاشی جب بھی ادھر آتا تھا....ڈاکٹر النکھم اس طرح اس کی نگرانی کرتا رہتا تھا جیسے اسے اس کی طرف سے کسی قسم کا کوئی خدشہ ہو....!"

"ہاں.... آں.... ہو سکتا ہے.... سوال تو یہ ہے کہ مسز گوہن کیوں خوف زدہ ہے۔!"

دفعتاً انہوں نے دیکھا کہ مسز گوہن ان کی طرف دوڑی آرہی ہے....!

"سرپٹ....!" عمران سر کھجاتا ہوا بڑبڑایا۔

"روشی.. روشی..!" وہ قریب آکر ہانپتی ہوئی بولی "بہت بُرا حادثہ ہو گیا..اب رچرڈسن بھی۔

"اسے کیا ہوا....؟"

"ابھی ابھی.... فون پر اطلاع ملی ہے.... پچھلی رات ایک حیرت انگیز ہاتھ نے اس گھونٹ دیا۔!"

"حیرت انگیز ہاتھ نے....!" عمران نے احمقانہ انداز میں دیدے نچائے....!

"ہاں.... ایک بڑا سا نیلے رنگ کا ہاتھ .... جسے انسانی ہاتھ باور نہیں کیا جا سکتا۔!"

"کس سے اطلاع ملی ہے....!" روشی نے پوچھا۔!

"مسز رچرڈسن نے.... مجھے اس کے پاس پہنچنا چاہئے۔!"

"مجھے بھی.... بڑے اچھے لوگ ہیں....!" روشی مغموم لہجے میں بولی۔!

"کیا میں یہیں قیام کروں....؟" عمران نے ایسے لہجے میں روشی سے پوچھا جیسے وہ

ساتھ نہ دینا چاہتا ہو۔!

روشی نے مسز گوہن کی طرف دیکھا....!

"کوئی مضائقہ نہیں....!" وہ جلدی سے بولی.... "ہم شام تک واپس آجائیں گے.... انہیں یہاں کوئی تکلیف نہیں ہوگی۔!"

ناشتے کے بعد وہ دونوں شہر روانہ ہوگئی تھیں اور عمران وہیں رہ گیا تھا۔! اس نے اپنے مخصوص انداز میں ملازموں سے پوچھ گچھ شروع کی.... گویا اس قسم کے کسی موقعے کا منتظر تھا.... روشی نے شہر روانہ ہونے سے قبل اس بات پر حیرت ظاہر کی تھی کہ عمران نے کسی غیر معمولی نیلے ہاتھ کا ذکر سن کر بھی ان کے ساتھ جانے کی خواہش ظاہر نہیں کی۔!

اس پر عمران بولا تھا.... "گلا گھونٹا جا چکا.... لاش یا تو تدفین کے لئے تیار ہوگی یا پوسٹ مارٹم کی میز پر.... اب اس سے کیا فرق پڑتا ہے ہاتھ نیلا رہا ہو چاہے پیلا....!"

دیسی ملازمین اس کی دلچسپ باتوں اور حرکتوں سے لطف اندوز ہوتے رہے اور وہ خود ان کے ذہنوں کو کرید تا رہا.... گفتگو فوجی اتاشی اور اس کی سیکرٹری ریناولیز سے متعلق تھی۔!

"وہ لڑکی بڑی کائیاں تھی جناب۔!" ایک ملازم نے اطلاع دی "میں جانتا ہوں کہ وہ چھپ چھپ کر ڈاکٹر النگھم سے بھی ملتی تھی۔!"

"چھپ چھپ کر....!" عمران نے یقین نہ کرنے کے سے انداز میں کہا۔ "ارے اسے کیا کسی کا ڈر پڑا تھا کہ چھپ کر ملتی....!"

"کرنل صاحب کا ڈر تھا جناب.... وہ ڈاکٹر النگھم کو اچھی نظروں سے نہیں دیکھتے تھے.... میرا خیال ہے کہ ان کی آپس میں دشمنی بھی تھی۔!"

"ارے نہیں.... ایسا بھی کیا.... یہ لوگ پیار کی باتیں بھی کرتے ہیں تو ایسا لگتا ہے جیسے لٹکھنے کتوں کی طرح بھونک رہے ہوں....!" عمران نے ہنس کر کہا۔!

"یہ بات نہیں صاحب.... کرنل صاحب ڈاکٹر کو پسند نہیں کرتے تھے۔!"

"ڈاکٹر النگھم یہاں آتا ہے....!"

"کبھی کبھی.... لیکن ہماری میم صاحب اس سے تعلقات رکھنا پسند نہیں کرتیں، مجبوراً برداشت کرتی ہیں۔!"

"کیا وہ بہت بدمعاش ہے....؟"

"عورتوں کے معاملے میں تو بدمعاش ہی لگتا ہے سالا.... ہر مہینے سیکرٹری بدل دیتا ہے.... تین چار روز سے ایک نئی دیکھی جا رہی ہے۔!"

"یار مجھے بھی دکھاؤ کیسی ہے....؟"

"کیا آپ ڈاکٹر النگھم کو نہیں جانتے....!"

"نہیں....! میں تو پہلی بار یہاں آیا ہوں....!"

"بہت مغرور بھی ہے شاید آپ سے ملنا پسند نہ کرے۔!"

"اچھا یہ رچرڈسن صاحب کون تھے.... جن کے پُرسے کو تمہاری میم صاحب گئی ہیں۔!"

"بہت اچھے آدمی تھے صاحب.... کرنل صاحب کے خاص دوستوں میں سے تھے اور ہماری میم صاحب سے بھی دوستی تھی۔ وہ شاید کسی سے بھی نفرت نہیں کرتے تھے.... تبھی تو النگھم سے بھی ان کے تعلقات اچھے ہی تھے اپنے پاس بٹھاتے تھے.... ایک ہیں ہپی مراد صاحب .... وہ رچرڈسن صاحب ہی کے ساتھ یہاں آیا کرتے تھے۔!"

تھوڑی دیر بعد عمران نے ایئر گن اٹھائی اور باہر نکل کھڑا ہوا.... النگھم کے فارم تک پہنچنے کے لئے اسے کم از کم چار پانچ فرلانگ کا فاصلہ طے کرنا پڑا تھا۔

پھاٹک کے قریب پہنچا ہی تھا کہ ایک لمبی سی کار گرد اڑاتی ہوئی مخالف سمت سے آئی اور پھاٹک کے اندر مڑ گئی۔

"اوہو....!" عمران کے منہ سے بے ساختہ نکلا تھا۔ کیونکہ پچھلی سیٹ پر جیمسن، ظفر اور ہپی مراد نظر آئے تھے اور اگلی سیٹ پر ایک لحیم شحیم سفید فام مرد کے ساتھ اس کی نسل سے تعلق رکھنے والی ایک لڑکی بھی تھی۔!

مسز گوہن کے ملازموں کے بتائے ہوئے حلیئے کے مطابق وہ ڈاکٹر النگھم ہی ہو سکتا تھا۔

عمران نے کمپاؤنڈ میں داخل ہونے کا ارادہ ترک کر دیا اور عمارت سے پرے پرے کھیتوں کی طرف جا نکلا.... عمارت یہاں سے زیادہ دور نہیں تھی۔

تازہ بوئے ہوئے کھیتوں میں فاختائیں چگ رہی تھیں.... عمران نے انہیں ایئر گن کا نشانہ بنانا شروع کر دیا.... ایک ہی ہاتھ آئی تھی کہ فارم کے رکھوالے دوڑ پڑے....!

”ارے.... اے....!“ ایک نے عمران کو للکارا....!”تم یہاں کس کی اجازت سے شکار کھیل رہے ہو۔!“

”اجازت....!“ عمران احمقانہ انداز میں ہنس کر بولا”ایئر گن کے شکار کے لئے اجازت کی ضرورت نہیں ہوتی....!“

”تمہارے باپ کی زمین ہے....!“ دوسرے نے کڑک کر سوال کیا۔

”پتہ نہیں...پوچھ کر بتاؤں گا...فی الحال راستہ چھوڑو...اگلے کھیت میں گری ہوں گی۔!“

”پکڑ کر صاحب کے پاس لے چلو....!“ایک نے کہااور عمران کے دونوں بازو مضبوطی سے پکڑ لئے گئے۔

”ارے.... ارے.... واہ بھئی....!“ وہ طاقت صرف کئے بغیر ان کی گرفت سے نکل جانے کے لئے مچلتا رہا....وہ اسے کشاں کشاں عمارت کی طرف لئے جارہے تھے اور پھر ڈاکٹر لنگھم سے مڈ بھیڑ ہو گئی۔رکھوالوں نے اسے بتایاکہ شکاری زبردستی پر آمادہ تھا۔!

”تمہیں جرأت کیسے ہوئی....!“لنگھم عمران کو گھورتا ہوا غرایا۔

”شیر نہیں فاختہ مار رہا تھا....اس میں جرأت کی کیا ضرورت....!“

”بغیر اجازت تم نے میری زمینوں پر قدم کیسے رکھا....!“

”فاختائیں نہ دکھائی دیتیں تو ہرگز قدم نہ رکھتا۔!“

”تمہارا دماغ تو نہیں چل گیا....؟“

”کیا میں صورت سے پاگل معلوم ہوتا ہوں....!“

”احمق معلوم ہوتے ہو....!“

”یہ اور بات ہے...احمق پاگل نہیں ہوا کرتے....پاگل پن تو سمجھ داروں کا مقدر ہے۔!“

”معافی مانگو اور آئندہ ادھر کا رخ نہ کرنا....!“

”معافی مانگ لینے کے باوجود بھی آؤں گا....اتنی فاختائیں تو میں نے ان اطراف میں کہیں بھی نہیں دیکھیں۔!“

اتنے میں لڑکی باہر نکل آئی اس کے پیچھے ظفر، مراد اور جیمسن بھی تھے۔

عمران کو دیکھ کر جیمسن چونکا ہی تھا، کہ ظفر نے اس کا ہاتھ دبادیا۔لنگھم نے ان کی طرف مڑ

کر کہا۔ "یہ اتنا بے ہودہ آدمی ہے کہ معافی مانگنے کی بجائے سر پر چڑھا آرہا ہے۔!"

"تم جھوٹے ہو.....!" عمران نے اسی کے سے انداز میں کہا.... "میں تو اپنی جگہ سے ایک انچ بھی نہیں ہلا.... سر پر چڑھنے کی کوشش کرتا تو تم فلیٹ ہو جاتے۔!"

"شٹ اپ....!"

"اتنے زور سے نہ چیخو....! میرا دل بہت کمزور ہے....!" عمران نے کچھ اس طرح کہا کہ لڑکی بے ساختہ ہنس پڑی اور جیمسن کٹکھنے انداز میں دانت نکال کر دوسری طرف دیکھنے لگا۔

ٹھیک اسی وقت مسز گوہن کا ایک ملازم سائیکل دوڑاتا ہوا وہاں آپہنچا۔ اس نے ڈاکٹر النگھم کو ہاتھ اٹھا کر سلام کرتے ہوئے عمران سے کہا۔ "آپ کا فون آیا ہے صاحب....!"

"ویل تم اس کو جانتا....!" ڈاکٹر النگھم نے ملازم سے پوچھا۔

"جی صاحب۔! ہماری میم صاحب کے مہمان ہیں.... روشی میم صاحب کے دوست۔!"

"اوہ.... مجھے بے حد افسوس ہے۔!" وہ برآمدے سے نیچے اتر کر عمران سے ہاتھ ملاتا ہوا بولا۔ "میں نہیں جانتا تھا....!"

"کس کا فون ہے....!" عمران نے ملازم سے پوچھا۔!

"روشی میم صاحب کا....!"

"وہ دونوں اچانک اپنے کسی دوست کی موت کی خبر سن کر صبح شہر چلی گئی تھیں۔!" عمران نے ڈاکٹر النگھم سے کہا۔!

"اچھا... اچھا.... ہاں وہ ایک حیرت انگیز سانحہ تھا.... میں بھی وہیں سے آرہا ہوں.... تو مس روشی نے وہیں سے فون کیا ہوگا.... تم یہاں سے اسے رنگ کرلو....!"

"کیا ہولڈ آن کر آئے ہو....!" عمران نے ملازم سے پوچھا۔!

"نہیں صاحب....! میم صاحب نے نمبر لکھوا دیئے ہیں....!"

"ٹھیک ہے....! تو میں یہیں سے رنگ کرلوں گا.... تم جاؤ....!"

ملازم چلا گیا.... یہ وہی تھا جس سے عمران کی تفصیلی گفتگو ہوئی تھی اس کے انداز سے نہیں معلوم ہوتا تھا کہ اس نے اس تجویز کو پسند کیا ہو۔

عمران ظفر کو اس دوران میں اشارہ کر چکا تھا کہ وہ دونوں اس کے لئے اجنبی بنے رہیں۔!

"میں النکھم ہوں....!" وہ دوبارہ عمران کی طرف ہاتھ بڑھاتا ہوا بولا۔ "ڈاکٹر النکھم!"

"میں.... میں ایلمر ان....!"

جیمسن نے پھر منہ پھیر کر جارحانہ انداز میں دانت نکالے تھے۔!

لڑکی عمران کو توجہ اور دلچسپی سے دیکھ رہی تھی.... ہپی مراد کے رویئے میں لاتعلقی تھی۔!

وہ ڈرائنگ روم میں آئے.... ڈاکٹر النکھم نے فون کی طرف اشارہ کر کے رچرڈسن کے نمبر بتائے....!

"ہیلو.... از ڈیئر روشی.... یس.... یس.... اٹ از مران.... ہاں.... اوہ.... کیا بات ہے رات تک واپسی ہو سکے گی.... اچھا.... اچھا.... میں یہاں ڈاکٹر چیونگم کے ساتھ ہوں۔!"

"النکھم....!" ڈاکٹر النکھم پشت پر دھاڑا، اور عمران بوکھلائے ہوئے لہجے میں بولا۔ "النکھم.... النکھم.... اچھا.... اچھا.... بہت اچھا....!"

ریسیور رکھ کر وہ اس طرح ہانپنے لگا تھا جیسے اپنی آواز ہی کے ساتھ خود بھی شہر تک دوڑتا چلا گیا ہو۔!

"کیوں کیا.... کوئی دوسری بُری خبر ہے....!" ڈاکٹر النکھم نے اسے گھورتے ہوئے پوچھا۔

"وہ دونوں رات گئے تک واپس آئیں گی اور مجھے اس عمارت میں اکیلے بہت ڈر لگے گا۔!"

"وہاں کئی ملازمین ہیں....!"

"سب اپنے اپنے کوارٹروں میں ہوں گے۔!"

"مرد ہو کر ڈرتے ہو....!"

"عورت ہوتا تو بالکل نہ ڈرتا.... عورتوں کو کس بات کا ڈر ہو سکتا ہے۔!"

"اچھا تمہیں کس بات کا ڈر ہے....!" لڑکی پہلی بار اس سے مخاطب ہوئی۔

"کوئی پیچھے سے آکر ہاؤ کردے تو....!"

"اے تم ہمیں بیوقوف بنانے کی کوشش کیوں کر رہے ہو....!" النکھم نے ناخوشگوار لہجے میں کہا۔

"نہیں تو....!" عمران کے چہرے کا ہونق پن کچھ اور بڑھ گیا۔!

"میں نہیں سمجھ سکتا کہ روشی جیسی اسمارٹ عورت تم جیسے ڈفر کو کیسے برداشت کرتی ہے۔!"

"آپ میری توہین کر رہے ہیں ڈاکٹر چیو نگم....!"

"النگھم....!" وہ غرایا۔

"وہی وہی.... کیا فرق پڑتا ہے.... میری توہین تو ہو چکی.... میں ڈفر لگتا ہوں صورت سے۔!" عمران نے لڑکی سے سوال کیا۔!

"بالکل نہیں....!" وہ ہنس کر بولی۔ "تم بہت اچھے ہو.... آؤ میرے ساتھ....!"

وہ اس کا بازو پکڑ کر دوسرے کمرے میں کھینچ لائی۔

"بیٹھ جاؤ....!" ایک کرسی کی طرف عمران کو دھکیل کر کہا۔ "بہت خوبصورت ہو.... مگر ڈھیلے ڈھالے....!"

"اسمارٹ ہونے کا فائدہ بھی کیا....؟" عمران ٹھنڈی سانس لے کر بولا۔

"کیوں....؟ فائدہ کیوں نہیں....!"

"کوئی لڑکی پسند کرے گی.. پھر شادی کرنی پڑے گی...اور میں بالکل الو ہو کر رہ جاؤں گا۔!"

"کیا اب نہیں ہو....؟"

"پھر توہین....!" عمران دونوں ہاتھوں سے سر پیٹ کر کراہا۔

دفعتاً النگھم کمرے میں گھس آیا اور خاصے جارحانہ لہجے میں لڑکی سے بولا۔

"تم اسے یہاں کیوں لے آئی ہو....!"

"میرے حسن کی تعریف کر رہی تھیں....!" عمران نے شرما کر کہا۔

"تم نکل جاؤ یہاں سے ورنہ سر توڑ دوں گا۔!" ڈاکٹر النگھم دھاڑتا ہوا اس کی طرف جھپٹا اور عمران اس کی ٹانگوں کے نیچے سے نکل کر دوسری طرف جا کھڑا ہوا.... یہ اتنی پھرتی سے ہوا تھا کہ النگھم بوکھلا گیا.... البتہ لڑکی پر ہنسی کا دورہ پڑ گیا تھا۔!

"میں اب جا رہا ہوں.... میری ایئر گن کہاں گئی....!" عمران نے ایسے لہجے میں کہا جیسے کچھ ہوا ہی نہ ہو۔!

"یہ آدمی پاگل معلوم ہوتا ہے....!" النگھم نے لڑکی سے کہا۔!

عمران ڈرائنگ روم میں آیا....اور ایئر گن اٹھاتے ہوئے ہپی مراد کو آنکھ ماری۔!

"کیا مطلب....!" ہپی مراد ناخوش گوار لہجے میں بولا۔

"باہر چلو تو بتاؤں....!"

"چلو....!" ہپی مراد اٹھ کھڑا ہوا۔

دونوں باہر آئے.... عمران اس کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر بولا۔ "تم یقین کرو یا نہ کرو.... وہ لڑکی مجھ پر عاشق ہو گئی ہے۔!"

"تم مجھ سے کیوں کہہ رہے ہو....!"

"النکھم کی کون ہے....؟"

"میں نہیں جانتا... مجھے ان فضولیات سے کوئی دلچسپی نہیں میں تو قوم کو جگانا چاہتا ہوں۔!"

"قوم کے تکیئے کے نیچے ٹائم بم رکھ دو....!"

"تم آخر ہو کیا چیز....!"

"ناچیز.... آؤ چلو میرے ساتھ اگر ان فضولیات سے کوئی دلچسپی نہیں....!"

"میں یہاں ایک خاص مشن پر آیا ہوں....!"

"اچھا تو فی الحال برآمدے سے نیچے اتر چلو.. کیونکہ ڈاکٹر چیونگم نے مجھے گھر سے نکال دیا ہے۔!"

"صاحب خانہ کی توہین کرو گے تو یہی ہو گا... ویسے تم مجھے ضدی آدمی معلوم ہوتے ہو۔!"

"وہ دونوں تمہارے ساتھی....!" عمران نے ظفر اور جیمسن کے متعلق پوچھا....!

"نہیں.... میرا خیال ہے کہ وہ دونوں سازشی ہیں.... کیا مسز گوہن نے تمہیں اپنے اس دوست کی موت کے بارے میں کچھ بتایا ہے جس کی ماتم پرسی کو وہ شہر گئی ہیں۔!"

"ہاں کہہ رہی تھیں کوئی بڑا سا نیلا ہاتھ اس کا گلا گھونٹ گیا۔!"

"بالکل ٹھیک.... میں وہاں موجود تھا.... اور تھوڑی ہی دیر پہلے یہ دونوں رچرڈسن کے پھاٹک پر کھڑے گا بجا رہے تھے انہیں اندر بلوایا گیا تھا....!"

"یونہی.... خواہ مخواہ....!"

"ہاں.... یہ سب بڑے زندہ دل لوگ ہیں....!" ہپی نے کہا.... اور رچرڈسن والے حادثے کی تفصیل بتانے لگا اور پھر یہ بھی بتایا کہ ظفر اور جیمسن سے اس کی ملاقات اس سے پہلے کہاں ہوئی تھی۔!

"آہا.... تم ہپی مراد تو نہیں ہو....!"

"ہاں.... میں ہی ہوں....!"

"تب تو بڑی اچھی بات ہے.... میں نے تمہاری بہت شہرت سنی ہے اور یہ جاننا چاہتا ہوں کہ تم نے قوم کی خدمت کا جو پروگرام بنایا ہے اس کی نوعیت کیا ہوگی....!"

"سنو....! اس مسئلے پر ہم پھر کبھی گفتگو کرلیں گے.... میں اس وقت تمہارے ساتھ کہیں بھی چل کر تمہیں اپنا پروگرام سمجھا دیتا.... لیکن میں نہیں چاہتا کہ میری عدم موجودگی میں ان دونوں پر کچھ زیادہ ہی تشدد ہو جائے....!"

"کیا مطلب....!"

"النکھم ان دونوں کو پولیس سے تو بچا لایا ہے لیکن اپنے طور پر یہ معلوم کرنے کی کوشش کرے گا کہ وہ تو اس سازش میں شریک نہیں تھے۔!"

"یار سنو.... یہ دونوں تمہارے ہم قوم ہیں....!" عمران نے پر تشویش لہجے میں کہا۔

"یہی تو میں بھی سوچ رہا ہوں.... اور پھر یہ بھی ممکن ہے کہ وہ دونوں سچ مچ میری ہی تلاش میں وہاں آئے ہوں۔!"

دفعتاً.... النکھم کی دھاڑ سنائی دی....!" ارے تم ابھی یہیں موجود ہو۔!"

اور عمران بے تحاشا پھاٹک کی طرف دوڑ پڑا.... دوڑتا چلا گیا.... انداز ایسا ہی تھا جیسے ڈر کر بھاگا ہو۔ پھاٹک پر رک کر ایک بار مڑا تھا اور پھر دوڑنے لگا تھا....! وہ سبھی برآمدے میں نکل آئے تھے۔!

شام کے چھ بجے تھے.... عمران مسز گوہن کے مکان کے برآمدے میں آرام کرسی پر نیم دراز دھیرے دھیرے چیونگم کچل رہا تھا.... اچانک اسے ہپی مراد دکھائی دیا.... جو اسی طرف آرہا تھا۔!

عمران آرام کرسی سے اٹھ کر اس طرح آگے بڑھا جیسے اس کا استقبال کرنا چاہتا ہو۔!

"میں دوڑتا ہوا آیا ہوں....!" ہپی مراد بولا.... وہ بُری طرح ہانپ رہا تھا۔

"کیوں کیا ہوا....؟"

"وہی ہوا.... جس کا خدشہ تھا....! شام کی چائے میں انہیں کوئی نشہ آور چیز دی گئی....

جب وہ بیہوش ہوگئے تو انہیں ایک درخت سے الٹا لٹکا دیا گیا ہے....!"

"کیا وہ ہوش میں آگئے ہیں....!"

"نہیں.... ہوش میں آنے کا انتظار کیا جارہا ہے....!" ہپی مراد دردناک لہجے میں بولا۔!

"کچھ سوچو.... پتہ نہیں ان کے ساتھ کیا برتاؤ ہو....!"

"چلو.... دیکھیں....!"

"یوں چلنا خطرے سے خالی نہ ہوگا.... چھپ کر چلیں گے۔!"

"لل.... لیکن.... مم.... میں....!" عمران ہکلایا۔

"مرد بنو.... اتنے ڈرپوک کیوں ہو....!" ہپی مراد جھنجھلا گیا۔

"تو چلو.... چھپ کر چلیں....!"

ہپی مراد اسے عمارت کی پشت پر لے گیا۔ یہاں سے سرکنڈوں کی جھاڑیوں کا ایک گھنا سلسلہ دور تک پھیلتا چلا گیا تھا.... وہ اسی کی اوٹ میں النگھم کے زراعتی فارم کی طرف بڑھتے رہے۔ ان کی رفتار خاصی تیز تھی اس لئے اس جگہ تک پہنچنے میں زیادہ وقت صرف نہیں ہوا تھا۔!

ظفر اور جیمسن سچ مچ ایک درخت سے الٹے لٹکے نظر آئے.... لیکن آس پاس کوئی اور موجود نہیں تھا۔!

اور وہ دونوں بے ہوش نہیں تھے.... ظفر جیمسن سے کہہ رہا تھا.... "یور ہائی نس.... ایسی عیاشی کبھی خواب میں بھی نصیب نہ ہوئی ہوگی۔!"

"کیا ہم خواب نہیں دیکھ رہے....!"

"آپ خواب ہی دیکھ رہے ہوں گے.... لیکن مجھے یقین ہے کہ میں الٹا لٹکا ہوا ہوں۔!"

"اس دعویٰ کی دلیل....؟"

"آسمان نہیں دکھائی دیتا....!"

"تب تو ٹھیک ہی ہوگا....!"

"کیا ٹھیک ہوگا....!" جیمسن کے لہجے میں جھلاہٹ تھی۔!

"خاموش.... لڑکی ادھر آرہی ہے....!"

عمران نے بھی اسے دیکھ لیا تھا.... وہ خراماں خراماں اس درخت کی طرف چلی آرہی تھی۔

یہ دونوں ایسی جگہ چھپے ہوئے تھے جہاں سے دیکھ لئے جانے کا امکان نہیں تھا....!

"شام بڑی خوش گوار ہے۔!" ظفر نے لڑکی کو مخاطب کیا....!

لڑکی کچھ نہ بولی.... انہیں بغور دیکھتی رہی.... ظفر نے کہا "مہمان نوازی کا بہت بہت شکریہ۔! ہم اپنے گھر پر بھی اسی طرح آرام کرتے ہیں۔!"

"ہوں.... تو تم جانتے ہو کہ تمہارے ساتھ ایسا برتاؤ کیوں کیا گیا ہے۔!"

"لڑکی تلخ لہجے میں بولی....!"

"صرف میں جانتا ہوں....!" جیمسن بول پڑا۔

"کیا جانتے ہو....؟"

"تاکہ تمہیں اوپر سے بھی دیکھ سکیں۔!"

دفعتاً ڈاکٹر النکھم کی چنگھاڑ سنائی دی "تم وہاں کیا کر رہی ہو....؟"

لڑکی اچھل پڑی.... اور مڑ کر عمارت کی طرف بھاگ کھڑی ہوئی لیکن اس نے وہ راستہ اختیار نہیں کیا تھا جدھر سے ڈاکٹر نمودار ہوا تھا....!

"ہوش آ گیا تم دونوں کو....!" اس نے قریب پہنچ کر طنزیہ لہجے میں پوچھا۔

"تم دیکھ ہی رہے ہو....!" ظفر لاپروائی سے بولا۔

"اور اب تم مجھے بتاؤ گے کہ نیلی سے ماضی میں تمہارا کیا تعلق رہا ہے۔!"

"نیلی سے تعلق....!" ظفر کے لہجے میں حیرت تھی۔!

"ہاں.... کیا تم اسی کے لئے رچرڈسن کے گھر نہیں پہنچے تھے۔!"

"شاید تم نشے میں ہو.... کل رات سے پہلے میں نے اسے کبھی نہیں دیکھا....!"

"تم جھوٹے ہو.... تم دونوں جس طرح ایک دوسرے کو دیکھتے ہو اس میں شناسائی کا انداز پایا جاتا ہے۔!"

"تم بہت زیادہ وہمی معلوم ہوتے ہو ڈاکٹر....!" ظفر ہنس کر بولا۔

"جب تک تم اعتراف نہیں کر لو گے اسی طرح لٹکے رہو گے۔!" ڈاکٹر نے کہا اور عمارت کی طرف مڑ گیا۔

"یہ تو دوسرا ہی چکر معلوم ہوتا ہے۔!" ہپی مراد بڑبڑایا۔

عمران چپ چاپ لنگھم کو جاتے دیکھتا رہا۔!

اب اندھیرا پھیلنے لگا تھا.....!

"تم کیا سوچ رہے ہو.....!" ہپی عمران کے شانے پر ہاتھ رکھ کر بولا۔

"یہ لڑکی.... کیا نام لیا تھا اس نے نیلی.... بڑی حرافہ معلوم ہوتی ہے.... دوپہر کو میرے حسن کی تعریف کرتی رہی تھی.... اور اب یہ چکر....!"

"سوال تو یہ ہے کہ انہیں کیسے بچایا جائے....!"

"لٹکے رہنے دو...!" عمران نے لاپروائی سے کہا..."میں تمہاری طرح قوم کا درد نہیں رکھتا۔!"

"تم عجیب آدمی ہو....!"

"مجھے درخت پر چڑھنا نہیں آتا....!" عمران نے بُرا سا منہ بنا کر کہا۔!

"میں چڑھوں گا.... درخت پر.... تم نیچے کھڑے رہنا.... اس کا دھیان رکھنا کہ کہیں وہ سر کے بل نیچے نہ گر پڑیں۔!"

"میں بتاؤں....!" عمران ٹھنڈی سانس لے کر بولا۔"انہیں اتار کر تم مجھے لٹکا دینا....!"

"کیا بات ہوئی....!"

"وہی کرو.... جو میں کہہ رہا ہوں.... ورنہ تم بڑی مصیبت میں پھنسو گے.... ڈاکٹر کا کوئی ملازم اس کی جرأت نہیں کر سکتا لہٰذا ان لوگوں کا خیال تمہاری ہی طرف جائے گا۔!"

"تم ٹھیک کہتے ہو.... لیکن پھر تمہارا کیا ہوگا....؟"

"میری فکر نہ کرو.... لوگ بیوقوف سمجھ کر معاف کر دیتے ہیں۔!"

پھر یہ کام بڑی پھرتی سے ہوا تھا... عمران ان دونوں کو جھاڑیوں کے پیچھے لے جا کر بولا تھا۔!

"یہ لیجئے.... میری گاڑی کی کنجی.... بس یہاں سے سیدھے چلے جایئے گا....! آگے ایک عمارت ہے اس کی کمپاؤنڈ میں کھڑی ملے گی.... اب نہ دکھائی دیجئے گا ان اطراف میں۔!"

وہ دونوں خاموشی سے رخصت ہو گئے تھے۔!

اس بار نیلی اور ڈاکٹر لنگھم ساتھ آئے تھے.... عمران نے پیروں کی چاپ سن کر ڈرے ڈرے سے انداز میں چیخیں مارنی شروع کر دی تھیں۔! لیکن شائد وہ دونوں اندھیرے میں یہ نہیں

دیکھ سکے تھے کہ اب صرف ایک ہی آدمی درخت سے الٹا لٹکا ہوا ہے۔!

اچانک اس پر ٹارچ کی روشنی پڑی اور وہ زور سے چیخا....!" ارے باپ رے۔!"

"ہائیں....!" یہ ڈاکٹر النکھم کی آواز تھی.... "تم کہاں....!"

"خدا کے لئے مجھے بچاؤ........!" عمران گھگھیایا۔

"وہ دونوں کہاں ہیں....!" النکھم دھاڑا۔

"اس مصیبت سے نجات دلاؤ تو بتاؤں....!"

"نہیں....!" یہ لڑکی کی آواز تھی۔ "پہلے تم بتاؤ....!"

"میری گردن ٹوٹی جا رہی ہے.... اتارو.... مجھے .... مم .... میں مر رہا ہوں....!"
عمران نے گھٹی گھٹی سی آواز میں کہا۔!

کچھ دیر بعد النکھم کے ملازم اسے درخت سے نیچے اتار رہے تھے۔!
زمین پر قدم رکھتے ہی وہ لڑکھڑایا اور ڈھیر ہو گیا.... النکھم اسے اٹھوا کر عمارت میں لایا۔!
عمران نے اپنی "بے ہوشی" برقرار رکھی اور ان دونوں کی گفتگو سنتا رہا... لڑکی کہہ رہی تھی

"یہ بہت بُرا ہوا.... یہ کم بخت نہ جانے کون ہے.... اور کیا کرتا پھر رہا ہے۔!"

"ہوش میں آنے دو....! سب معلوم ہو جائے گا....!" النکھم بولا۔ ! عمران نے اس کے لہجے میں فکر مندی محسوس کی تھی۔!

کچھ دیر بعد وہ بوکھلا کر نہ صرف اٹھ بیٹھا بلکہ وہاں سے نکل بھاگنے کی کوشش بھی کر ڈالی.... النکھم نے جھپٹ کر اسے پکڑ لیا۔!

"مم.... مرا.... بچاؤ.... بچاؤ....!" عمران چیخنے لگا....!

"اے اب ہوش میں آ جاؤ ورنہ جان سے مار دوں گا۔!"

"کیوں.... کیوں....؟" عمران ہونقوں کی طرح اس کی شکل دیکھنے لگا۔!

"وہ دونوں چور کہاں گئے....!" النکھم اسے جھنجھوڑ کر دھاڑا۔!

"چچ.... چور....!"

"ہاں.... چور.... مہمان بن کر آئے تھے اور میرا پرس لے بھاگنے کی کوشش کی تھی.... میں نے سزا کے طور پر انہیں الٹا لٹکا دیا تھا....!" النکھم غرایا۔

"صرف چور ہی نہیں بلکہ وہ ڈاکو اور قاتل تھے....!" عمران خوف زدہ سی آواز میں بولا۔

"مگر تم کیوں لٹکے ہوئے تھے ان کی جگہ....!" لڑکی نے نرمی سے پوچھا۔

"پپ....پانی....ایک گلاس پانی....میرا دم گھٹا جارہا ہے۔!"

پانی منگوایا گیا.... عمران اب بھی بالکل اسی طرح چاروں طرف دیکھے جارہا تھا.... جیسے اپنی آنکھوں پر یقین نہ آرہا ہو۔!

پانی پی کر وہ یکلخت بولنے لگا...."میری شامت ہی آئی تھی کہ شام کو ٹہلتا ہوا ادھر آنکلا تھا.... ان دونوں کو درخت سے لٹکا دیکھ کر قریب سے ان کی خیریت معلوم کرنے کی سوجھی.... وہ میری خوشامد کرنے لگے کہ انہیں اس مصیبت سے نجات دلاؤں.... میں نے پوچھا....! مصیبت آئی کیوں تو بولے یہ ڈاکٹر النگھم پاگل معلوم ہوتا ہے یونہی خواہ مخواہ اپنے نوکروں کو حکم دے دیا کہ ہمیں باندھ کر لٹکادیں.... مجھے ان پر ترس آیا.... اور میں درخت پر چڑھ گیا.... رسی ڈھیلی کرکے انہیں زمین پر پہنچایا اور جب درخت سے اترا تو دونوں مجھ پر ٹوٹ پڑے اور میرا گلا گھونٹنا شروع کردیا....! بس اتنا ہی یاد ہے.... دوبارہ ہوش آیا تو خود میں الٹا لٹکا ہوا تھا....!"

"نہیں.... نہیں....!" لڑکی بولی...."یہ بے چارہ رحم کے قابل ہے۔!"

"مجھ پر رحم کیا تو خدا تم پر بھی رحم کرے گا....!" عمران روہانسا ہو کر بولا۔

"چلے جاؤ.... نکلو یہاں سے ورنہ سچ مچ مار ڈالوں گا....!"

"اندھیرے میں اکیلے تو نہ جاسکوں گا....!" عمران نے خوف زدہ لہجے میں کہا۔!

"واقعی بہت ڈرپوک ہو....!" لڑکی ہنس پڑی۔

"اندھیرا نہ ہو تو بالکل نہیں ڈرتا....!"

"تم خواہ مخواہ اس کی طرف داری کررہی ہو....!" النگھم نے لڑکی کو گھورا۔!

"صورت ہی سے یتیم معلوم ہوتا ہے....!" لڑکی بولی۔

"دوبارہ یتیم ہوچکا ہوں....!"

"دوبارہ کیسے....؟"

"یہ نہ بتاؤں گا.... میرا ذاتی معاملہ ہے....!"

"میں کہتا ہوں تم خاموش کیوں نہیں رہتیں....!" النگھم نے پھر لڑکی کو ڈانٹا....!

"اسے پال لو ڈاکٹر.... جی بہلے گا۔!" لڑکی اس کے لہجے کی پرواہ نہ کر کے اٹھلائی۔

"اوہ.... میں یہ بھول ہی گیا تھا کہ یہ ایک اچھی پڑوسن کا مہمان ہے۔" لنکھم چونک کر بولا۔

"اگر تم چاہو تو رات یہاں گذار سکتے ہو.... میں مسز گوہن کو فون کر دوں گا۔!"

"بہت بہت شکریہ....!" عمران کی آنکھوں میں تشکر کے آنسو چھلک آئے۔

لڑکی اس سے متاثر معلوم ہوتی تھی....! اس نے کہا۔ "رات کا کھانا ہمارے ساتھ کھاؤ۔!"

"بہت بہت شکریہ....!"

اس کے بعد عمران نے چپ سادھ لی.... لنکھم وہاں سے چلا گیا تھا.... لڑکی سامنے والے صوفے پر نیم دراز عمران کو ادھ کھلی آنکھوں سے دیکھے جا رہی تھی.... اتنے میں ہی مراد اندر داخل ہوا۔!

"تم کہاں تھے....!" لڑکی نے اس سے پوچھا۔!

"سکون کی تلاش میں دور تک نکل گیا تھا....!"

"واپسی ہوئی یا نہیں....!" لڑکی نے ہنس کر سوال کیا۔!

"اب واپسی ناممکن ہے....!" وہ ٹھنڈی سانس لے کر بولا اور عمران کے قریب بیٹھ گیا۔

لڑکی اسے بتانے لگی کہ کس طرح دونوں قیدی فرار ہو گئے....!

"ڈاکٹر نے غلطی کی.... انہیں پولیس کے حوالے کر دینا تھا....!" ہپی نے کہا۔

لڑکی کچھ نہ بولی!... وہ پھر پہلے ہی کے سے انداز میں عمران کو دیکھنے لگی تھی....! عمران بوکھلا کر کبھی چھت کی طرف دیکھتا اور کبھی ہپی مراد کو دیکھنے لگتا....!

"اسے اس طرح نہ دیکھو....!" ہپی نے لڑکی سے کہا۔ "یہ کبوتر کی طرح معصوم ہے۔!"

"جنگلی بکروں کی طرح حلق نہ پھاڑو....!" لڑکی نے غصیلے لہجے میں کہا اور اٹھ کر دوسرے کمرے میں چلی گئی۔

ہپی کچھ کہنے ہی والا تھا کہ ایک ملازم نے آ کر کھانے کے کمرے میں چلنے کو کہا۔

کھانے کے بعد ڈاکٹر لنکھم نے پائپ سلگایا اور عمران کو گھورتا ہوا بولا۔

"تم تمباکو کیوں نہیں پیتے....!"

"والدین نے سکھایا ہی نہیں.... میں بہت نالائق آدمی ہوں تم مجھ میں ایسی بہت سی

خامیاں پاؤ گے۔!"

"کبھی آدمیوں میں نہیں رہے....!" لڑکی بول پڑی۔

"آج تک کوئی ملا ہی نہیں....!"

"تم ٹھیک کہتے ہو گے.... مجھے بھی آج تک کوئی نہیں ملا۔!" ہپی مراد بولا۔

"اپنے جیسے ریچھ تو ملے ہی ہوں گے....!" لڑکی نے ہنس کر کہا۔!

انکھم دروازے کے قریب کھڑا تھا.... اچانک اس کے حلق سے عجیب سی آواز نکلی اور وہ اچھل کر دور جا گرا.... عمران نے دروازے میں ایک بڑا سا نیلے رنگ کا ہاتھ دیکھا تھا....!

وہ دروازے کی طرف جھپٹا.... ہپی مراد ڈاکٹر انکھم کی جانب دوڑ پڑا تھا۔ لڑکی کھڑی چیخیں مار رہی تھی۔!

"زندہ ہے.... زندہ ہے....!" دفعتاً ہپی مراد چیخا۔!

لڑکی اس کی طرف متوجہ ہو گئی.... ڈاکٹر فرش پر چت پڑا گہری گہری سانسیں لے رہا تھا۔!

اس کی آنکھیں کھلی ہوئی تھیں اور وہ پلکیں جھپکائے بغیر چھت کو گھورے جا رہا تھا۔!

"ڈاکٹر.... ڈاکٹر....!" لڑکی نے اس پر جھکتے ہوئے آوازیں دیں۔!

ڈاکٹر نے ہاتھ اٹھا کر اسے خاموش رہنے کا اشارہ کیا تھا۔!

ہپی مراد اسے اٹھانے کی کوشش کرنے لگا۔!

"ارے وہ کہاں گیا....!" لڑکی یک بیک چونک کر بولی۔!

"اس نے کچھ دیکھا تھا اسی کے پیچھے بھاگتا چلا گیا ہو گا....!" ہپی نے کہا۔

"کیا دیکھا تھا....؟"

"نیلا ہاتھ.... کیا تم نے نہیں دیکھا تھا۔!"

"نہیں....!" لڑکی دوبارہ خوف زدہ نظر آنے لگی۔!

"ہاں وہی ہاتھ تھا.... میں پورے یقین کے ساتھ کہہ سکتا ہوں۔!"

انکھم اٹھ بیٹھا تھا.... اس نے بھرائی ہوئی آواز میں کہا۔ "اگر میں نے اسے دیکھ نہ لیا ہوتا تو میرا بھی وہی حشر ہوتا۔!"

وہ مزید کچھ کہنے والا تھا کہ باہر سے کسی گاڑی کے رکنے کی آواز آئی اور وہ استفہامیہ انداز میں

لڑکی کی طرف دیکھنے لگا.... اس کے بعد شاید پھر انجن اسٹارٹ ہوا تھا اور ایسا معلوم ہونے لگا تھا جیسے وہ گاڑی سیدھی اسی کمرے میں گھسی چلی آ رہی ہو....! ڈاکٹر بوکھلا کر کھڑا ہو گیا۔

اتنے میں دو ملازم عمران کو گھسیٹتے ہوئے کمرے میں داخل ہوئے آٹو موبائیل انجن کی سی آواز دراصل عمران کے حلق سے نکل رہی تھی.... پھر جیسے ہی ملازم رکے بریکوں کی سی چڑچڑاہٹ بھی اس کے حلق سے نکلی۔!

"کیا ہے....!" ڈاکٹر انہیں گھورتا ہوا غرایا۔

"یہ جھاڑیوں میں گھسے ہوئے موٹر کی طرح گھر گھرا رہے تھے۔!" ایک نوکر بولا۔

اس اطلاع کے بعد عمران نے پھر وہی حرکت شروع کر دی.... کبھی انجن کی آواز نکالتا اور کبھی ہارن کی.... اس کے باوجود چہرے پر بلا کی سنجیدگی طاری تھی۔!

"شاید خوف کی وجہ سے اس کا دماغ الٹ گیا ہے....!" ہپی مراد نے ڈاکٹر سے کہا اور عمران کو ملازموں کی گرفت سے رہائی دلا کر ایک طرف بٹھا دیا۔!

وہ اسے پر تشویش نظروں سے دیکھے جا رہے تھے.... ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے ڈاکٹر اپنی بپتا بھول گیا ہو۔!

"اسے چپ کراؤ.... ورنہ میں بھی پاگل ہو جاؤں گا....!" ڈاکٹر نے خوف زدہ سے لہجے میں ہپی مراد سے کہا۔

ٹھیک اسی وقت تیسرے ملازم نے کمرے میں داخل ہو کر کسی خاتون کی آمد کی اطلاع دی۔!

"اسے سٹنگ روم میں بٹھاؤ....!" لڑکی بولی.... لیکن قبل اس کے کہ ملازم واپسی کے لئے مڑتا روشی اندر گھس آئی، عمران بدستور آٹو موبائیل انجن بنا ہوا تھا۔!

"یہ.... یہ.... کیا ہے....؟" روشی نے ان سبھوں کو گھورتے ہوئے کہا۔ "مجھے معلوم ہوا تھا کہ یہاں میرے دوست کے ساتھ کوئی بُرا برتاؤ ہوا ہے۔!"

"خدا کے لئے اسے یہاں سے لے جاؤ....!" ڈاکٹر عمران کی طرف ہاتھ اٹھا کر بھرائی ہوئی آواز میں بولا۔ "ورنہ ہم سب پاگل ہو جائیں گے۔!"

"یہ کیا ہو رہا ہے.... خاموش رہو....!" روشی نے آگے بڑھ کر عمران کو جھنجھوڑتے ہوئے کہا۔!

"گھر.... گھر.... گھرپ.... ہپ....!" عمران نے سختی سے ہونٹ بھینچ لئے لیکن بُری طرح کانپے جارہا تھا۔

"ڈاکٹر....!" روشی النکھم کی طرف مڑ کر بولی.... "تم نے اچھا نہیں کیا۔!"

"میں نے کچھ بھی نہیں کیا.... میں خود مرتے مرتے بچا ہوں۔!"

"پوری بات کیوں نہیں بتاتے۔!"

"مجھ پر بھی اس نیلے ہاتھ نے حملہ کیا تھا.... یہ ڈر کر بھاگا.... پھر میرے ملازموں نے اسے جھاڑیوں سے نکالا جہاں چھپا ہوا یہ ایسی ہی آوازیں نکال رہا تھا۔!"

"نیلا ہاتھ....!" روشی کے چہرے پر حیرت کے آثار نظر آئے۔

"ہاں نیلا ہاتھ....!" ہپی مراد بولا۔ "تم براہِ کرم اپنے ساتھی کو یہاں سے لے جاؤ.... ہم سب بہت پریشان ہیں۔!"

"نیلا ہاتھ تو ہم سب کی پریشانی ہے۔!" روشی نے خوف زدہ سی آواز میں کہا۔

"اس کی بات پر یقین نہ کرو....!" عمران النکھم کی طرف ہاتھ اٹھا کر بولا۔ "یہ مر چکا ہے میں نے اسے مرتے دیکھا تھا۔!"

"اگر میں نے بے تحاشہ الٹی چھلانگ نہ لگائی ہوتی تو یقیناً اس وقت میرا جسم بے روح ہوتا۔!"

"مم.... مجھے لے چلو یہاں سے....!" عمران روشی کی طرف دیکھ کر گھگھیایا۔

"چلو اٹھو....!"

"اندھیرے میں پیدل نہیں جاؤں گا۔!"

"گاڑی لائی ہوں....!"

وہ دونوں تنہا باہر نکلے تھے کوئی انہیں رخصت کرنے کے لئے گاڑی تک نہیں آیا تھا!

واپسی پر روشی نے پوچھا.... "کیا تم کسی درخت سے الٹے لٹکا دیئے گئے تھے۔!"

"تمہیں کیسے معلوم ہوا....؟"

"مسز گوہن کے ایک ملازم نے بتایا تھا اسی لئے تو دوڑی چلی آئی تھی۔!"

"آہ... تم مجھے الٹا لٹکا دیکھنا چاہتی تھیں.... اس لڑکی کے لئے میں سب کچھ کر سکتا ہوں۔!"

"کس لڑکی کے لئے....؟"

"لنکھم کی سیکریٹری....!"

"دماغ تو نہیں چل گیا....؟"

"آج رات اسے پار کر لائیں تو کیسی رہے....!"

"بکواس مت کرو.... نیلے ہاتھ کا کیا قصہ ہے....؟"

"لنکھم سنا چکا ہے....اس سے زیادہ میں کچھ نہیں جانتا....ہاں تو وہ لڑکی....!"

"شٹ اپ....میں تمہیں یہاں مسز گوہن کے لئے لائی ہوں۔!"

"ان سے کہو پہلے آئینے میں اپنی شکل دیکھیں....لنکھم کی سیکریٹری سے زیادہ حسین نہیں ہیں۔!"

"اچھا اب کچھ نہ کہوں گی....!" روشی جھنجھلا گئی۔!

"مسز گوہن کے چہرے کی کھال ڈھیلی ہو چکی ہے۔!"

"میں تمہارے جبڑے ڈھیلے کر دوں گی ورنہ خاموش رہو۔!"

"اچھی بات ہے لنکھم اور رچرڈسن کے کسی مشترکہ دشمن کا نام بتاؤ۔!"

"مسز گوہن ہی اس پر بھی روشنی ڈال سکے گی۔!"

"آہا....ہمارے پیچھے بھی کوئی گاڑی ہے....لیکن تم اسی رفتار سے چلتی رہو۔!"

"میرا خیال ہے کہ تم کسی خاص نتیجے پر پہنچ گئے ہو۔!"

"اسی نتیجے پر پہنچا ہوں کہ نیلی مسز گوہن سے زیادہ خوبصورت ہے۔!"

"شٹ اپ....!"

مسز گوہن کے فارم میں پہنچ کر روشی نے گاڑی روکی اور انجن بند کر دیا پھر وہ گاڑی سے اتر ہی رہے تھے کہ دوسری گاڑی بھی وہیں آر کی۔!

"میں غلط فہمی رفع کرنے آئی ہوں....!" دوسری گاڑی سے لنکھم کی سیکریٹری کورنیلیا کی آواز آئی۔اور پھر گاڑی سے اتر کر ان کے قریب آکھڑی ہوئی۔

"ہم نے تمہارے ساتھی سے کوئی بُرا برتاؤ نہیں کیا۔" اس نے روشی کو مخاطب کر کے کہا اور الٹے لٹکنے کی وہی داستان دہرادی جو عمران سے سنی تھی۔!

"اچھا.... تو یہ خود تمہاری حماقت تھی....!" روشی نے غصیلے لہجے میں عمران سے کہا۔

"مجھے کیا معلوم تھا کہ وہ مجھے ہی لٹکا کر بھاگ نکلیں گے۔!"

"اور پھر ہم سب نے دیکھا کہ اس منحوس ہاتھ نے ڈاکٹر کا خاتمہ کر دینے کی بھی کوشش کی....!" لڑکی ٹھنڈی سانس لے کر بولی۔ "ایسی صورت میں یہی تو سوچا جاسکتا ہے کہ ان دونوں کا اس ہاتھ سے ضرور کوئی تعلق تھا۔!"

"ڈاڑھی والے کا رہا ہوگا.... دوسرا تو کافی خوبصورت تھا...!" عمران نے اپنی رائے ظاہر کی۔!

"تم واقعی بالکل احمق ہو....!" لڑکی جھنجھلا گئی۔

"خاموش رہو....!" روشی نے عمران کے شانے پر ہاتھ مار کر کہا۔!

"اور ہاں.... میں مسز گوہن سے بھی ملنا چاہتی ہوں....!" لڑکی بولی۔

وہ سٹنگ روم میں آئے.... مسز گوہن شاید روشی کی واپسی کی منتظر تھی انہیں دیکھتے ہی صوفے سے اٹھ گئی۔

فطری بات تھی کہ روشی سب سے پہلے ڈاکٹر النگھم پر حملے ہی کا ذکر کرتی۔!

مسز گوہن بہت زیادہ پریشان نظر آنے لگی تھی۔ ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے وہ کچھ کہنا چاہتی ہو لیکن مناسب الفاظ نہ مل رہے ہوں۔

روشی خاموش ہوئی تو النگھم کی سیکریٹری نے کہا۔!"مسز گوہن ڈاکٹر نے کہا ہے.... اب میری زندگی کا کوئی اعتبار نہیں.... پتہ نہیں کون ہمارے پیچھے پڑ گیا ہے.... لہٰذا آپ کی امانت واپس کر رہا ہوں۔!"

خاموش ہو کر اس نے اپنے پرس سے ایک منقش چوبی ڈبہ نکالا تھا اور مسز گوہن کی طرف بڑھا دیا گیا۔

"اوہو.... اچھا....!" مسز گوہن چونک کر ہاتھ بڑھاتی ہوئی بولی۔ "میں تو بھول ہی گئی تھی....!" اس نے ڈبہ لے کر میز پر رکھ دیا۔!

"اچھا اب میں جا رہی ہوں....!" نیلی نے کہا اور دروازے کی طرف مڑنے لگی۔

"اکیلے ہی....!" عمران بوکھلا کر بولا۔ "اندھیرے میں....!"

وہ اس کی طرف دیکھ کر مسکرائی اور آگے بڑھتی چلی گئی۔!

"مجھے اس لڑکی پر ترس آرہا ہے....!" عمران نے ٹھنڈی سانس لی....!

"کیوں....؟" روشی نے اُسے گھور کر پوچھا۔

"کچھ دیر بعد یہ بیچاری ڈاکٹر کی لاش کے پاس تنہا ہو گی۔!"

"خاموش رہو....!" مسز گوہن خوف زدہ لہجے میں چیخی۔!

"اس ڈبے میں کیا ہے....!" روشی نے کچھ دیر بعد مسز گوہن سے پوچھا۔!

"گلوبند....!"

"مگر تم زیورات تو استعمال نہیں کرتیں۔!"

"نہیں کرتی لیکن.... یہ بہت مناسب وقت پر میرے پاس پہنچا ہے۔!" مسز گوہن نے ڈبہ اٹھا کر روشی کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔!

ڈبے میں قدیم مشرقی طرز کا ایک طلائی گلوبند تھا....! عمران بھی دور بیٹھا اسے کنکھیوں سے دیکھتا رہا۔

"دس سال پہلے کی بات ہے....!" مسز گوہن ٹھنڈی سانس لے کر بولی۔ "ایک جوگی نے گوہن کو تحفتہً دیا تھا اور کہا تھا کہ یہ گلوبند جادوئی اثرات رکھتا ہے.... اگر کسی عورت پر مصیبتوں کا نزول ہو رہا ہو تو وہ اس گلوبند کو پہن لینے کے بعد ان سے محفوظ رہ سکتی ہے۔!"

"ارے مجھے پہنا دو..!" عمران کپکپاتی ہوئی آواز میں بولا۔ "ڈر کے مارے میرا دم نکلا جارہا ہے۔"

"اس سے کہو خاموش رہے....!" مسز گوہن جھلا گئی اور عمران نے دونوں ہاتھوں سے اپنا منہ دبا لیا۔

"پہلے بھی اسے کبھی آزمایا ہے....!" روشی نے پوچھا۔

"نہیں.... میرے لئے تو یہ نوادر میں سے تھا.... نوادر اکٹھا کرنے کا شوق بھی رکھتی ہوں.... لیکن اب سوچتی ہوں کہ مجھے اسے استعمال کرنا چاہئے۔!"

"ایک منٹ....!" عمران ہاتھ اٹھا کر بولا۔ "یہ ڈاکٹر النگھم کے پاس کیسے پہنچا تھا۔!"

"میں کہتی ہوں تم دخل اندازی مت کرو....!" مسز گوہن بھڑک اٹھی۔

"یہ کام کی بات پوچھی ہے اس نے....!" روشی نے کہا۔ "میں بھی یہی سوال کرتی۔!"

مسز گوہن کچھ دیر خاموش رہ کر بولی۔ "ایک ماہ پہلے کی بات ہے.... النگھم اس کی نقل تیار

کرانے کے لئے مجھ سے عاریتاً لے گیا تھا....!"

"کیا اسے یہ بھی معلوم تھا کہ یہ جادوئی اثرات کا حامل ہے....!" عمران نے پوچھا۔

"ہاں....جوگی کی کہی ہوئی بات میں سب کو بتاتی ہوں....!"

عمران نے ہونٹ بھینچ کر روشی کی طرف دیکھا....!

"تو بہر حال اب تم اتنی پریشان ہو کہ اس کی جادوئی حیثیت کو آزماؤ گی....!" روشی نے کہا۔

"کیا یہ فطری امر نہ ہوگا..ایسے حالات میں آدمی موہوم سہاروں کی طرف بھی لپکتا ہے۔!"

"کیا میں پوچھ سکتا ہوں کہ تم کیوں پریشان ہو....!"

مسز گوہن پھر جھنجھلا کر کچھ کہنے ہی والی تھی کہ روشی ہاتھ اٹھا کر بولی۔ "اب یہ ڈھنگ کے سوالات کر رہا ہے اس لئے ہو سکتا ہے کہ تمہاری پریشانیاں رفع ہو جائیں۔!"

"کیا مطلب....؟"

"بس یہی سمجھ لو کہ یہ بھی مجھے کسی جادوگر سے تحفتہً ملا تھا....!"

"میرا مذاق نہ اڑاؤ....!" مسز گوہن مغموم لہجے میں بولی....!

"میں تمہیں دشواریوں سے نکالنا چاہتی ہوں اسی لئے اس کو ساتھ لائی تھی۔!"

مسز گوہن کے چہرے پر کشمکش کے آثار تھے ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے وہ زبان کھولتے ہوئے ہچکچا رہی ہو....!

"یقین کرو....ہم تمہارے لئے اپنی زندگیاں تک داؤ پر لگا دیں گے....!" روشی نے کہا۔

عمران نے گلوبند روشی کے ہاتھ سے لے لیا تھا اور اسے الٹ پلٹ کر دیکھ رہا تھا۔ دفعتاً ایک ملازم نے کمرے میں داخل ہو کر ہانپتے ہوئے کہا "پولیس....!" اس سے پہلے انہوں نے کسی گاڑی کی آواز سنی تھی....ملازم عمران کی طرف متوجہ تھا۔!

"شاید وہ مجھے پوچھ رہے ہوں گے....!" عمران نے گلوبند کو پتلون کی جیب میں ڈالتے ہوئے کہا۔

"جی ہاں....!" ملازم نے جواب دیا.... مسز گوہن بہت زیادہ بدحواس نظر آنے لگی تھی۔

ملازم نے اس بار مسز گوہن کو مخاطب کر کے کہا۔ "پولیس آفیسر آپ سے ملنا چاہتا ہے۔!"

"اچھا....اچھا....اسے اندر لے آؤ....!"

عمران جانتا تھا کہ فیاض کے علاوہ اور کوئی نہ ہوگا.... رچرڈسن کی موت کے سلسلے میں ظفر اور جیمسن کے نام بھی اس تک پہنچے ہوں گے اور وہ پہلے لنکھم کے پاس گیا ہوگا.... اس کے بعد ادھر کا رخ کرنا لازمی ٹھہرا....!

"مم.... میں ذرا باتھ روم....!" عمران نے روشی کی طرف دیکھ کر کہا اور کمرے سے نکل گیا..! ملازم باہر جا چکا تھا... روشی نے ذرا ہی دیر بعد کیپٹن فیاض کو کمرے میں داخل ہوتے ہوئے دیکھا اور حیرت ظاہر کرنے کی بجائے زبردستی اپنے لہجے میں چہکار پیدا کرتی ہوئی آگے بڑھی۔

"ہیلو کیپٹن.... ہاؤ ڈو یو ڈو....!"

"ہوں تو آپ بھی ہیں....!" فیاض نے پھیکی سی مسکراہٹ کے ساتھ کہتے ہوئے مصافحہ کے لئے ہاتھ بڑھا دیا!

روشی نے مسز گوہن سے اس کا تعارف کرایا!

"میں ڈاکٹر لنکھم کے پاس سے آرہا ہوں....!" فیاض بولا۔

"مم.... مجھے اطلاع ملی ہے کہ اس پر بھی اسی پراسرار ہاتھ نے حملہ کیا تھا....!" مسز گوہن کی آواز کانپ رہی تھی۔!

"مجھے صرف ان دو آدمیوں سے سروکار ہے جنہیں ڈاکٹر لنکھم نے درخت سے الٹا لٹکا رکھا تھا۔!" فیاض روشی کی طرف دیکھتا ہوا بولا۔

"ڈاکٹر لنکھم نے جسے الٹا لٹکا رکھا تھا وہ یہیں ہے۔!" روشی نے ناخوش گوار لہجے میں کہا۔

"میں جیمسن اور ظفر الملک کی بات کر رہا ہوں....!"

"میں ان کے بارے میں کچھ نہیں جانتی۔!"

"کیا یہ دونوں آپ کے پرانے شناسا ہیں مسز گوہن....!" فیاض اس کی طرف مڑا۔

"میرے لئے دونوں نام نئے ہیں۔!"

"میں مس روشی اور مسٹر علی عمران کی بات کر رہا ہوں۔!"

"روشی سے پرانے تعلقات ہیں مسٹر علی عمران پہلی بار یہاں آئے ہیں۔!"

اتنے میں عمران ڈرائنگ روم میں داخل ہوا۔ وہ لباس تبدیل کر چکا تھا.... اور ایک شریف آدمی کی طرح فلٹ ہیٹ بھی سر پر جما رکھی تھی۔ اندر پہنچ کر فلٹ ہیٹ اتارتا ہوا کسی قدر خم

ہوا.... اور پھر سیدھا کھڑا ہو کر اس اسٹینڈ کی طرف بڑھا جس پر ٹوپیاں لٹکائی جاتی تھیں.... فلٹ ہیٹ بڑے سلیقے سے لٹکا کر فیاض کی طرف مڑا۔

"تم کیا کرتے پھر رہے ہو....!" فیاض غرایا۔

"جس راستے پر تم نے ڈالا ہے آنکھ بند کر کے دوڑا جا رہا ہوں....!"

"کیا مطلب....؟"

"یہ پھر بتاؤں گا.... فی الحال تم یہاں اپنی آمد کا مقصد بتاؤ۔!"

"ظفر الملک اور جیمسن....!"

"وہ دونوں مجھے الٹا لٹکا کر فرار ہو گئے....!" عمران بائیں آنکھ دبا کر مسکرایا۔

"سوال یہ ہے کہ رچرڈسن کے گھر ان کی موجودگی کا کیا مقصد تھا....!"

"وہ دونوں وہاں ہپی مراد کی تلاش میں گئے تھے۔!"

"کیوں....؟"

"میں نے ان سے کہا تھا کہ وہ کسی ایسے آدمی کو تلاش کریں جس کی آواز کیپٹن فیاض کی آواز سے ملتی جلتی ہو اور اگر تم ڈاکٹر النگھم کے گھر سے آ رہے ہو تو تم نے محسوس کیا ہو گا کہ ہپی مراد بالکل تمہاری ہی طرح بولتا ہے۔!"

"میں نے دھیان نہیں دیا....!" فیاض نے بُرا سا منہ بنا کر کہا۔

"ڈاکٹر النگھم ان دونوں کو اپنے ساتھ یہاں کیوں لایا تھا.... اس نے انہیں پولیس کے حوالے کیوں نہیں کر دیا تھا۔!"

"میں نہیں جانتا....!"

"تو پھر یہاں کیوں آئے ہو....!"

"نیلے ہاتھ کی کہانی سننے اور ان دونوں سے متعلق معلومات حاصل کرنے۔!"

"نیلا ہاتھ ڈاکٹر النگھم کی طرف جھپٹا تھا اور وہ دونوں نالائق مجھے درخت سے الٹا لٹکا کر میری گاڑی لے بھاگے۔!"

"آخر یہ سب کیا ہو رہا ہے....!" مسز گوہن نے خوف زدہ لہجے میں دخل اندازی کی....!

"میں رچرڈسن کی موت سے متعلق تفتیش کر رہا ہوں.... مجھے معلوم ہوا ہے، رچرڈسن اور

متوفی فوجی اتاشی دونوں ہی آپ کے دوست تھے اور یہاں آتے رہتے تھے۔!"

"جی ہاں.... وہ میرے دوست تھے۔!"

"رینا ولیمز کے بارے میں آپ کیا جانتی ہیں۔!"

"بس یہی کہ وہ کرنل کی سیکریٹری تھی....!"

"آخری بار آپ سے کب ملی تھیں....!"

"کوئی پندرہ دن پہلے دونوں ساتھ ہی یہاں آئے تھے اس کے بعد کسی سے بھی میری ملاقات نہیں ہوئی تھی۔!"

"ہوں.... اب تم میرے ساتھ آؤ....!" فیاض نے عمران سے کہا۔!

"برآمدے سے آگے نہ جاسکوں گا۔!"

"کیوں....؟"

"میں یہاں چھٹیاں گذار رہا ہوں کیونکہ سلیمان کے مطالبات پورے کرنے کے قابل نہیں رہا.... آج آٹا ختم کل گھی ختم اور پرسوں مونگ کی دال....!"

"میں تم سے صرف اس ہاتھ کے بارے میں پوچھنا چاہتا ہوں.... تم اس وقت لنگھم کے پاس ہی موجود تھے جب اس پر حملہ ہوا تھا....!"

"اب کیسی طبیعت ہے اس کی....؟"

"بُری طرح نروس ہے....!"

"میں نے دیکھا تھا.... وہ صرف ایک ہاتھ تھا.... جو لنگھم پر حملہ کرنے کے بعد فضا میں تیرتا ہوا باہر پھیلے ہوئے اندھیرے میں گم ہو گیا تھا۔!"

"صرف ہاتھ....؟"

"صرف ہاتھ کیپٹن فیاض.... کہنی تک لمبا ہاتھ.... کوٹ کی آستین نما غلاف میں....!"

"کس سمت گیا تھا....؟"

"برآمدے سے آگے میں اسے دیکھ ہی نہیں سکا تھا....!"

"کیا تم سچ مچ اتنے خائف تھے کہ تمہارا دماغ الٹ گیا تھا۔!"

"بہت ہی ذاتی قسم کا سوال ہے اس کا جواب تمہاری رپورٹ میں درج کرانے سے میرا

مستقبل تباہ ہو سکتا ہے۔!"

اچانک انہوں نے مسز گوہن کی چیخ سنی اور اس کی طرف متوجہ ہو گئے اس کی آنکھیں بند تھیں اور ہاتھ اس اسٹینڈ کی طرف اٹھا ہوا تھا جس پر عمران نے فلٹ ہیٹ لٹکائی تھی وہ ادھر پلٹے نیلا ہاتھ عمران کی فلٹ ہیٹ اپنے پنجے میں جکڑے ہوئے کھڑکی سے باہر جا رہا تھا۔!

"چلو....!" عمران فیاض کا ہاتھ پکڑ کر کھینچتا ہوا دروازے کی طرف جھپٹا۔ وہ باہر پہنچے تھے لیکن وہ ہاتھ کہیں نہ دکھائی دیا۔!

"جتنی جلد ممکن ہو لنکھم تک پہنچو....!" عمران فیاض کو جھنجھوڑ کر بولا۔

اب ان کی گاڑی تیز رفتاری سے لنکھم کے فارم کی طرف جا رہی تھی....! عمارت کے پاس پہنچ کر جیسے ہی فیاض نے بریک لگائے عمران سیٹ سے کود کر برآمدے کی طرف جھپٹا.... فیاض اور اس کے دونوں ماتحت بھی بالکل اسی کے سے انداز میں عمارت کی جانب بڑھے تھے۔!

"ڈاکٹر.... ڈاکٹر....!" عمران آوازیں دیتا ہوا اندر گھستا چلا گیا۔

"کیا ہے....؟ تم پھر دکھائی دیئے....!" ڈاکٹر سامنے آکر دھاڑا۔!

اتنے میں فیاض اور اس کے ماتحت بھی وہاں پہنچ گئے۔!

"مم.... مسز.... گوہن....!"

"کیا ہوا مسز گوہن کو....؟"

"نن.... نیلا ہاتھ....!"

"نہیں....!" ڈاکٹر بوکھلائے ہوئے انداز میں چیخا.... پھر آگے بڑھ کر عمران کو جھنجھوڑتا ہوا بولا۔ "مجھے کوئی بُری خبر نہ سنانا....!"

"نن.... نیلا.... ہاتھ....!"

"میرے خدا....!" ڈاکٹر دونوں ہاتھوں سے سر تھام کر کرسی پر گر گیا۔

فیاض متحیرانہ نظروں سے دونوں کو دیکھے جا رہا تھا۔ اچانک عمران نے زوردار قہقہہ لگایا اور ڈاکٹر اچھل پڑا۔ پھر مٹھی بھینچ کر عمران کی طرف بڑھتا ہوا غرایا۔!"چلے جاؤ یہاں سے پاگل آدمی ورنہ ٹھوکریں مار مار کر ختم کر دوں گا۔!"

"پوری بات تو سن لو.... نیلا ہاتھ میری فلٹ ہیٹ لے گیا مسز گوہن بالکل بخیریت ہے۔!"

"یہ کیا بکواس کر رہا ہے....!" ڈاکٹر فیاض کی طرف دیکھ کر دھاڑا۔

"یہ ٹھیک کہہ رہا ہے....!" فیاض نے سرد لہجے میں کہا۔

"تو پھر میں کیا کروں....؟"

"میں تمہیں صرف یہ بتانے آیا ہوں ڈاکٹر کہ جس طرح وہ تمہارا پائپ لے گیا تھا اسی طرح میری فلٹ ہیٹ بھی لے گیا....!"

"پپ....پائپ کیا بکواس ہے....!"

"میں نے دیکھا تھا ڈاکٹر....وہ تمہارے منہ سے پائپ ہی نکال لے گیا تھا....!"

اتنے میں ہی مراد بول پڑا.."ہاں...ہاں...میرا خیال ہے کہ میں نے بھی یہی دیکھا تھا۔!"

"تم چپ رہو....!" ڈاکٹر اس پر الٹ پڑا۔

"نہیں اسے بولنے دو....!" عمران سرد لہجے میں بولا۔

"تم سب چلے جاؤ یہاں سے....مجھے کسی کی مدد کی ضرورت نہیں۔!"

"تمہارا پائپ گیا جہنم میں....!" عمران جھلاہٹ کا مظاہرہ کرتا ہوا بولا۔!"میری سمجھ میں نہیں آتا کہ مسز گوہن کو کیسے منہ دکھاؤں گا۔!"

"کیا مطلب....؟"

"تم نے اسے جو گلوبند بھجوایا تھا میں نے اپنی فلٹ ہیٹ کے چرمی استر میں رکھ دیا تھا۔!"

دفعتاً....پشت سے ایک نسوانی آواز آئی۔"اپنے ہاتھ اوپر اٹھاؤ۔!"

وہ چونک کر مڑے....ڈاکٹر کی سیکریٹری کورنیلیا ٹامی گن سنبھالے کھڑی تھی....ڈاکٹر کے علاوہ اور سب کے ہاتھ اٹھ گئے اور ڈاکٹر نے غصیلی آواز میں لڑکی سے کہا"اتنی جلد بازی کی کیا ضرورت تھی۔!"

"کھیل ختم ہو چکا ہے!" لڑکی بولی۔"یہ بزدل چھپا سورما نکلا....اب انہیں ختم ہی کر دینا بہتر ہو گا۔!"

"نہیں....بہتر طریقہ یہ ہو گا کہ ان کا علاج کر کے انہیں واپس کر دیا جائے ورنہ یہاں سے بھاگنا پڑے گا....!" ڈاکٹر نے بے حد نرم لہجے میں کہا۔!

"یہ سب کیا ہو رہا ہے....میں تو نہیں سمجھ سکتا....!" ہی مراد بھرائی ہوئی آواز میں بولا۔

اس نے ابھی تک ہاتھ نہیں اٹھائے تھے۔

"تم بھی اپنے ہاتھ اٹھاؤ.... سب کا علاج ہو گا....!" ڈاکٹر نے ہنس کر کہا۔

اچانک پھر ایک نسوانی آواز آئی.... ٹامی گن زمین پر ڈال دو.... ورنہ ریوالور کی گولی تمہارے دل میں سوراخ کر دے گی....! کورنیلیا کے پیچھے روشی کھڑی نظر آئی تھی.... اس کے ہاتھ سے ٹامی گن چھوٹ پڑی لیکن دوسرے ہی لمحے میں ڈاکٹر النکھم نے اس پر قبضہ کرنے کے لئے چھلانگ لگائی۔

عمران نے بھی دیر نہیں لگائی تھی.... مگر وہ بھی اس پر ہاتھ نہ ڈال سکا۔ کیونکہ دونوں کے سر آپس میں ٹکرا کر رہ گئے تھے.... ادھر روشی نے کورنیلیا کے بال مٹھی میں جکڑ کر جھٹکا جو دیا تو وہ دور جا گری۔

فیاض اور اس کے ماتحت ڈاکٹر النکھم پر ٹوٹ پڑے تھے.... لیکن ٹھیک اسی وقت جب ٹامی گن عمران کے ہاتھ میں آئی.... ڈاکٹر ان تینوں کو جھٹک کر دوسرے کمرے میں جا گھسا.... دروازہ زوردار آواز کے ساتھ بند ہوا تھا.... اور بولٹ سرکنے کی بھی آواز آئی تھی.... عمران نے بند دروازے پر ٹامی گن سے فائرنگ شروع کر دی.... دوسری طرف روشی نے کورنیلیا کو قابو میں کر کے اس کے منہ پر تھپڑوں کی بارش کر دی تھی۔

دروازے میں سوراخ ہوتے رہے.... ادھر سے اس کمرے میں پہنچنے کے لئے اور کوئی راستہ نہیں تھا....! فیاض نے اپنے آدمیوں سے کہا کہ وہ باہر نکل کر عمارت سے نکاسی کے راستوں کی نگرانی کریں۔!

"تم اسے نہیں پا سکو گے..!" دفعتاً کورنیلیا چیخی "وہ ذرا سی دیر میں تم سب کو فنا کر دے گا۔!"

روشی اُسے بُری طرح رگڑے ڈال رہی تھی.... عمران نے اس سے کہا "اس کے ہاتھ پشت پر باندھ دو....!"

"تمہاری مدد کے بغیر یہ ناممکن ہے....!" روشی نے جواب دیا۔

"فیاض.... دیکھو....!" کہتا ہوا.... عمران باہر نکل گیا۔!

فیاض کی مدد سے روشی نے کورنیلیا کے ہاتھ رومال سے باندھ دیئے۔!

وہ چیخے جا رہی تھی "اگر مجھے کوئی گزند پہنچا تو ڈاکٹر پورے شہر کو اڑا دے گا۔ تم اب اسے نہیں

پا سکتے....!" پھر وہ پاگلوں کی طرح ہنسنے لگی تھی۔

فیاض نے روشی سے کہا۔ "تم اسے مسز گوہن کے گھر لے جاؤ....! ہم ابھی آرہے ہیں۔!"

"میں اس قسم کا کوئی خطرہ مول نہیں لے سکتی کیپٹن.... بہتر ہو گا کہ اسے فی الحال اپنی گاڑی میں ڈالئے اور میں یہیں ٹھہر کر اس کی نگرانی کرتی رہوں گی۔ ویسے میرے پاس ریوالور نہیں ہے وہ فاؤنٹین پن تھا....!"

"آخر اسی مخبوط الحواس کی تربیت کردہ ہو.... اچھی بات ہے اسے گاڑی تک لے چلو....!"

روشی اسے دھکیلتی ہوئی باہر لائی لیکن ابھی گاڑی کا دروازہ بھی نہیں کھول پائی تھی کہ کسی طرف سے اچانک فائر ہوا۔ گولی فیاض کی گاڑی پر پڑی تھی۔

"لیٹو.... لیٹ جاؤ....!" فیاض دونوں کو زمین پر گراتا ہوا بولا اور خود بھی ان کے قریب ہی گر گیا۔!

روشی نے لڑکی کا منہ دبا رکھا تھا.... اور وہ بُری طرح مچل رہی تھی۔ فائر پھر ہوا۔ اس بار بھی گولی گاڑی ہی پر لگی تھی پھر ٹامی گن گڑگڑائی.... شاید عمران نے فائروں کے رخ کا اندازہ کر کے کسی طرف فائروں کی بوچھاڑ کی تھی اس کے بعد سناٹا چھا گیا۔

"چپ چاپ پڑی رہنا....!" فیاض نے سرگوشی کی۔

یہ تینوں گہرے اندھیرے میں تھے۔ روشی نے عمارت سے نکلتے وقت برآمدے کی لائٹ آف کر دی تھی ورنہ اس جگہ قطعی محفوظ نہ ہوتے۔

ہپی مراد برآمدے میں کھڑا چیخ رہا تھا۔ "ارے سب کہاں گئے۔!" اور پھر شاید ڈاکٹر النگھم کے ملازموں نے بھی چیخنا شروع کر دیا تھا۔

"بس اب نکل چلو....!" فیاض اٹھتا ہوا بولا۔ پھر دونوں نے لڑکی کو کھینچ کر پچھلی سیٹ پر ڈالا اور روشی بولی۔ "بس تم جاؤ.... میں اسے یہاں تنہا نہیں چھوڑ سکتی۔!"

"بچوں کی سی باتیں نہ کرو.... بیٹھ جاؤ.... میں ڈرائیو کروں گا.... کہیں یہ کوئی خطرناک حرکت نہ کر بیٹھے صرف ہاتھ ہی تو بندھے ہوئے ہیں.... میں نہیں چاہتا کہ النگھم کے خلاف یہ شہادت بھی ضائع ہو جائے۔!"

"تم اس کے خلاف مجھ سے ایک لفظ بھی نہ کہلوا سکو گے....!" لڑکی چیخی۔

بالآخر روشی کو پچھلی سیٹ پر بیٹھ کر دوبارہ اس کا منہ دبانا پڑا۔

کار اسٹارٹ ہو کر مسز گوہن کے فارم کی طرف مڑی۔ شاید ابھی چوتھائی راستہ بھی طے نہ کیا ہو گا کہ بائیں جانب والی جھاڑیوں کے سلسلے میں ایک فائر ہوا اور گاڑی کا پچھلا ٹائر دھماکے کے ساتھ برسٹ ہو گیا.... گاڑی روک دینی پڑی ساتھ ہی فیاض بغلی ہولسٹر سے ریوالور نکالتا ہوا دوسری طرف اتر گیا۔ روشی بھی اتنی احمق نہ تھی کہ بیٹھی ہی رہ جاتی.... لڑکی نے یہ احوال دیکھے تو پھر چیخنے لگی لیکن اس کے بعد کوئی فائر نہ ہوا.... روشی اور فیاض گاڑی سے کچھ اور دور کھسک کر جھاڑیوں میں جا چھپے تھے.... تاروں کی چھاؤں میں گاڑی نظر آ رہی تھی اس کے آس پاس کوئی موجود ہوتا تو وہ بھی دکھائی دے جاتا لیکن روشی سوچ رہی تھی کہ اگر کوئی مخالف سمت سے گھٹنوں کے بل چلتا ہوا گاڑی تک پہنچے تو انہیں کانوں کان خبر نہ ہو گی.... اس نے آہستہ سے اپنا خیال فیاض پر بھی ظاہر کر دیا لیکن فیاض بے حس و حرکت بیٹھا رہا۔

فائر اور ٹائر پھٹنے کی آواز ہی نے عمران کو اس طرف متوجہ کر دیا تھا.... اس نے اپنا رخ بدل دیا.... اس سے پہلے وہ گاڑی کے اسٹارٹ ہونے کی آواز بھی سن چکا تھا.... پھر وہ ٹھیک اس وقت وہاں پہنچا جب ایک متحرک سایہ جھکا ہوا فیاض کی گاڑی کی طرف بڑھ رہا تھا۔ عمران ٹامی گن کو صرف ایک ہاتھ سے سنبھالے ہوئے سینے کے بل رینگتا ہوا سائے کی طرف بڑھنے لگا۔

گاڑی سے سائے کا فاصلہ بمشکل ایک فٹ رہ گیا ہو گا کہ عمران نے اس کے سر پر ٹامی گن کے دستے سے وار کیا جو اندازے کی ذرا سی غلطی کی بنا پر خالی گیا.... سایہ الٹ کر اس سے لپٹ پڑا تھا۔ ٹامی گن عمران کے ہاتھ سے چھوٹ پڑی۔

"لنکھم تم بچ نہیں سکتے....! جدوجہد فضول ہے۔!" عمران نے اس کی گرفت کا توڑ کرتے ہوئے کہا۔

"گھبرانا نہیں....! میں موجود ہوں...!" دوسری طرف سے فیاض کی آواز آئی اور لنکھم کا حملہ پہلے سے بھی شدید ہو گیا... یہ دونوں تو گتھے ہی ہوئے تھے۔ فیاض بھی لنکھم سے چمٹ گیا۔

"تم ہٹ جاؤ فیاض....!" عمران بولا۔

"بیوقوفی کی باتیں نہ کرو....!" فیاض نے کہا۔!

حالانکہ حماقت فیاض ہی سے سرزد ہوئی تھی۔ لپٹ پڑنے کی بجائے۔ اسے ریوالور کی دھمکی سے الگ کرنے کی کوشش کرنی چاہئے تھی۔ لیکن فتح کا سہرا اپنے سر باندھنے کے جوش میں اس نے عقل ہی رخصت کردی.... پھر وہی ہوا جیسا کہ ایسے حالات میں ہوتا ہے.... عمران کی گرفت کسی قدر ڈھیلی پڑی ہی تھی کہ وہ دونوں کی گرفت سے نکل گیا۔ روشی نے اسے گاڑی کے پیچھے والی جھاڑیوں میں چھلانگ لگاتے دیکھا تھا۔ اس طرف جھاڑیوں کا سلسلہ دور تک پھیلتا ہوا گنے کے کھیتوں سے جاملا تھا.... ذرا دیر تلاش جاری رہی پھر عمران نے گردن جھٹک کر کہا۔ ”جہنم میں جائے.... مجھے کیا میں تو صرف ظفر الملک کی صفائی پیش کرنا چاہتا تھا وہ کر چکا....!“

کچھ دیر بعد وہ سب روشی کی گاڑی میں مسز گوہن کی رہائش گاہ تک پہنچے تھے۔ فیاض کے دونوں ماتحت بھی ساتھ تھے.... پی مراد نجانے کدھر نکل بھاگا تھا۔ کورنیلیا کے ہاتھ اب بھی پشت پر بندھے ہوئے تھے۔ عمران نے اس کا بازو پکڑ کر فیاض کے حوالے کرتے ہوئے کہا۔ ”اب اس سے خود ہی پوچھ لو کہ یہ ظفر الملک اور جیمسن کو کب سے جانتی ہے۔!“

”کیا مطلب....؟“

”اسی کے لئے تم نے مجھے دھوکہ دیا تھا خود ہی شاہ آباد کے اسٹیشن انچارج کو فون پر ہدایت دی کہ دونوں کو چھوڑ دیا جائے اور پھر مکر گئے.... مقصد یہی تھا کہ ان دونوں کو کسی سازشی گروہ سے متعلق ثابت کر کے مجھے اس کیس میں پوری طرح دلچسپی لینے پر مجبور کردو۔!“

”لیکن یہ رینا ولیمز تو نہیں ہے....!“ فیاض بے ساختہ بولا۔

”دل کی آنکھوں سے دیکھو عزیز از جان کپتان....!“ عمران بائیں آنکھ دبا کر بولا۔

”مت بکواس کرو....!“

”اسے لیبارٹری میں لے جا کر اس کے بال کیمیکلز سے دھلواؤ.... سیاہ خضاب اتر جائے گا اور آخروٹ کی رنگت کے سے بال نکل آئیں گے۔ پھر ناک کے نتھنوں پر چپکے ہوئے پلاسٹک کے ٹکڑوں پر بھی دھیان دینا... میرا کام ختم... رینا ولیمز ہی کے لئے تو تم نے مجھے اس راہ پر ڈالا تھا۔!“

گفتگو اردو میں ہو رہی تھی دفعتاً فیاض نے لڑکی سے پوچھا۔ ”تم رینا ولیمز ہو....؟“

”نہیں....!“ وہ حلق پھاڑ کر چیخی اور عمران بے تحاشہ ہنس پڑا۔ پھر بولا ”رچرڈسن کے یہاں ان دونوں کو دیکھ کر تم چکر میں پڑ گئی تھیں۔ اسی لئے انہیں پولیس کے حوالے کردینے کی

بجائے اپنے ساتھ یہاں لائی تھیں۔ کیا لنگھم انہیں لٹکا کر یہی نہیں پوچھتا رہا تھا کہ کیا وہ تمہیں جانتے ہیں۔!"

"اوہ....!" وہ مٹھیاں بھینچ کر چیخی...."میں نہیں جانتی تھی کہ تم اتنے خبیث ہو.... ورنہ سب سے پہلے تمہارا ہی خاتمہ کر دیا جاتا۔!"

"جس طرح کرنل کا خاتمہ کیا تھا.... کیوں! بس ایک ننھی سی زہریلی سوئی کافی ہوتی۔!"

"یہ سب کیا ہو رہا ہے.... خدارا مجھے بتاؤ....!" مسز گوہن کانپتی ہوئی آواز میں بولی۔

"کہانی کا پہلا حصہ تو تم ہی سناؤ گی مسز گوہن....!"

"وہ....وہ....ہاتھ....!"

"وہ ہاتھ میرا فلٹ ہیٹ اس لئے لے گیا کہ میں نے اس کے استر میں تمہارا طلسمی گلوبند چھپا دیا تھا.... اگر وہ تمہارے گلے میں پڑا ہوتا تو تم اس وقت فرش پر پڑی ہوتیں وہ ہاتھ جتنی قوت سے چیزوں کو گرفت میں لیتا ہے گلا گھونٹنے کے لئے کافی ہوتی ہے۔!"

"کیا کہہ رہے ہو....!" فیاض اسے گھورتا ہوا بولا۔

"وہ ریڈیائی لہروں کے ذریعہ اپنے ریسیور تک پہنچایا جاتا ہے اور ریسیور کو گرفت میں لے کر اس سمیت اپنے مستقر کو روانہ ہو جاتا ہے.... لنگھم کے پائپ میں کوئی ننھا سا ریسیور موجود تھا۔ ویسا ہی ریسیور اس نے مسز گوہن کے گوبند میں ٹانک کر واپس کیا تھا.... وہ اچھی طرح جانتا تھا اس پریشانی کے عالم میں مسز گوہن اسے فوری طور پر پہن لے گی۔!

عمران پل بھر کے لئے رک کر فیاض کو گلوبند کی طلسم بندی کی کہانی سنانے لگا پھر بولا "لنگھم نے اس ہاتھ کو آدمیوں پر آزمانے سے پہلے مسز گوہن کے بندروں پر آزمایا تھا۔ تجربے کی کامیابی کا یقین ہو جانے کے بعد رچرڈسن کا نمبر آیا پھر چونکہ مسز گوہن خود لنگھم کی طرف سے مشتبہ ہو گئی تھیں اس لئے اس نے انہیں ختم کر دینے سے پہلے وہ ہاتھ خود پر بھی آزمایا اس طرح کہ وہ صرف اس کا پائپ لے جاسکے یہ ڈرامہ میری اور ہپی مراد کی موجودگی میں کھیلا گیا تاکہ سند رہے اور وقت ضرورت کام آئے۔ ہپی مراد بے چارہ ان حالات سے بے خبر ہے اس کی آواز ضرور تمہاری ہی سی ہے، لیکن لہجہ بالکل مختلف رکھتا ہے۔ وہ خواہ مخواہ ہمارے شبہات کا شکار رہا۔

عمران کے خاموش ہوتے ہی فیاض مسز گوہن کی طرف مڑا۔

"آپ کو کس بات کا شبہ تھا اس پر....؟"

"م.... میں مجبور ہوں.... اس سلسلے میں کچھ بھی نہ بتا سکوں گی۔!"

"تو گویا آپ ایک مجرم کا تحفظ کرنا چاہتی ہیں۔!"

"یہ بات نہیں.... میں اپنی تنظیم کے سربراہ کی اجازت کے بغیر ایک لفظ بھی زبان سے نہیں نکال سکتی۔!"

"اوہو....!" عمران اسے گھورتا ہوا بولا۔ "تو لنکھم کسی دوسری تنظیم سے متعلق تھا۔!"

"یقیناً یہ تو اب ظاہر ہوا ہے ورنہ پہلے یہی سمجھا جاتا تھا کہ وہ ہم ہی میں سے ہے۔!"

"کرنل اور رچرڈسن آپ کی تنظیم سے متعلق تھے....؟"

"ہاں.... اس حد تک میں بتا سکتی ہوں کہ رینا اور لنکھم کی چوری چھپے ملاقاتوں سے میں نے یہی اندازہ لگایا تھا۔ میں نے کرنل کو اس سے مطلع کیا تھا اور وہ رینا پر کڑی نظر رکھنے لگا تھا۔ لنکھم نے یہی ظاہر کرنے کی کوشش کی تھی کہ عورت اس کی کمزوری ہے لیکن وہ درپردہ کچھ اور تھا۔ رینا ولیمز حقیقتاً لنکھم ہی کی تنظیم سے تعلق رکھتی تھی۔ اچانک ایک دن یہ ہماری تنظیم سے متعلق کچھ اہم کاغذات کرنل کی تحویل سے اڑا کر غائب ہو گئی.... کرنل پہلے تو خود اسے تلاش کرتا رہا پھر مقامی پولیس سے مدد کا طالب ہوا.... اس کے بعد کیا ہوا آپ جانتے ہی ہیں۔!"

"لیکن رچرڈسن اور آپ کیوں....؟"

"غالباً وہ یہاں کی تنظیم کے سارے ارکان کو اسی طرح ختم کر دینا چاہتا تھا۔!"

"بہرحال دو تنظیموں کے جھگڑے کی بنا پر یہاں دو قتل ہوئے ہیں۔ اس لئے دونوں ہی ملزم گردانی جائیں گی۔!" فیاض بول پڑا۔

"یقین کیجئے....! میں محب وطن عیسائی عورت ہوں.... یہاں کی شہریت رکھتی ہوں اور یہی میرا وطن ہے.... میری تنظیم ملکی مفاد کے خلاف کچھ نہیں کر رہی۔!"

"لیکن.... یہ جھگڑا بھی غیر قانونی ہے۔!"

"کیپٹن فیاض....!" دفعتاً عمران نے ناخوش گوار لہجے میں کہا۔ "ملزمہ رینا یہاں موجود ہے تم اسے لے جا سکتے ہو۔!"

"مسز گوہن....!"

"نہیں .... مسز گوہن کو یہاں سے کوئی ہلا بھی نہیں سکتا.... اتنا یاد رکھو.... اگر میں تمہاری مدد نہ کرتا تو ریناولیمز تمہارے ہاتھ نہیں لگ سکتی تھی.... اسے لے جاؤ.... مسز گوہن کا ذکر تک تمہاری رپورٹ میں نہ آنا چاہئے۔ رینا سے اس کی تنظیم کے بارے میں تم بہت کچھ معلوم کر سکو گے۔!" عمران نے کہتے کہتے اچانک رینا پر چھلانگ لگائی ساتھ ہی ایک فائر بھی ہوا تھا.... گولی سامنے الماری کا شیشہ توڑ گئی۔

پھر وہ رینا پر اچھل کر دروازے کی طرف لپکا اتنے میں پھر ایک فائر ہوا.... اور باہر سے ایک چیخ سنائی دی۔ فیاض بھی بوکھلا کر باہر نکل آیا۔ تھوڑے ہی فاصلے پر اس کا ایک ماتحت زخمی پڑا تھا اس کے دائیں بازو پر گولی لگی تھی اور دوسرا اسے اٹھانے کی کوشش کر رہا تھا۔

"اس نے کھڑکی سے اندر فائر کیا تھا....!" دوسرا ماتحت اسے چھوڑ کر اٹھتا ہوا بولا "ہم پوری طرح چوکس تھے جناب اسے پکڑنا چاہا لیکن وہ دوسرا فائر کر کے بھاگ گیا۔!"

فیاض بے بسی سے چاروں طرف اندھیرے میں گھورنے لگا۔ عمران کا کہیں پتہ نہ تھا.... روشی بھی باہر نکل آئی.... فیاض کا زخمی ماتحت اٹھ بیٹھا تھا۔!

"اس نے رینا پر فائر کیا تھا....!" روشی بھرائی ہوئی آواز میں بولی۔ "وہ پاگل کسی دن اپنی جان ضرور گنوائے گا۔!"

"چلو...اندر چلو..!" فیاض نے اپنے زخمی ماتحت کو سہارا دے کر آگے بڑھاتے ہوئے کہا۔!

"ابھی تک وہ فورس نہیں پہنچی تھی جس کے لئے اس نے مسز گوہن کے یہاں سے ہیڈ کوارٹر کو فون کیا تھا.... رینا فرش پر بیٹھی سسکیاں لے رہی تھی۔!

فیاض نے اس کی طرف توجہ دیئے بغیر ٹامی گن اٹھائی اور باہر نکل کر برآمدے کی لائٹ آف کر دی.... اس کے بعد وہ برآمدے ہی میں ٹھہرا رہا تھا۔

"اس نے تمہیں مرنے سے بچا لیا....!" روشی نے رینا کے شانے پر ہاتھ رکھ کر کہا۔ "کیا تم بتا سکو گی کہ ڈاکٹر النگھم روپوشی کے لئے کہاں جائے گا۔!"

"میں نہیں جانتی.... جانتی ہوتی تب بھی نہ بتاتی۔ کیا تم ذرا دیر کے لئے میرے ہاتھ نہیں کھول سکتیں۔!"

"ہرگز نہیں.... میں تمہیں خودکشی نہیں کرنے دوں گی۔!"

”لیکن کوئی میری زبان بھی نہیں کھلوا سکے گا۔!“ ریناولیمز نے طویل سانس لے کر کہا۔

مسز گوہن بیٹھی کچھ سوچ رہی تھی۔ اچانک چونک پڑی اور اٹھ کر فون پر کسی کے نمبر ڈائیل کرنے لگی۔

”ہیلو....!“ اس نے ماؤتھ پیس میں کہا۔ ”میں مسز گوہن بول رہی ہوں۔! النگھم ہی کالی بھیڑ ثابت ہوا.... سب کو مطلع کر دو کہ اب کوئی ٹائی کی گرہ پر اسٹار نہ لگائے ورنہ رچرڈسن ہی کی طرح موت کے گھاٹ اتر جائے گا۔ النگھم نکل بھاگا ہے.... پولیس اس کے پیچھے ہے بس تفصیل پھر بتائی جائے گی۔!“

ریسیور رکھ کر وہ پھر اپنی جگہ آ بیٹھی.... روشی نے کہا۔ ”تمہیں پولیس کی موجودگی میں ایسا نہ کرنا چاہئے تھا۔ اب میں تفصیل معلوم کرنے پر مجبور ہوں۔!“

”کک.... کیوں.... تت تمہارا وہ پاگل دوست....!“

”پاگل نہ کہو.... یہاں کا بہت بڑا دماغ ہے۔!“

”بے شک.... بے شک.... اسے تسلیم کرنا پڑے گا۔!“

”تفصیل مسز گوہن....!“

”یہ تجویز النگھم ہی کی تھی کہ ہماری تنظیم سے تعلق رکھنے والے سارے مرد اپنی اپنی ٹائی کی گرہ پر پیتل کے اسٹار لگایا کریں تاکہ آپس میں پہچانے جاسکیں اور وہ اسٹار بھی خود اسی نے فراہم کئے تھے۔ خود بھی لگاتا تھا۔ تمہارے دوست نے اس ہاتھ کے ریسیورز کے بارے میں جو انکشاف کیا ہے اس کے مطابق وہ اسٹار ہی رچرڈسن کی موت کا باعث بنا ہوگا۔!“

”تنظیم کے بارے میں کچھ نہ بتاؤ گی....؟“

مسز گوہن نے اس سوال پر خاموشی اختیار کرلی۔!

ریناولیمز اسے غصے اور نفرت سے گھورے جارہی تھی۔

اتنے میں عمران کی آواز سنائی دی ”میں آرہا ہوں.... کہیں فائر نہ کر بیٹھنا کپتان صاحب۔!“

پھر وہ اندر آیا تھا.... کیپٹن فیاض ٹامی گن سنبھالے اس کے پیچھے تھا۔

”مسز گوہن....!“ عمران نے بڑے شرمیلے انداز میں کہا۔ ”کیا ہم کہیں الگ چل کر ذرا دیر گفتگو کر سکتے ہیں....؟“

"اب نہیں ہو سکتا....!" فیاض جھنجھلا کر بولا۔

"دیکھو.... تمہارا ماتحت زخمی ہے.... اس کے لئے فرسٹ ایڈ ضروری ہے۔!"

"نہیں....!"

"اچھا تو سنو.... کیپٹن فیاض.... میں بتاتا ہوں کہ مسز گوہن کٹر مذہبی عیسائیوں کی اس تنظیم سے تعلق رکھتی ہے جو دنیا پر صیہونی غلبے کے خلاف جدوجہد کر رہی ہے۔!"

"تت.... تم کیا جانو....!" مسز گوہن بوکھلا کر بولی۔!

"تمہارا اتنا ہی کہنا کافی تھا.... کہ تم ایک محب وطن عیسائی ہو۔! صیہونیت ساری دنیا پر اپنی بالادستی چاہتی ہے.... اس کے خلاف کام کرنے والی کوئی بھی تنظیم ہماری دشمن نہیں ہو سکتی۔!"

"لیکن یہ کشت و خون....!"

"تم فی الحال صرف رینا ولیز سے سروکار رکھو.... جب تک النکھم ہاتھ نہ آجائے تمہاری رپورٹ میں مسز گوہن کی طرف ہلکا سا اشارہ بھی نہ ہونا چاہئے۔!"

"ہوں.... اچھا.... لیکن تم علیحدگی میں کیا باتیں کرنا چاہتے تھے۔!"

"اب کچھ بھی نہیں.... جو مسز گوہن سے سننا چاہتا تھا خود کہہ چکا ہوں.... تمہاری وہ فورس ابھی تک نہیں پہنچی۔!"

"پھر رنگ کرتا ہوں....!" فیاض کہتا ہوا فون کی طرف بڑھا ہی تھا.... کہ ہپی مراد اندر گھس آیا۔ اس کے سارے کپڑے پھٹے ہوئے تھے.... اور جگہ جگہ سے خون رس رہا تھا۔!

وہ سب اس کی طرف متوجہ ہو گئے.... لیکن وہ صرف عمران کو گھورے جا رہا تھا۔!

"تت.... تم آخر ہو کیا بلا....!" وہ بالآخر بولا۔

"اندرونی ہپی.... تم اب تک کہاں تھے....؟"

"جھاڑیوں میں چھپتا پھر رہا تھا.... اور باہر تاریکی میں جھینگر جھائیں جھائیں کئے جا رہے تھے۔!"